DAMAGE BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222355
UNIVERSAL
LIBRARY

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق من و زمان

رونق مجمر عزا و وسیلہ انوحہ و بکا ذخیرہ ثبوت و ثمین جامع مصائب ابی عبداللہ الحسین

جلد

مجمع المصائب

سوم

از کلام بلاغت نظام سلطان الاکرمین ملاذ الانام حجۃ الحق والدین سید انیس رحمۃ اللہ علیہ مع حواشی برادر انیس لکھنوی

بمطبع نامی منشی نولکشور کانپور میں بطبع مزین مطبوع جہاں ہوا

اودھ باہتمام پنڈت رشیدھر طاعۃ لکھنؤ باراستہ بپایۂ

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانے سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین نیز یہ بھی لازمی ہے اس کتاب کے ٹیبل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب فقہ وغیرہ اردو و فارسی عربی مذہب امامیہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب جو مذکور کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب فقہ اردو		مقبرہ و فضائل تلاوت قرآن و احکام و سجود	
نہر المصائب - ہر سہ جلد یکجائی - یہ کتاب		غسل و تیمم و فضائل اذان و اقامت و احکام و آداب	
مصائب خاص آل عبا علیہ التحیۃ والثنا مین نہایت		نماز جماعت و احکام سجدۂ سہو و فضائل ماہ رمضان	
عمدہ لکھی ہے مصنفہ آخوند مرزا قاسم علی صاحب		و اعمال فوروز و دیگر اعیاد و نقوش و فضائل	
یہ کتاب پہلے بھی چھپ چکی ہے مگر بسبب کثرت		سور ہائے کلام مجید و فضائل نماز جمعہ و دیگر نمازہا	
خریداری نوبت طبع مکرر کی پہونچی - اب پھر بعد		و فضائل حج وغیرہ و فضائل زیارت ائمہ معصومین	
نظر ثانی مصنف باضافہ بعض مجالس کے طبع ہوئی		و دیگر احکام و مسائل دین وغیرہ کا بیان	
اسکی مرتبہ قلم بہت واضح کر دیا گیا ہے اور تقطیع کاغذ		ہے - کاغذ سفید -	عہ، پ
کی بڑھا دیگئی ہے تاکہ شب کے وقت ذاکرین کو		**غزوات حیدری** ترجمہ اردو شرحمۂ حیدری	عہ، پ
پڑھنے مین آسانی ہو کاغذ سفید -	۱ے، پ	**چہاردہ مجلس** مسمی بتاریخ الائمہ -	۱۲ -
شرحۃ المصائب - خلاصۃ در المصائب و منتخب		**منہج النجاۃ** - مع دعاے عاشورا از	
وغیرہ مجالس مصائب لائق اسکے ہر کہ ذاکرین منبر دان		سید غلام حیدر خان -	۳ -
پر منتخبکر غواردن کو سنائین مصنفہ آخوند مرزا		**زبدۃ المصائب** - جلد اول - از محمد عسکری	عہ،
قاسم علی صاحب لکھنوی -	۱۲ عہ، پ	**اعمال الصالحین** - بنا بر مذہب اثنا عشریہ	۲ -
زین المتقین - مؤلفہ مولوی سید محمد تقی		**جامع جعفری** - ترجمہ	
اس کتاب مین اوراد و وظائف و اعمال و اذکار		شرائع الاسلام ہر دو جلد مترجمہ مولوی	
و احکام مذہب اثنا عشری کا بیان ہے اور اوعیہ		سید عابد حسین صاحب -	۱۰ ے، پ

به عون صنّاع مکین و مکان و فضل خلاق من و زما

رونق بخش گزار و سیلۂ نوحہ و بکا ذخیرۂ شیون و خروش جامع مصائب ابی عبداللہ الحسین

جلد

مرثیہ

سوم

از کلام بلاغت نظام سلطان الفاظ رئیس دارالشاعرین میر ببر علی صاحب مرحوم المتخلص بہ انیس برادر انیس لکھنوی

مطبع نامی منشی نولکشور میں بہ طبع مزین و مجلا ہوا

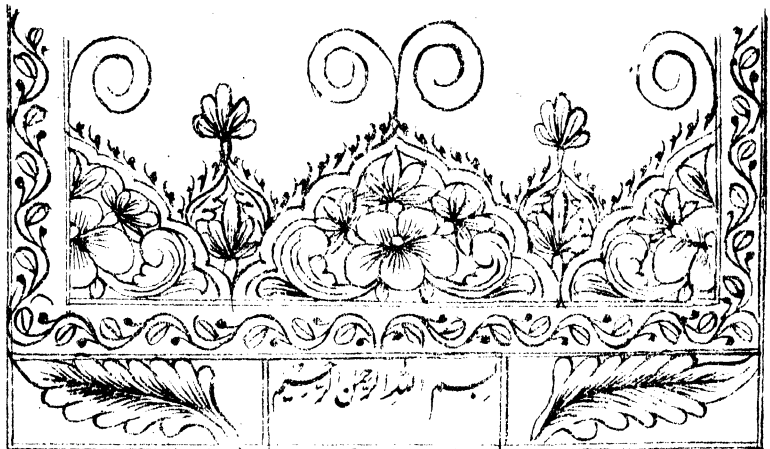

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱

اسباب جو شی دل سے فراموش ہوئے ہیں
ہر لام صفت کبد سیہ پوش ہوئے ہیں

۲

سایا کھیں ہو دیکھیں اُٹھا حق کے ولی کا
ہر گھر میں ہی غل ہائے علیؑ ہائے علیؑ کا

۳

جب تیغ تلمگر سر حیدرؑ پہ علم ہو
محراب کی ارصے سے کیوں پشت خم ہو

۴

دل شمع صفت جلتے ہیں پر شکوہ سے کم ہیں
قندیلیں تو داغوں کی ہیں آہوں کے علم ہیں

۵

جو تشنہ شکن و کفر شکن قلعہ شکن ہو
اُس شیر الٰہی کا گلا اور رسن ہو

۶

تھا رحم و مطلق دل ناپاک عدو میں
آلودہ کیا مصحف ناطق کو لہو میں

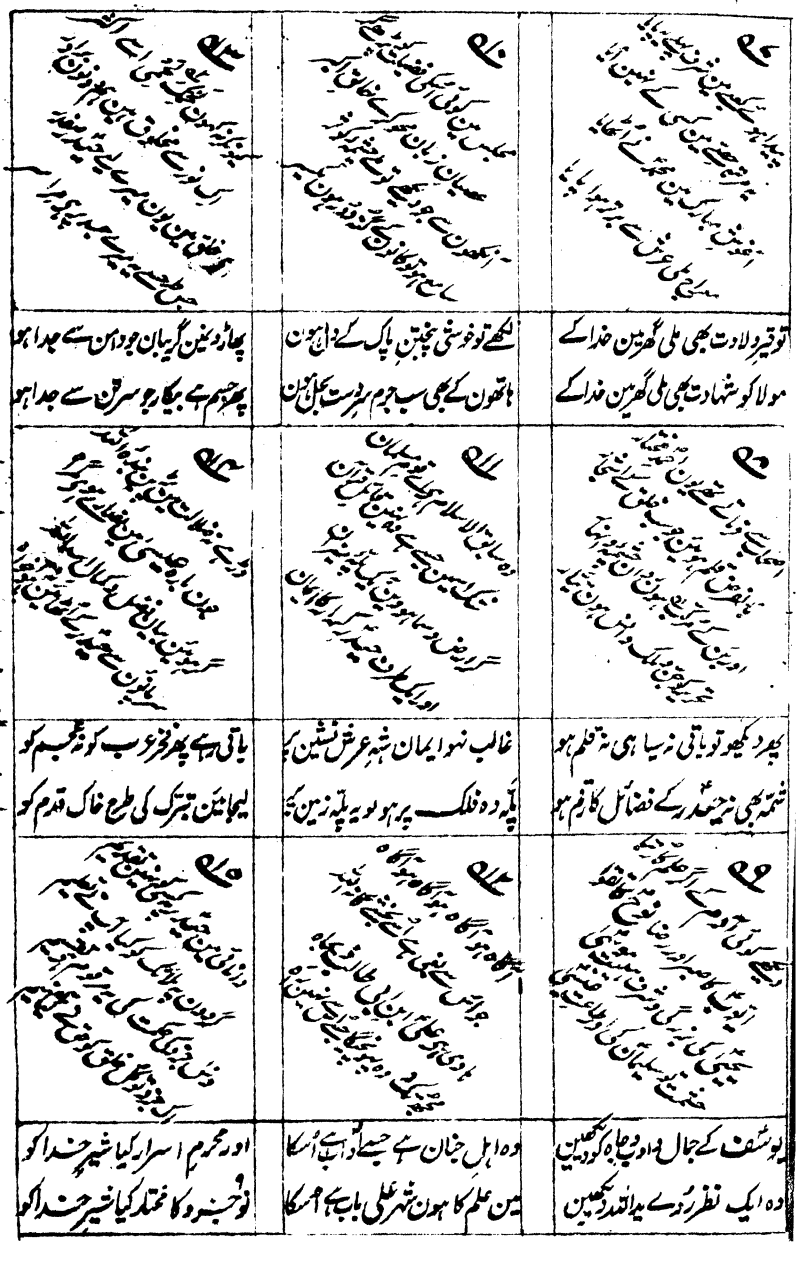

تو قیر ولادت بھی ملی گھر مین خدا کے
لکھے تو خوشی پنجتن پاک کے دل ہون
پھاڑے نہین گریبان جو دامن سے جدا ہو

مولا کو شہادت بھی ملی گھر مین خدا کے
ہاتھون کے بھی سب جرم سرِ دست عمل ہون
پھر جسم ہے بیکار جو سر تن سے جدا ہو

پھر دیکھو تو باقی نہ سیا ہی نہ قلم ہو
غالب نہو ایمان شہِ عرش نشین پر
باقی رہے پھر فخر عرب کو نہ عجم کو

شمہ بھی نہ حیدر کے فضائل کا رقم ہو
پایہ وہ فلک پر ہو یہ پلہ نہ زمین پر
لیجائین تبرک کی طرح خاک قدم کو

یوسف کے جمال و ادب و جاہ کو دیکھین
وہ اہلِ جنان ہے جسے آداب سکھا ہے
اور محرمِ اسرار کیا شیرِ خدا کو

وہ ایک نظر روے یداللہ کو دیکھین
مین علم کا ہون شہر علی باب ہے اسکا
نوشیروان کا محتمد کیا شیرِ خدا کو

۷۶

جب تک رہا وہ گھر میں رہا دل کا چین تھا
جب سے گیا وہ گھر سے ہوا گھر حزین تھا
ہر وقت اشک غم سے رواں چشم نم تھی
ہر دم زبان پر نالۂ آہ و انین تھا
جب دست علی تھا سر دامن کرم
ہر سائل اس کے در پہ فقیر و مسکین تھا

۷۷

سائل جو اس کے در سے کوئی ہو کے ناامید
پھرتا نہ تھا وہ در سے کبھی بن عطا مزید
دیتا تھا دل کھول کے وہ سب کو بقدر حال
دست سخا کے آگے تھا دریا بھی ہیچ و بید
دے دی دو بار اپنی انگوٹھی بحالت رکوع
ایسا سخی نہ ہوا ہے نہ ہوگا کوئی جدید

۷۸

ہاتھ اٹھتے تھے بعیت کو امیر زمان سے
پنج لک پنج کوئی کہتا تھا زبان سے
دشمن کی برائی میں بھی ہم کد نہیں کرتے
جو مانگے سوال اسکا کبھی رد نہیں کرتے

۷۹

کھایا بھی کچھ اگر تو سائل کو کھلا کر
فاقے سے کبھی بوریے پر سو رہے آکر
مولا کی سخاوت بھی عجب شے تھی جہاں میں
اس باب میں دو مال تھا مرغوب کان میں
آدھوں کو اشرفیوں کا تو آدھوں کو زر دیا
سب کچھ دیا تھا کچھ نہ رکھا اپنے واسطے

۸۰

جاری ہی رہا فیض سدا گھر سے علی کے
سائل کبھی خالی نہ پھرا گھر سے علی کے
راتوں کو نہ راحت سے کبھی سوتے تھے مولا
رو رو کے مناجات میں غش ہوتے تھے مولا
انداز جو ہیں فقر کے چھوٹے نہیں جاتے
یہ سخت ڈھکرے ہیں کہ توڑے نہیں جاتے

۸۱

راتوں کو سائلوں کے لئے گھر سے چار بار
تھا زر لئے سفر میں کیا ان کو کامگار
سائل جو مجھ سے آن کے مانگے تو بے قرار
روتی ہے دیکھ دیکھ کے یہ چشم اشکبار
ہوتی سی بخاوت تھی یہ اس عقدہ کشا کی
اونٹوں کی قطار اپنے سائل کو عطا کی

۸۲

اک شب میں تھا یہ حضرت ختمی مآب کا
پہلان ملنا خانۂ حق سے جناب کا
معروض نماز آپ سے کی بے حجاب کا
حضرت نے بھیجا آپ کے سنگ آفتاب کا
یہ محو عبادت وہ شہ عقدہ کشا تھا
مولا کو خبر بھی نہ ہوئی کچھ کہ یہ کیا تھا

۸۳

ٹوٹی ہے کمر جب سے چھٹا ساتھ نبی کا
خالق کا وہ تھا زور یہ ہے زور علی کا

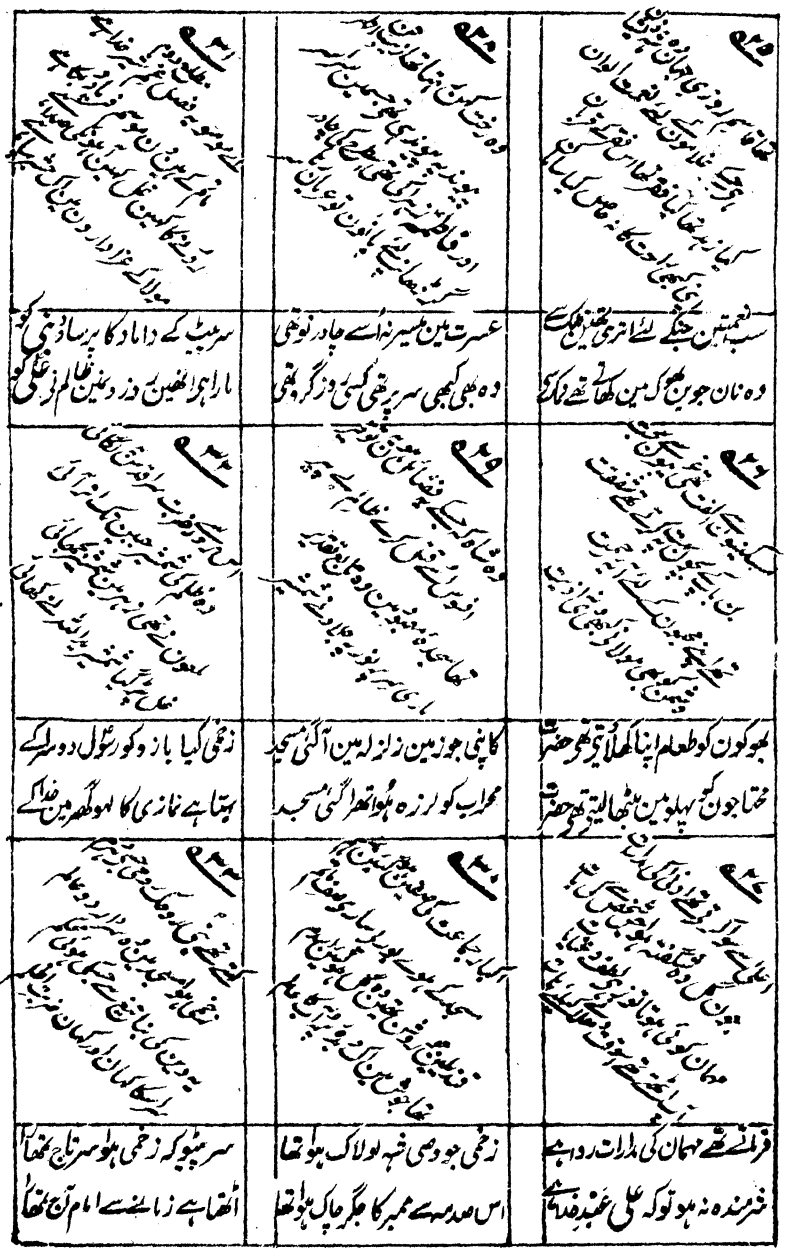

۲۸
خانہ خراب روزی جہان سے نہ دیں کبھی
ہاتھ جب خالی ہوں کسی کے لطف و کرم سے احساں
کریں نہ بھولے سے بھی کسی کا نہ ظاہر میں کیا کسی کا

۲۹
وہ رخت کیسوں نہ ہاتھ آیا جب اس
اور فاطمہ کے بھانجے پاؤں تو عریاں
کسی نے بھی نہ اتارے

۳۰
ہاتھ سے ہر ایک کے
ہاتھ کٹے ہیں
ہاتھ کٹے ہیں

۲۷
سب نعمتیں جنکے لئے ترستی تھیں فلک سے
وہ نان جو ان بھوکوں میں کھاتے تھے نمک سے

۲۸
عسرت میں میسر نہ اسے چادر تو تھی
وہ بھی کبھی سر پر تھی کسی کے وہ گر تھی

۲۹
سر پیٹ کے داماد کا پرساد نبی کو
مارا ہے انھیں در در دنیں ظالم زعلی کو

۲۶
بھوکوں کو طعام اپنا کھلاتے تھے حضرت
محتاجوں کو پہلو میں بٹھالیتے تھے حضرت

۲۷
کانپی جو زمین زلزلہ میں آگئی مسجد
محراب کو لرزہ ہوا تھرا گئی مسجد

۲۸
زخمی کیا بازو کو رسول دوسرا کے
بہتا ہے نمازی کا لہو گھر میں خدا کے

۲۵
فرماتے تھے مہمان کی مدارات روا ہے
خنجر نہ ہو تو کہ علی عبد خدا ہے

۲۶
زخمی جو وہی شہ ہوا لاک ہوا تھا
اس صدمہ سے ممبر کا جگر چاک ہوا تھا

۲۷
سر پیٹو کہ زخمی ہو سر تاج تھا آہ
اٹھا ہے زمانے سے امام آج تھا آہ

۳۱
ہاتھ کٹے ہیں
ہاتھ کٹے ہیں

۳۲
زخمی کیا بازو کو رسول دوسرا کے
بہتا ہے نمازی کا لہو گھر میں خدا کے

۳۳
یہ وہ ہے کہ جسکی
یہ وہ ہے کہ جسکی

---

۱۵ تا ۱۸ بخشے دالا ۱۲
۱۹ اوران
۲۰ بخشے
۲۱ بخشے
۲۲ ان غلاموں
۲۳ فی سبیل
۲۴ اور کسی کا ۱۲

۳۴

اک حشر تھا منہ اشکوں سے دھوتے تھے بی بی
حضرت کو سنبھالے ہوئے روتے تھے بی بی

۳۵

فریاد تھی شبیر کو بیکس کے سوا کار
بیٹا نہ کوئی پاس تھا یار کے سوا کار
اکبر تھے جواں مرگ برادر کے سوا کار
ماں رن میں تھی بہنوں میں تھا سرور کے سوا کار

۳۶

تربت میں رسول عربی دفن ہیں جس کے
بن باپ کے سبطین نبی ہوتے ہیں اس کے

۳۷

فرزندوں نے دی ٹھہرا عاموں کو سرن سے
گھبرا کے زن و مرد نکل آئے گھروں سے

۳۸

روتے لگے بیٹے شہ والا کے لپٹ کر
شبیرؑ تو غش ہو گئے بابا سے لپٹ کر

۳۹

بیٹوں سے سخن صبر کے فرماتے تھے حضرت
قاتل کا مگر نام نہ بتلاتے تھے حضرت

۴۰

جو گذری کی تجھ پر مجھے معلوم ہے بیٹا
تو مجھ سے سوا بیکس و مظلوم ہے بیٹا

۴۱

کٹوا کے گلا تیغ سے مقتل میں گیا
میں شہر میں تو غل کے جنگل میں گیا

۴۲

سایا بھی نہ تیرے تن صد چاک پہ ہوگا
لاشہ ترا بے غسل و کفن خاک پہ ہوگا

۴۳

راحت سے تجھے قبر میں سونا نہ ملے گا
بیٹی کو تری لاش پہ رونا نہ ملے گا

۴۳

فرمایا یہ رو رو کے علی نے بہ مظفر
فریاد کی بنت اسد اللہ سے اٹھو
حضرت نے کہا بیٹوں سے اب ظلم ہوا غم
زینب ہے نکلتی ہے مدینہ سے اٹھو

رو لیویں سن اون دونوں کے چچا کے لگ کر
اب گھر میں ہمیں لیجاؤ کاندھے پہ اٹھا کر

۴۴

دو روز تلک غش میں رہی بانو غم آگیں
اور بیٹوں نے تھا زخم جگر کا سبب اکثر
نیزہ کو ہوا جسم پہ جاری تو یہ بانو
اک بیٹی بن شب کو ہوئی اور یہ دختر

دنیا سے اسی شب کو سفر کر گئے مولا
شیعوں کی کمر ٹوٹ گئی مر گئے مولا

۴۵

جب بیٹوں نے ماں کو نہ سنبھلتے دیکھا
ہر ایک نے رو رو کے یہ حال اپنا لکھا
ہے ہے اماں اب ہم کو ہوا کون سہارا
ہم ہو گئے بے باپ کے بے ماں کے یتیم

کلثوم بلکتی تھی ہوئی جاتی تھی زینب
روتی پس نعش تھی بوت چلی آتی تھی زینب

۴۶

خیمہ میں جو بانو نے سنا نالہ و شیون
بیٹوں کے سر و منہ پہ طمانچے لگے پے در
ہمشیر کے بیٹوں کو بلایا بہ تحیر
حیران ہوئے دیکھ کے یہ حال برادر

خیمہ میں ہر اک سر پہ تھا ماتم کا بپا گھر
اک شور رہے ماتم کا بپا گھر میں سبھی کے

۴۷

ہر سمت سے آواز فغاں کی تھی بلند آہ
ناموں کا حسین و حسن و عون و محمد
بالائے زمیں سر تھا نہ زیر قدم آہ
افگار کلیجے ہوئے سب کے تھے یہ صدمہ

سر پیٹتا تھا روح امین خوش و بیکس
زہرا کے جگر بند تڑپتے تھے زمیں پر

۴۸

جب بیٹوں نے ماں کو نہ سنبھلتے دیکھا
ہر ایک نے رو رو کے یہ حال اپنا لکھا
ہے ہے اماں اب ہم کو ہوا کون سہارا
ہم ہو گئے بے باپ کے بے ماں کے یتیم

اک شور رہے ماتم کا بپا گھر میں سبھی کے
بیٹے لئے جاتے ہیں جنازہ کو علی کے

۴۹

دو ٹکڑے ہے سر سید والا نہ جسد سے
ہیں لٹ گئی ہے ہے مری بانو کی جائے
سب اہل حرم گھر میں ہیں سر پیٹ رہے ہیں
زینب ہے کہاں ہے کہاں ہے کہاں ہے

فریاد ہے بیٹی کی کہ بیٹی کی ہے زینب
فریاد ہے بہنوں کی کہ بہنوں کی ہے زینب

۵۰

اے اہل عزا روکر یہ نوحہ بیکسی کا
پیغمبر محتشم کا دیں فخر انبیا کا
ہادی جو تھا رسول خدا کا جو تھا نواسہ
ہیں آج اس کا سر جو تھا نبی کا

اک شور ہے ماتم کا بپا گھر میں نبی کے
بیٹے لئے جاتے ہیں جنازہ کو علی کے

۵۱

بانو کو لگا کہنے یہ خیمہ میں سبھی سے
اب کون ہماں اس کے ستانے کو ہے یاں سے
کہتے تھے جو زینب کے ہوئے بانو نواسے
زینب سے ہوئے بیٹے جدا کیونکر خدا سے

فرماتے تھے لپٹا کے چھاتی سے سبھی کو
پیارو مری آغوش میں دے لاش علی کو

۵۲

دشمن ہیں منہ ظلم سے موڑینگے نہ ہرگز
دو بھائی ہیں اکبر کو بھی چھوڑینگے ہرگز

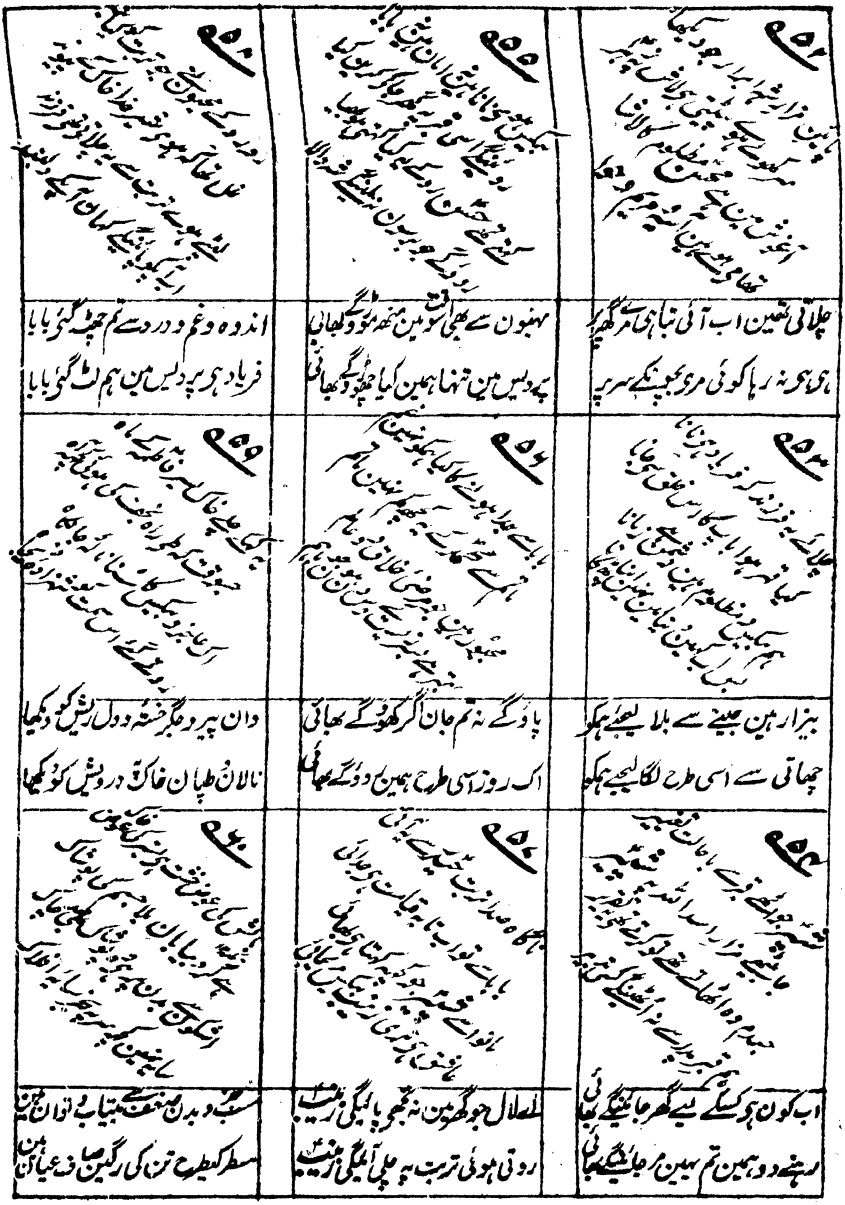

۵۱

چلاتی تھین اب آئی تباہی مرے گھر پر
ہی ہی نہ رہا کوئی مری بچونکے سر پر

۵۲

بیزار ہین جینے سے بلا لیجیے ہمکو
چھاتی سے اسی طرح لگا لیجیے ہمکو

۵۳

اب کون ہو کسکے لیے گھر جائینگے بھائی
رہنے دو ہمین تم ہمین مر جانیکے بھائی

۵۴

مہنون سے بھی سو مین منھ موڑ گئے بھائی
پردیس مین تنہا ہمین کیا چھوڑ گئے بھائی

۵۵

پاؤ گے نہ تم جان اگر کھوؤ گے بھائی
اک روز اسی طرح ہمین دوؤ گے بھائی

۵۶

لے لال جو گھر مین نہ تجھ پالنگی زینب
روتی ہوئی تربت پہ چلی آئیگی زینب

۵۷

اندوہ و غم و درد سے تم چھوٹ گئے بابا
فریاد ہی پردیس مین ہم لٹ گئے بابا

۵۸

دان پر دلگیر خستہ و دل ریش کو دیکھا
نالان طپان خاک در ویش کو دیکھا

۵۹

سب جسم و بدن ضعف سے بیتاب و تواں ہین
مسطر کیطرح تن کی رگین صاف عیاں ہین

۶۱

اک صنف کی تصویر ہیں اس باغ کے اشجار
اور ایک دوسرے سے ہیں ہر ایک نمونہ

ہاتھون سے نوالا بھی اٹھایا نہین جاتا
جنبش نہ کھلائی کوئی کھایا نہین جاتا

۶۲

مشکل ہین محتاج ہو کسی کا مخلوق
رکھنا ہون کسو کی بار برداشت نباید

میت پہ مری کوئی نہ رووے گا جہان مین
مجھ سا کوئی محتاج نہووے گا جہان مین

۶۳

جس وقت وہ دل اس کے تئین ہاتھ سے دیوے
کہتے ہے بھلے ہوتے ہین سو بات نہ ہارے

چین ابنا مری واسطے کھووے نیا تھا وہ بھی
جب آہ مین کرتا تھا تو رووے تھا بھی

۶۴

اندھا تھا پہ تھی اسکی نظر رب علا پر
توشہ تھا قناعت پہ توکل تھا خدا پر

اس دکھ مین خبر گیر مرا آٹھ پہر تھا
معلوم نہین یہ وہ ملک تھا کہ بشر تھا

۶۵

ان کے پرستار تھا اب ان کا پرستار
کھانا وہ کھلاتا تھا مجھے جو شام و سحر تھا

کیا جانے وہ کس دکھ مین گرفتار رہا ہے
معلوم یہ ہوتا ہے کہ بیمار رہا ہے

۶۶

عریان بدن خستہ دل خاک نشین ہون
گذرا ہے برس روز کہ اس بن مین یکین ہون

ہر شام بچھونے کو بچھاتا تھا زمین پر
کھا چکتا تھا جب ہاتھ دھلاتا تھا زمین پر

۶۷

اک روز کہین گور کے باشندہ نہین ہونگے
کیا جانے کل مردون مین یا زندون مین ہونگے

۴۰
جاتے ہوئے کچھ مجھ سے نہ فرما گئی ہے
گھر کا بھی پتا مجھکو نہ بتلا گئے ہے ہے

۴۱
بیکس ہوں مسافر ہوں غریب الغربا ہوں
گم نام ہوں محتاج ہوں عاجز ہوں گدا ہوں

۴۲
جو وقت سنا کرتا تھا محبوب خدا کی
افلاک سے آتی تھی صدا اصل علا کی

۴۳
پاس آؤ کہ راحت ری جاں جاتی ہے تم سے
واللہ مرے دوست کی بن آتی ہے تم سے

۴۴
سب خلق کے محتاج تھے اور غیب کا شاہ
خدمت جو نری کرتے تھے وہ شیر خدا تھے

۴۵
اسنے کہا واللہ فصیح الفصحا تھا
کچھ اور زبان پر نہ بجز ذکر خدا تھا

۴۶
اب کون ماز انو پہ سر لیوے گا ہمارا
اب کون اپاہج کی خبر لیوے گا ہمارا

۴۷
بھاڑے ہیں گریبان بکا کرتے ہیں چھاتی
بابا کو ابھی قبر میں ہم دھر کے پھرے ہیں

۴۸
نام اپنا بتا یا نہ تجھے مر گئے آقا
اس عاجز و بیکس سے یہ کیا کر گئے آقا

۴۹
اب کون ہمارا ہے سوا تیرے خدا کے
دنیا میں ہیں بیکس تیرے ٹکڑے ہیں گدا کے

۵۰
دنیا سے ہوئے آج ہیں بیکس تیرے بابا
دنیا میں ہیں بیکس تیرے ٹکڑے ہیں گدا کے

۵۱
دونوں کا جب پوچھا تھا نام اسنے کہا تھا
دونوں کا اسکے نام ہے بیکس یہ بتا تھا

۵۲
جب آنکھ لگی اسکی تو ہاتف نے پکارا
اے بیکسو بیکس ترا بیکس ہے سہارا

۵۳
بیکس ہوں مسافر ہوں غریب الغربا ہوں
گم نام ہوں محتاج ہوں عاجز ہوں گدا ہوں

۵۴
بیکس ہوں مسافر ہوں غریب الغربا ہوں
گم نام ہوں محتاج ہوں عاجز ہوں گدا ہوں

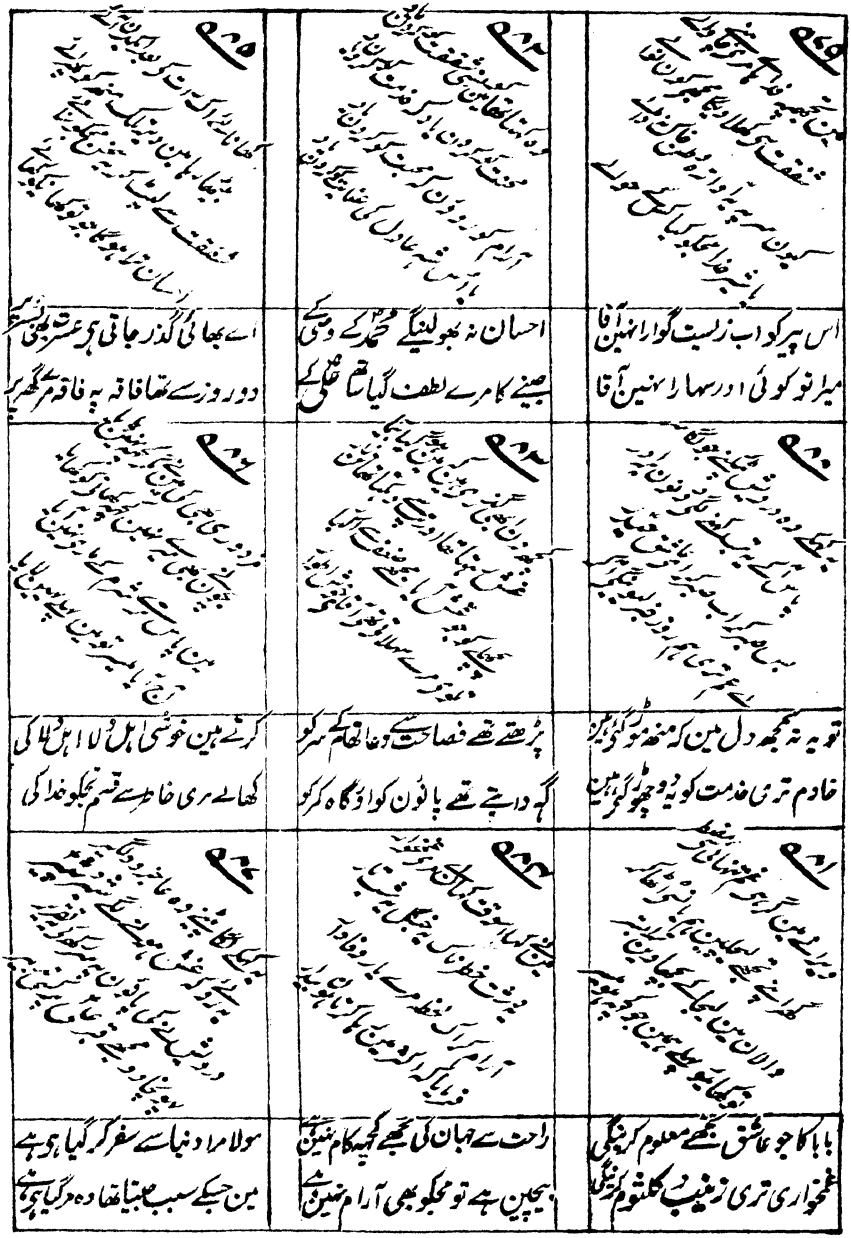

۷۹
اس پر کو اب زیست گوارا نہیں آتا
میرا تو کوئی اور سہارا نہیں آتا

۸۰
تو یہ نہ سمجھ دل میں کہ منھ موڑ گئی ہیں
خادم تری خدمت کو یہ دو چھوڑ گئی ہیں

۸۱
بابا کا جو عاشق تجھے معلوم کریں گی
غمخواری تری زینب و کلثوم کریں گی

۸۲
احسان نہ بھولینگے محمدؐ کے وصی کے
جینے کا مرے لطف گیا ساتھ علی کے

۸۳
ہر چند کہ ہاتھوں میں تھا دامن ترا ہر دم
پڑھتے تھے فصاحت سے دعا تھام کے سر کو

۸۴
راحت سے جہان کی تجھے کچھ کام نہیں ہے
بیچین ہے تو مجھکو بھی آرام نہیں ہے

۸۵
اے بھائی گذر جاتی ہے عسرت بھی کسی کی
دو روز سے تھا فاقہ پہ فاقہ مرے گھر میں

۸۶
کرتے ہیں خوشی اہل و لا اہل و لا کی
کھالے مری خاطر سے قسم تجھکو خدا کی

۸۷
مولا مرا دنیا سے سفر کر گیا ہی ہے
میں جسکے سبب جیتا تھا وہ مر گیا ہی ہے

۸۹

بیان میرا اسکا نہ انصاف ہے
کہ میں زندہ رہوں اور وہ دفن خاک

۹۰

یہ منظور اسکی نہ تھی اے فلک
اس خاک کر کے ہمیں خاک میں

۹۱

رہنا مجھے اب خلق میں منظور نہیں ہے
سنتا ہوں کہ صحرائے نجف دور نہیں ہے

۹۲

مقبول ہوئی عرض سفر کر گیا دلشیر
تعویذ پہ منہ رکھدیا اور مر گیا دلشیر

۹۳

مونس جو علی کے ہیں وہ کیا خلد میں رہتے
فردوس برین الفت حیدر کا ہے ثمرہ

۹۴

لے فاتحہ پڑھ فیر شہنشاہ یہی ہے
مل لے کہ مزار اسد اللہ یہی ہے

۹۵

بیان اسکا مدد گار یداللہ رہیگا
اب حشر تلک یہ مرے ہمراہ رہیگا

۹۶

غسل و کفن اسکو دیا روتی رہی زہرا
اور قبر بھی کھودی فاطمہ پیاروں نے کیا

۹۷

مونس کہ کفن اسکو دیا روتی رہی زہرا
اور قبر بھی کھودی فاطمہ پیاروں نے کیا

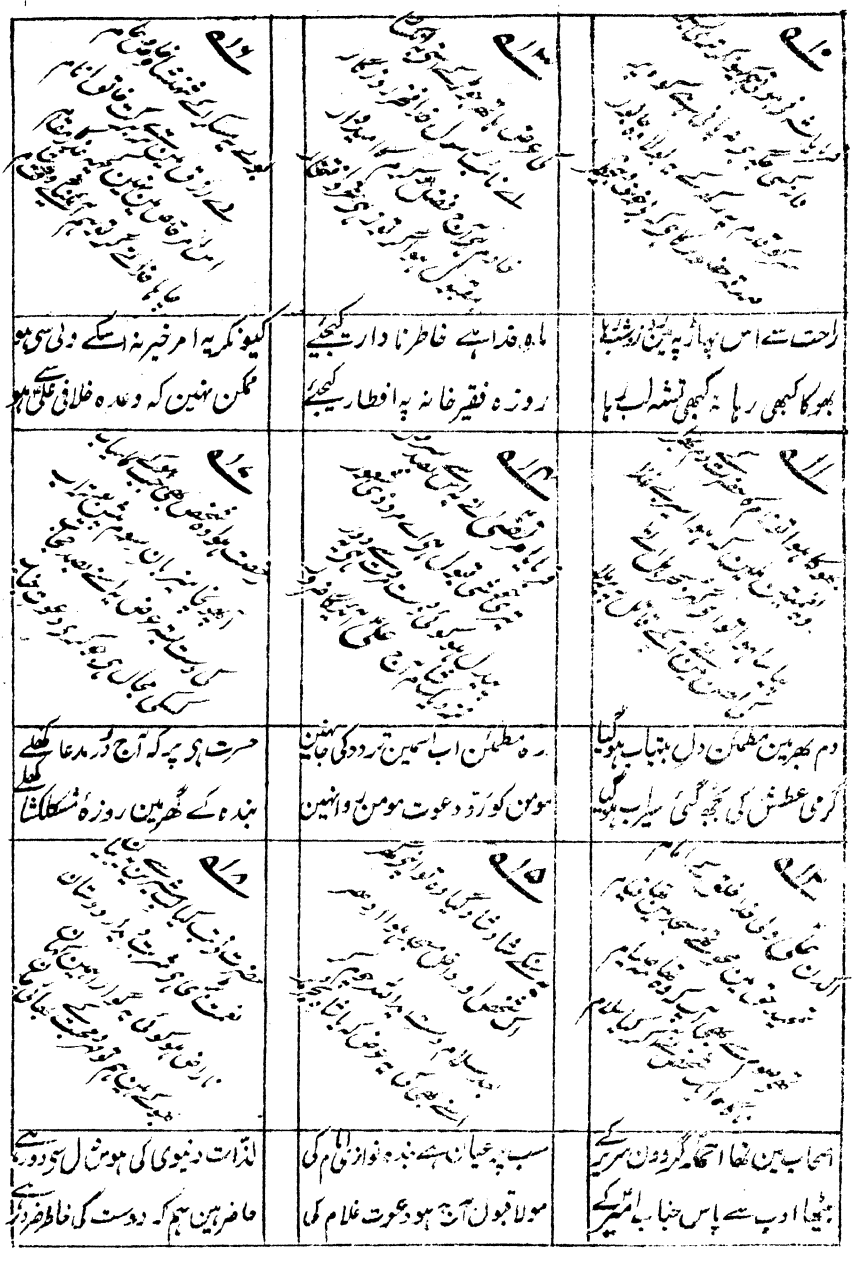

۱۹

اور کر کے جو امام نے افطار کی دعا
کہنا ہوا بلالہ وہ میں اس طرح بار بار
چالیس شخص اور بھی اسی طرح ناگہاں
دعوت قبول کر کے گئے خانۂ بتول

۲۰

وعدہ ہر اک سے کر کے یہ بیکس امام نے
سب کو بٹھا دیا کہ ہو تشریف فرما ہم
خاطر ذرا نشان ہیں ہر اک کی یہ کلام
جلدی ہو دن تمام کرو میزبان امام

۲۱

ہاتھ اٹھائے ذکر میں مشغول ہو گئے
کرسی پہ جا کے امام نے جلوہ فگن کیا
سجدہ میں سر کو رکھ کے یہ عابد نے یہ کہا
کرتے ہیں شکر ادا ترا اے میرے مہرباں

۲۲

اک جا ہو مہ رسول امم بھی امام بھی
افطار کر کے نوش کیا کچھ طعام بھی
حاضر رہے عبادت رب ودود میں
گذری وہ شب قیام تھود و سجود میں

۲۳

اک جا حسین ابن علی بھی تھے جلوہ گر
پروانہ تھے وہ لوگ بھی ان کی سمع کے
سب میزبان خیر صفدر بھی جمع تھے

۲۴

آیا جو یاد دل میں کہ رسول خدا کا ہے
بیٹھے حسین سر کے معلی میں جا بجا
اجداد اپنے بھی سب معلی پہ جا بجا
دربار میں سب کے ہے شہنشاہ کربلا

۲۵

اک جا حسن کے ساتھ تھے شاہ زمن حسین
اک جا تھے ساتھ ساتھ ابوالفضل نامور
اک جا تھے ساتھ ساتھ ابوالفضل نامور
اک جا تھے ساتھ ساتھ ابوالفضل نامور

۲۶

اک جا تھے ساتھ ساتھ ابوالفضل نامور
اک جا تھے ساتھ ساتھ ابوالفضل نامور
اک جا تھے ساتھ ساتھ ابوالفضل نامور
اک جا تھے ساتھ ساتھ ابوالفضل نامور

تھے اس طرح سے بیٹھے ہوئے سب شہ زمن کے پاس
استادہ مقتدی ہوئے سب مقتدا کے تھے
تھے اس طرح سے بیٹھے ہوئے سب شہ زمن کے پاس
حسرت ہے گر تو کھو نہ دولت یہ خواب کی
تھے اس طرح سے بیٹھے ہوئے سب شہ زمن کے پاس
تم بھی ضیافت آج کرو بو تراب کی

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

بیٹھا رہا شگفتہ و خوشحال اسی طرح
کھولے فضا وہ پر جو با حتیاط پر

لپٹے رہے بدن سے پر و بال اسی طرح
کہتے تھے جن روان ہی سلیمان بساط پر

قدرت وہ ہی ہے بڑھاؤں جو ہاتھ اس کی سمت
کھینچ آئے سر طائر ابھی آسمان سے

قدسی پناہ مانگتے ہیں ضرب زور سی
طاؤس چیز خ کم ہے مرے آگے مور سے

دیکھا جو زور طائر قدسی مثال کو
حیرت ہوئی کمال شہ ذی کمال کو

مجھیر ہر ایک راز نہاں آشکار ہے
بیشک کچھ اس میں مصلحت کردگار ہے

دیکھا رہے تھے برج فلک اپنی شان کو
دور قمر وہ تھا کہ چھپالے جہان کو

قدسی یہ دل سے شہ کے ثنا خواہ ہو گئے
فوت ہیں آج مجھ سے کہ کوہ ہیں

ہے میر دل کے کام سے کہ کوہ ہیں
فیض کی الٹا دن ابھی طبع زور ہیں

پرواز کر کے عرش معلے کو لے لیا
طائر نے جھک کے پشت پہ تلو کو لیا

گردون قریب قی ہمایون فضا سطح
سر پر تنی کے ابر کا سایہ تھا بسطح

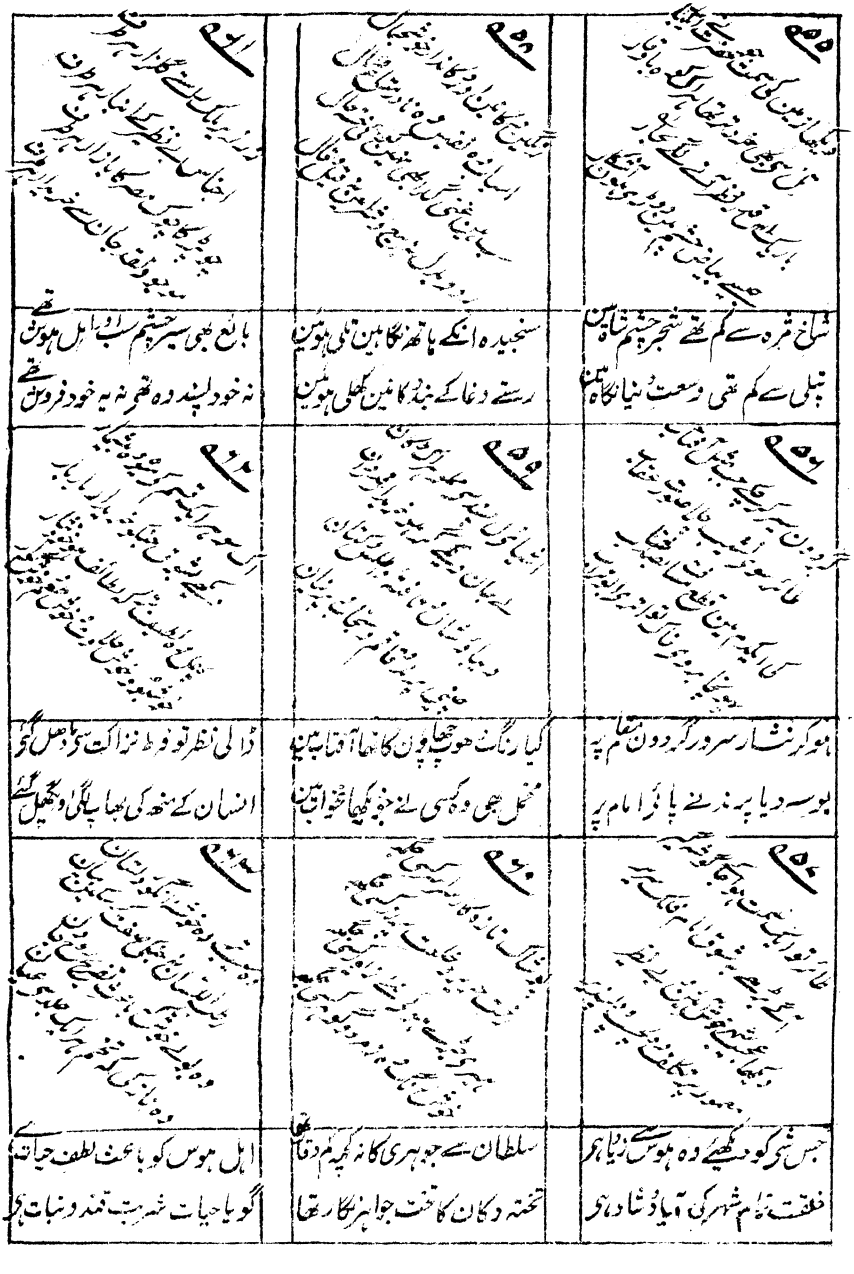

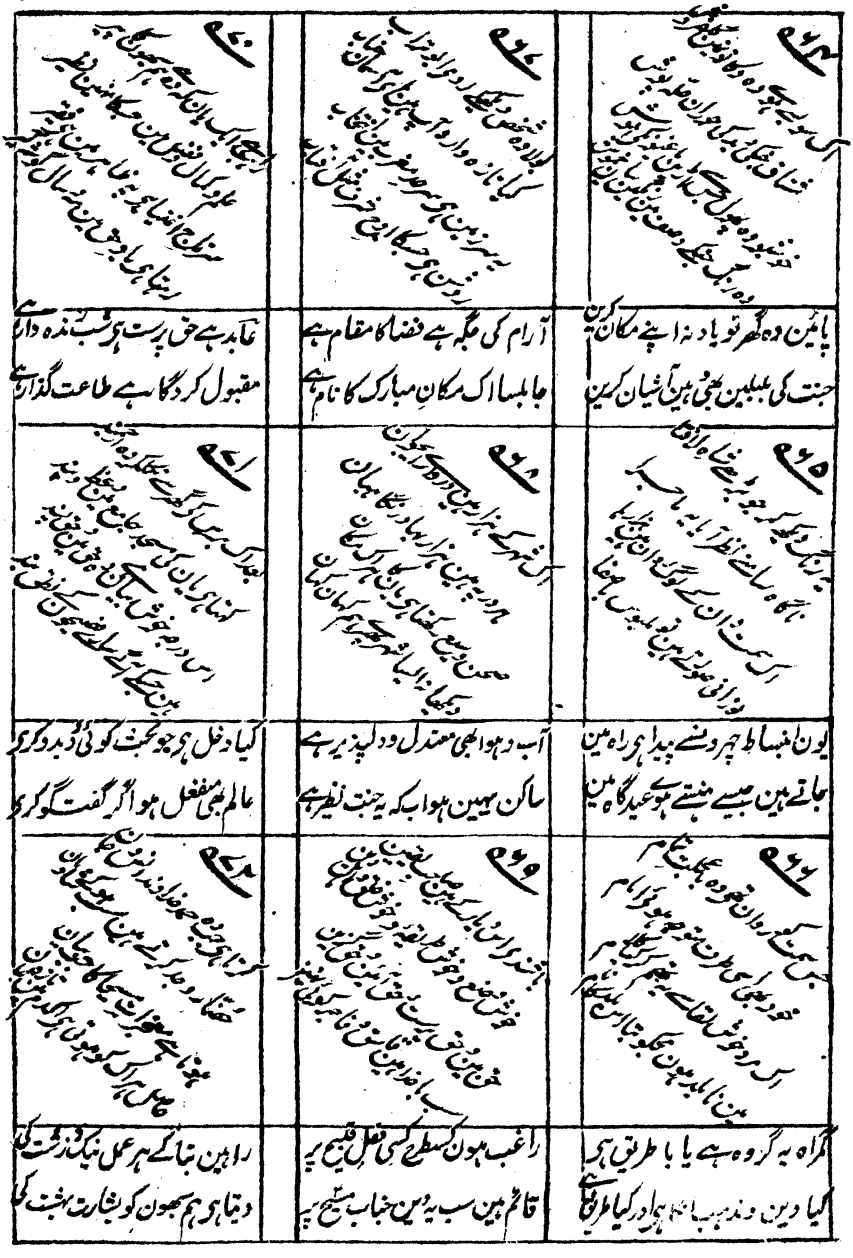

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

شادان ہر ایک طفل جوان و پیر سے آج
اک سال جسکے شوق مین گذرا وہ دن آج

دوزخ نہ تھا بہشت نہ تھا اور ملک نہ تھی
پیدا وہ جب ہوا کہ یہ ساتون فلک نہ تھی

باتین یہ ہو چکین تو بڑھا راہ گیر بھی
پیچھے چلے اُسی کے جناب امیر بھی

۷۴

۷۵

۷۶

۸۰

ذکر اور مرسلون کا بھی یا ہی غط مین
احمدؐ کا نام بھی لبھی آیا ہے غط مین

ہمراہ یون رہیگا سدا اس جناب کے
جیسے شعاع نور ہے ساتھ آفتاب کے

رہ رہ کے سو سو فکرون سب بھول گئے
ہر سمت آمد آمد راہب کی دھوم ہے

۷۵

۷۸

۸۱

تکذیب کیا کرے کوئی امر صریح کی
سب مندرج کتاب مین ہی یہ مسیح کی

ایسا بشر وہ ہی کہ ملائک پہ فوق ہی
ہمکو بھی اس ولی کی زیارت کا شوق ہی

ضعفے سے تن ہی امن مین کچھ نہ بنیگا
زانو دھرے ہے ایک کی زانو پہ ایک کا

۹۱

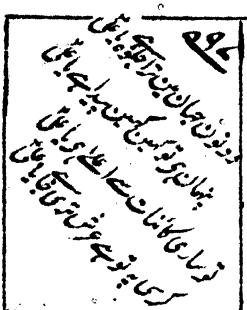

تب اذن لیکے راہب عالی مقام سے
وہ شخص اٹھ کھڑا ہوا اُس اژدحام سے

۹۲

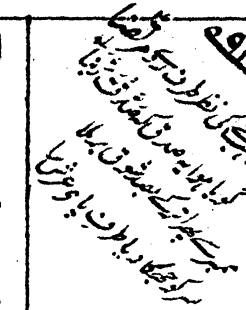

بولا دلی خدا کا ہے عالیجناب ہی
لاریب تو وصی رسالت مآب ہی

۹۳

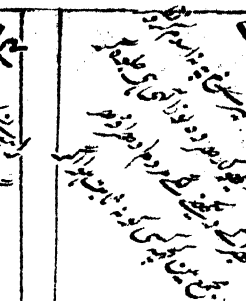

رہبی تری مدد سے سجانے پار اترین
تو وہ ہی جسنے سیکڑوں مردے جلا دیئے

۹۴

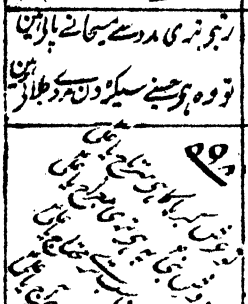

روشن کیا ہی گھر تو درخشید بازکر
جلوہ دکھاکے رخ کا ہمیں سرفراز کر

۹۵

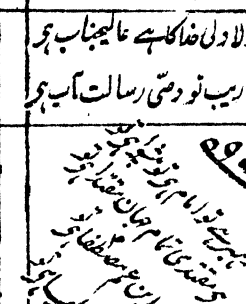

خویش نبی ہے یا الحسن بو تراب ہی
جلوہ ہی جسکا عرش پہ وہ آفتاب ہی

۹۶

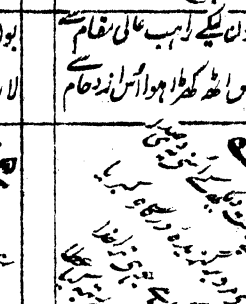

ممکن ہو وہ سزا کوئی سمجھا محال ہے
تیری بھی ذات مثلِ خدا بیمثال ہے

۹۷

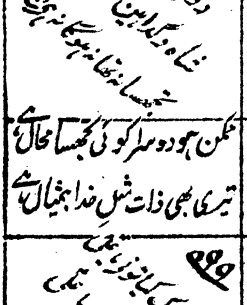

نورِ خدا کا نور جو ہر مت چھپا گیا
عیسائیوں کو صوت موسیٰ غش آگیا

۹۸

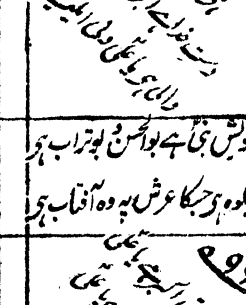

مخفی ہی کیا جو تجھ پہ ہویدا ہوا نہیں
مولود وہ ہے جہان کوئی پیدا ہوا نہیں

۹۹

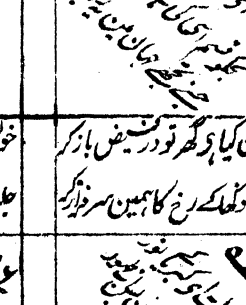

مقبول کردگار ہوا کام جو کیا
اک ضرب نے تری حق و باطل کو ڈھکیا

۱۰۱

جو ہو تری نظر میں سبک وہ ذلیل ہے
پلّہ پہ جسکے تو ہے وہ پلّہ ثقیل ہے

۱۰۲

نورِ خدا ہیں عبرتِ ماہ و منیر میں
ثابت ہوا کہ آپ جنابِ امیر ہیں

۱۰۳

رہبر ملا امام ملا پیشوا ملا
مدت سے جیتجو تھی مگر اب خدا ملا

۱۰۴

خلق علوم تیرے کرم سے بھری ہوئے
اوصاف تیرے صحیفے بھری ہوئے

۱۰۵

احکام دینِ شرع سے آگاہ کیجئے
اس کا کلام وحی خدا لاکلام ہے

۱۰۶

اس ایک مقدمہ کی خبر جا بجا کھلی
خطبے میں جب کھلے کہ کتاب خدا کھلی

۱۰۷

رنگِ خزاں بدل گیا آئی بہار شکر
گلزارِ دین میں اب ہوئی رونق ہزار شکر

۱۰۹

حسن ابو محمد و لقب رشید تخلص
بلبل چمن ہدیٰ ہے خدا کے کلام کا
احکام کچھ نفوس کے بنا کی ہے اختلاف
باعث ملاح و زہد ہیں اس کے کلام کا

۱۱۰

ارکان پنجگانہ یہ دین کے ہیں استوار
مسنون و فرض و واجب و سنت و مستحب
حال نجس و طہارت و حلال و محرمات
غسل و وضو و روزہ و تیمم و اجتناب

۱۱۱

فرقان جو آل و اصحاب کی ہے تعریف
فرمایا ہے امام نے جن کی ہر اک صفت
ماہی ہے اک کتاب ہر اک فن کی اس میں ہے
ہر شان و ہر صفت کی قرآن ہی کتاب

۱۱۲

خالق نے خلق کیا نور مصطفیٰ
پھر سر سے نور کر کے اس نور سے جدا
ایک حصہ اور اسی سے تین حصے کیے
پیدا ہوئے تمام بنا کار و اولیا

۱۱۳

کرسی و عرش اس سے بنے اور فلک بنے
باقی جو کچھ رہا تو یہ سارے فلک بنے

۱۱۴

چھوڑا تھا گو مجھے شب معراج فرش پر
پایا رسول پاک نے پہلو میں عرش پر

۱۱۵

اس راہ میں ملک بھی قدم مارتے نہیں
یاں حضرت مسیح بھی دم مارتے نہیں

۱۱۶

اشجار کو جو پھول تو پھولوں کو بو ملی
کوثر مجھے ملا تو اسے آبرو ملی

۱۱۷

مختار خلق و شافع یوم القیام ہوں
سرکار کبریا کا مدار المہام ہوں

۱۱۸

روشن کلیم پر ہے کہ نور آلہ ہوں
عیسیٰ گواہ ہیں کہ فلک بارگاہ ہوں

۱۱۹

ابر عطائے حق مجھے جانا سحاب نے
میرے شرف بیان کیے آفتاب نے

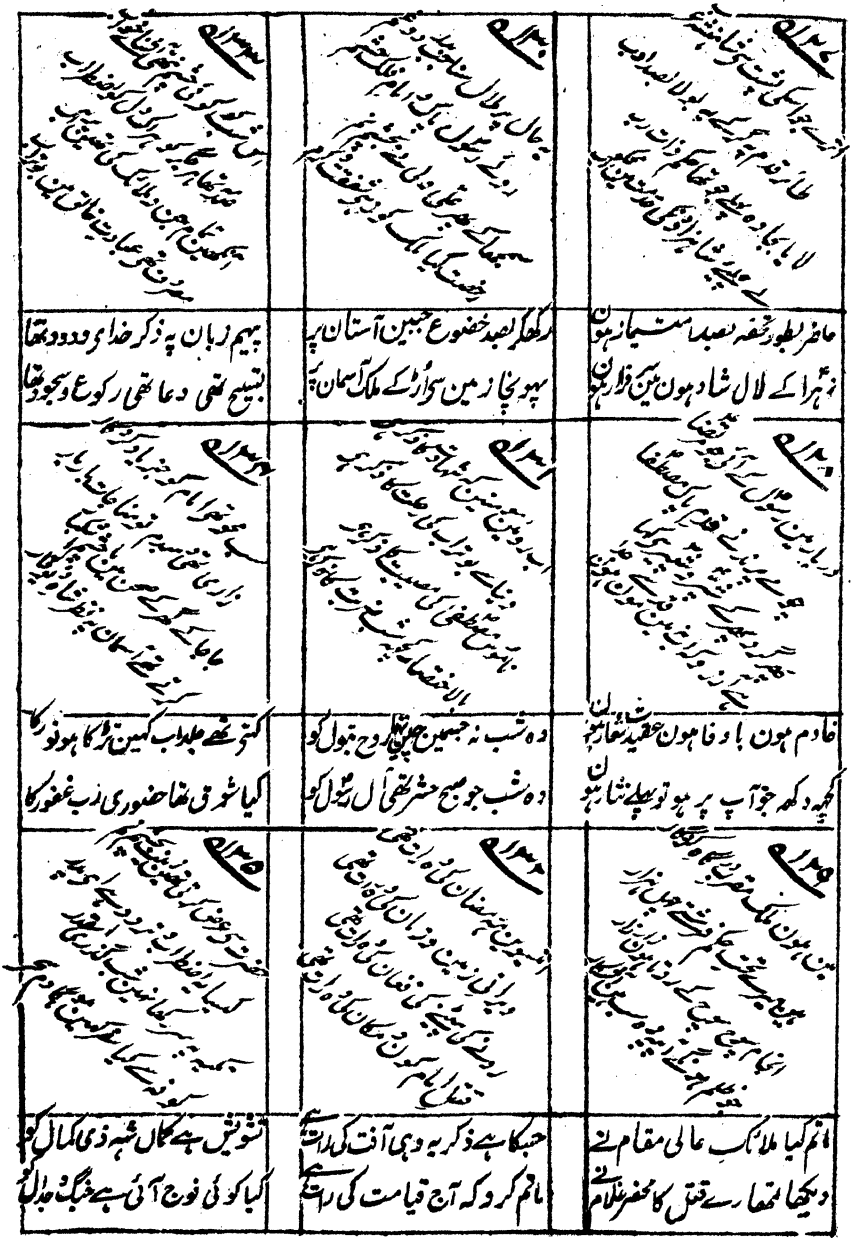

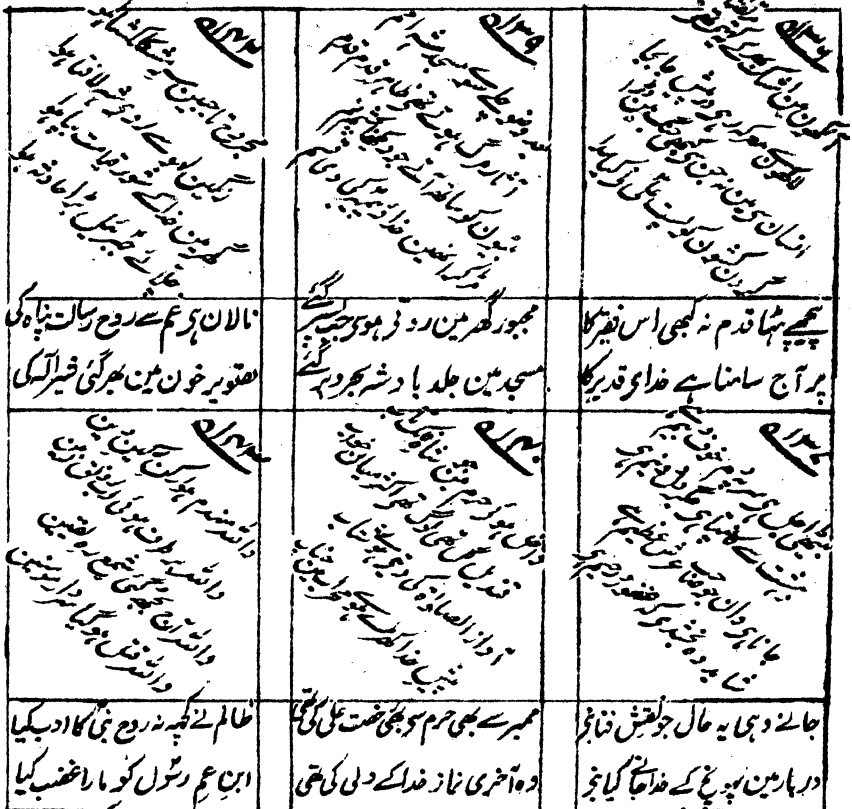

پیچھے پٹھا قدم نہ کبھی اس فقیر کا
پر آج سامنا ہے خدائے قدیر کا

مجبور گھر میں رونی ہوئی جب بسر گئے
مسجد میں جلد بادشہ بحر و بر گئے

نالاں ہے غم سے روح رسالت پناہ کی
تصویر خون میں بھر گئی شیر الٰہی کی

جانے وہی یہ حال جو نقش فنا نہ ہو
دربار میں پہنچ کے خدا جانے کیا نہ ہو

ممبر سے بھی حرم سے بھی خلعت علی کی تھی
وہ آخری نماز خدا کے ولی کی تھی

ظالم نے کچھ نہ روح نبی کا ادب کیا
ابن عم رسول کو مارا غضب کیا

خون ہو گا اب علی کا یہ چشمک فتوح کی
تجدید یاں وضو کی امام بحق نے کی

مارا لعین نے سر و عالم پناہ کو
مہلت ملی نہ دوسرے سجدے کی شاہ کو

مولا کے دوستدار بصد درد روتے تھے
نکلے ہوئے گھروں سے زن و مرد روتے تھے

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

فرماتے تھے کہ خلد میں جسوقت جاؤنگا
محبوب کبریا کو یہ صورت دکھاؤنگا

جاری رہی زبان پہ یہ سارقی کی
قاتل کی بھی رحیم نے مشکلکشائی کی

بوآ گئی گلون کی شہ مشرقین کو
دیکھا بکشیم یاس حسن اور حسین کو

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

آنکھون سے خون ٹپکتا تھا اس نگاہ کی
مشکین بندھی ہوئی تھیں ضلالت شعار کی

جسکا کہ نام عقدہ کشا ہو جہان مین
بازو ہون اسکی بیٹیون کے رسیمان

صابر ہے جو آل اسی کا بخیر ہے
اب گھر مین ایچلیو کہ مراحال خیر ہے

فوج عظیم مجکو تو پیش خدا ملا
بچے مرے یتیم ہوئے تجکو کیا ملا

دیکھو تو کیا ہی شہ والا کی جا پہ
قتل علی کا حل ہے زمین آسمان پر

گھر مین ابھی نہ شاہ ولایت کے پہنچیو
ہم قتل کرلین اسکو تو حضرت کو پہنچیو

۱۵۴

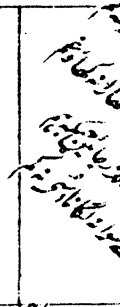

ہو عدل میں نہ فرق اسمیں بھلائی ہے
اس نے بھی تجکو ایک ہی ضربت لگائی ہے

چادر بندھی تھی شاہ کی فرق و جبیں پہ
لاشہ تھا عالیہ پوش جنان کا گلیم میں

خون زخم سر کا رخ کیلئے غازہ ہو گیا
تابان کا داغ آج ہمیں تازہ ہو گیا

۱۵۵

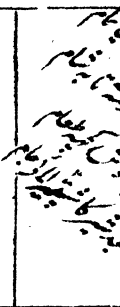

فرمایا پھر کہ یہ حصہ ولی کا ہے
باقی اُسے بلاؤ جو قاتل علی کا ہے

زاری کوئی سنی نہ شہ مشرقین کی
منہ سے زبان نکل پڑی ہا حسین کی

فرمانے تھے زمین پہ ملکِ بھائی ہمیں
جب سے مصطفٰے مرے لینے کو آئے ہیں

۱۵۶

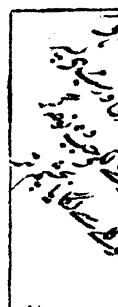

موڑا جہان سے منھ شہ دلدل سوار نے
پچھلے پہر کو کوچ کیا روزہ دار نے

سر ننگے پیٹتے تھے زن و مرد اسطرح
ماتم تھا مصطفٰے کو جنازہ پہ جسطرح

غمگین ہیں مومنین انھیں شاد کیجیے
گلزار لکھنؤ کو پھر آباد کیجیے

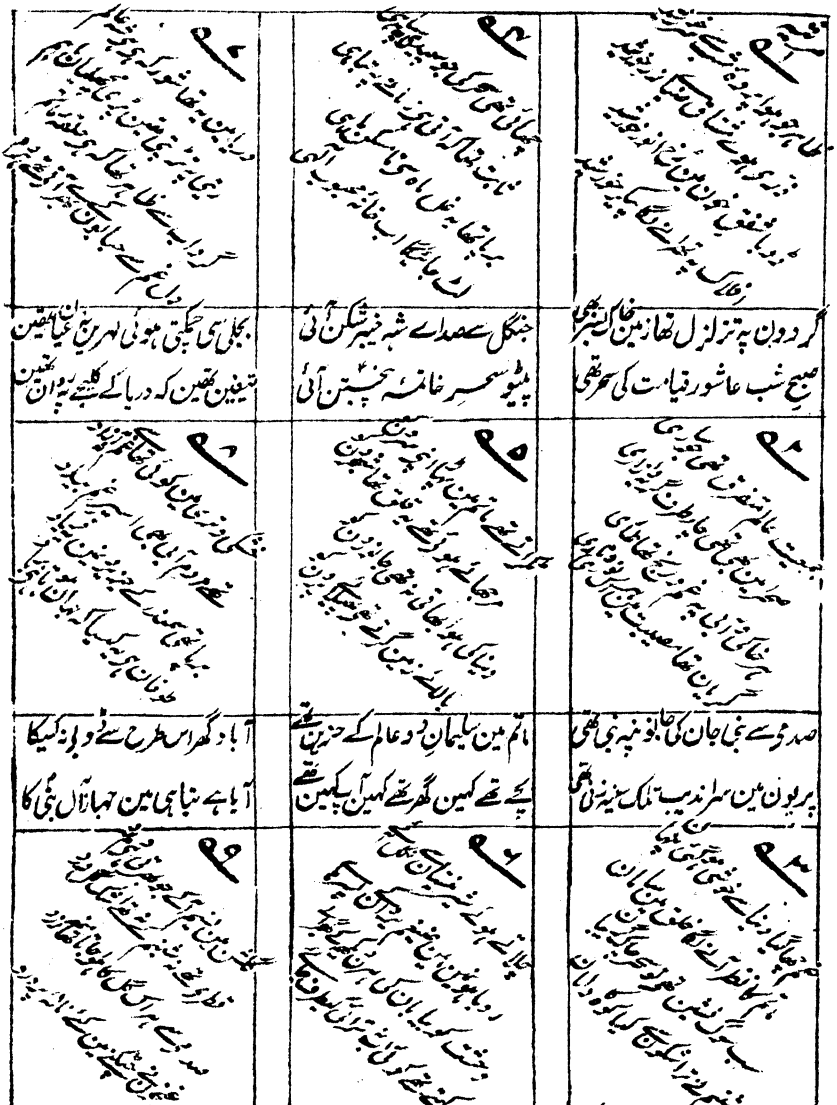

۱۰

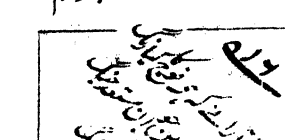

ماتم مین محمدؐ کا گریبان پھٹے گا
تلوار دن سے نہر کا ہر بانہ چھٹے گا

۱۱

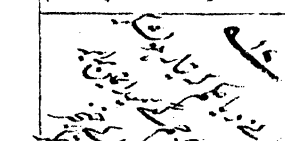

اب ذبح بسر ہوئیگا ماں ہاتھ ہلیگی
ٹوٹے ہوئے پہلو پہ چھری آج چلیگی

۱۲

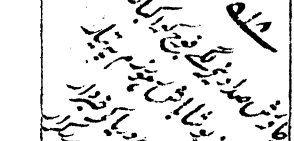

چین آئے گا کیونکر مری آغوش نشین کو
بالون سے یہ ماں جھاڑیگی مقتل کی زمین کو

۱۳

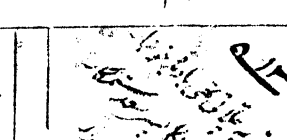

ہتیار ستمگر نے سجے جسم پہ باندھا
کر خس کو مرا دادا کے خون پہ باندھا

۱۴

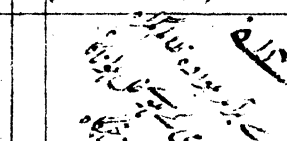

تلوارون سے گھائل جنھین ہونا ہو نکلمین
شیرون کے مقابل جنھین ہونا ہو نکلمین

۱۵

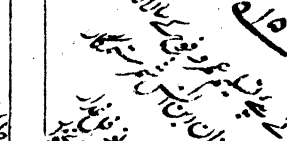

مرنے تھے جو فاقون سے شقی ازلی تھے
سب مستعد قتل حسین ابن علی تھے

۱۶

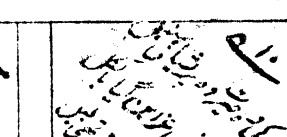

سادات کوئی آن مین تیغون کو نہ تولے
اک چاٹینگے جلدی کہ رہے تو گلے ہی

۱۷

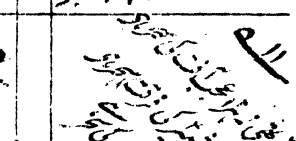

بجلی سی چمکنے لگی تیغون کے دمون سے
میدان مین گھٹا چھا گئی کالے غلمون سے

۱۸

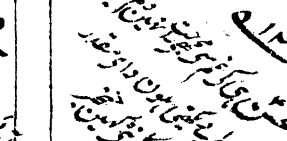

یہ آب محمدؐ کے نواسے کو نہ پہونچے
اب نہر کا پانی کسی پیاسے کو نہ پہونچے

۱۹

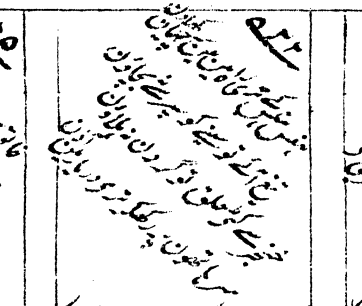

ہے کام کا دن آج ہر فرسا نہیں کل کا
لوشے عوض غزوۂ صفین و جمل کا

۲۰

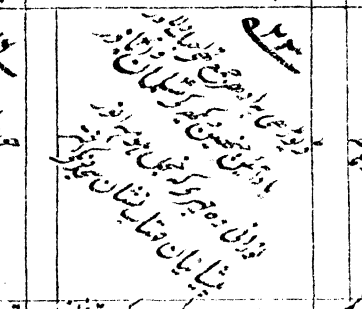

آج اپنے کرم سے مری حاجت کو روا کر
ماتم میں عزیزوں کے مجھے صبر عطا کر

۲۱

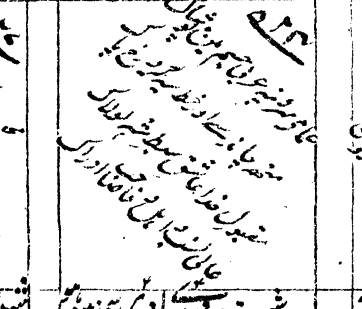

شکوہ کا سخن منھ سے نہ بیداد میں نکلے
دم تن سے جو نکلے تو تری یاد میں نکلے

۲۲

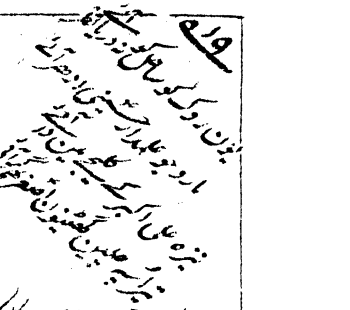

رونے کا سکینہ کے خیال آئے نہ مجکو
بے پردہ ہو زینب تو جلال آئے نہ مجکو

۲۳

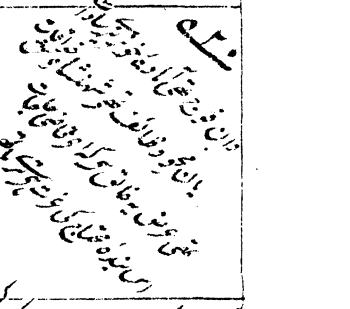

سر دینے پہ باہم کمر ین کستے تھو غازی
آپس مین گلے ملتے تھو اور ہنستے تھو غازی

۲۴

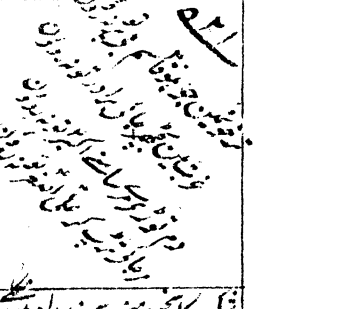

روشن قدم مہدی ہادی کی زمین ہم
دس ہو مین جو دس تو خورج خزین ہو

۲۵

مقبول خدا ہوگئے درگاہ خدا مین
پہلے وہی فتر یان ہو کر راہ خدا مین

۲۶

تم پر نظر لطف و عنایت ہو خدا کی
بیکس کے مددگار و نپہ رحمت ہو خدا کی

۲۷

شبیر کے عاشق کبھی پیاسے نہین ہمارے
وہ چاند ہمارا ہو تو تارے نہین ہمارے

۲۸

بانو کی طرف چشم گہربار سے دیکھا
بیٹی کو مسافر نے عجب پیار سے دیکھا

۲۹

اماں کا بُرا حال ہی پھر آسے بابا
اچھا ہین نہ بولینگی چلے جایئے بابا

۳۰

انوار رون کو ہاتھ مین جھری لیے ہوئے تھی
عباس علی سبز علم کھولے ہوئے تھے

۳۱

نکلا تھا کہ زمین نور سے معمور ہوئی ہے
طوبیٰ کے تلے روشنی طور ہوئی ہے

۳۲

صورت جو نظر آگئی محبوب خدا کی
تسبیح ملک پڑھنے لگے مدح علا کی

۳۳

گھوڑون کو وہ چمکا تے ہین جب سامنے آکے
آنسو نکل آتے ہین امام دو سرا کے

۳۴

گل پیرہنی کیا کہون اس رشک چمن کی
آجاتی ہے بو بیاہ کے جو دیس لہن کی

۳۵

حوریں اسے کہتی ہین گلستان ارم کے
اقبال و چشم ملتے ہین آنکھون کو قدم کے

۳۶

رونق یہ نہوتی جو ظہور انکا نہوتا
دنیا مین اندھیرا تھا جو نور انکا نہوتا

۳۶
کہتا ہوں جو کچھ میں کہ سنو ہو کہ نہیں ہے
محبوب الٰہی مرا جد ہے کہ نہیں ہے

۳۷
میدان میں جوانمرد دلیروں سے لڑے ہیں
یہ فوج ہے کیا لوگ تو شیروں سے لڑے ہیں

۳۸
کس قوم پہ تھا حکم تجھے تیغ زنی کا
باعث جو ہوا تیری غریب الوطنی کا

۳۹
بلوا میں جو خیمہ کا نہ دامن کہیں تھامیں
افلاک کا سایہ بھی سر اپنے نہ رہنے دیں
کیوں خانہ خدا کی جو حرمت نہ کریں ہم
کیا ہاتھ ہمارے ہیں جو دامن نہ بھریں ہم

۴۰
ہے ہے یہ کہیں ہاتھ سے دامن نہ چھٹے ہاں
ہم سے کوئی بیکس کی طرف سے نہ لڑے ہاں
ہے ہے کہیں ہاتھ سے دامن نہ چھٹے ہاں
ہم سے کوئی بیکس کی طرف سے نہ لڑے ہاں

۴۱
سینے میں جو ہیں داغ کسی کو نہ دکھائے
ہاں آج ہمیں شمع تجلی کی طرح جلنا
یا آج کسی شمس تجلی کی ہے ہمیں
یا آج کسی شمس تجلی کی ہے ہمیں

۴۲
ہے ہے یہ کہیں ہاتھ سے دامن نہ چھٹے ہاں
ہم سے کوئی بیکس کی طرف سے نہ لڑے ہاں
ہے ہے یہ کہیں ہاتھ سے دامن نہ چھٹے ہاں
ہم سے کوئی بیکس کی طرف سے نہ لڑے ہاں

۴۳
ڈرتا نہیں نرغہ ہو اگر لاکھ جوان کا
ہے خوف مجھے روح رسولِ دوجہان کا

۴۴
برگشتہ محمدؐ سے ہو ایمان سے پھرا ہے
جو منحرف اُن سے ہو وہ قرآن سے پھرا ہے

۴۵
ان روز دن یا نفسی نفسی کا سماں ہے
الفت سے محبت سے برادر کا سماں ہے

۴۶

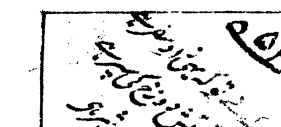

رو کر کہا ہزار ہوئی روح نبی کی
تو نے پسر فاطمہؑ سے بے ادبی کی

۴۷

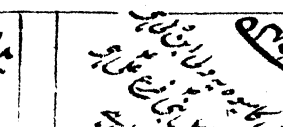

داخل اسکو نہ فردوس کے گلزار مین ہوگا
وہ ہمیہ دوزخ کی طرح نار مین ہوگا

۴۸

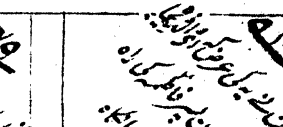

بیکس کی حمایت ہی طریقہ شرفا کا
یہ فوج ہے شیطان کی وہ لشکر خدا کا

۴۹

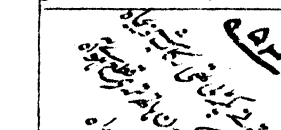

یہ چشم خدا گوش خدا دست خدا ہین
قرآن نہ انسے نہ یہ قرآن سے جدا ہین

۵۰

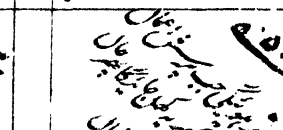

ہے ضم دو عالم کا شرف آل عبا پر
بندر ہین یہ ایسے کہ ہین حق انکی خدا پر

۵۱

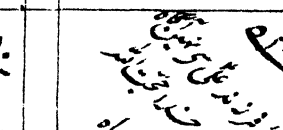

اس فوج مین تجھپر حق و باطل نکھلیگا
بے عقدہ کشا عقدہ مشکل نہ کھلیگا

۵۲

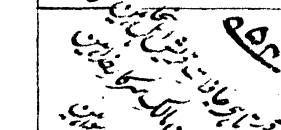

واللہ کہ جو انکی محبت مین مریگا
مجرم ہو تو خالق نہ عذاب اسپہ کریگا

۵۳

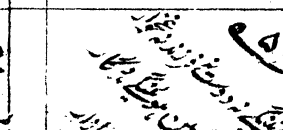

رہجائیگا محروم جو یہ راہ چھٹیگی
حضرت کی طرف دولت دین آج لٹیگی

۵۴

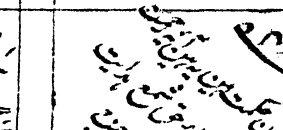

اک راز و نیاز انکو قدیانہ ہی رہے
بخشی گئی آدم کی خطا انکی سبب سے

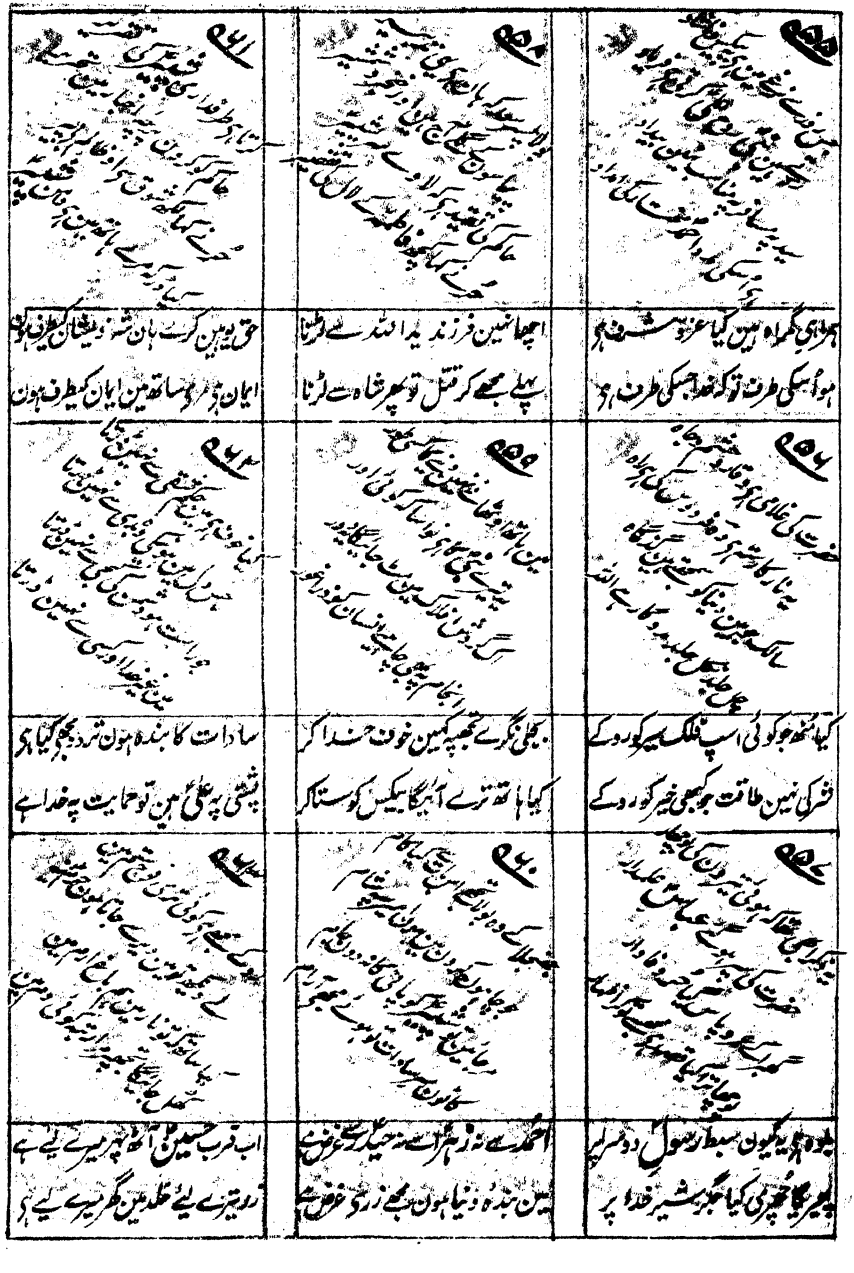

۶۴

ہر طرح شکست آئی انھیں دیکے نکل جا
آئی یہ صدا نام علی لیکے نکل جا

۶۵

۶۶

تائید خدا سے وہ دلاور نکل آیا
کانٹے سے لبِ لجے پہ گل تر نکل آیا

۶۷

۶۸

۶۹

شبیر پکارے مرا یار و نکل آیا
ظلمات کو ٹھوکر کے سکندر نکل آیا

۷۰

۷۱

۷۲

اعدا کی صفیں چیر کے صفدر نکل آیا
موجیں تو دبیں رہ گئیں گوہر نکل آیا

۷۳

۷۴

۷۵

تھا شور کہ دوزخ سے بہشتی کو نکالا
شبیر نے ڈوبی ہوئی کشتی کو نکالا

۷۶

۷۷

بھائی تجھے لینے کو ہم آئے ہیں امم سے
جلدی ادھر آ پہلے بغلگیر ہو ہم سے

۷۸

۷۹

۸۰

فردوس مبارک حشم و جاہ مبارک
ہمراہی فرزند بدیدالله مبارک

۸۱

۸۲

۸۳

مظلوم مسافر کو شریروں سے بچالے
بیٹا ترے قربان ہے تیروں سے بچالے

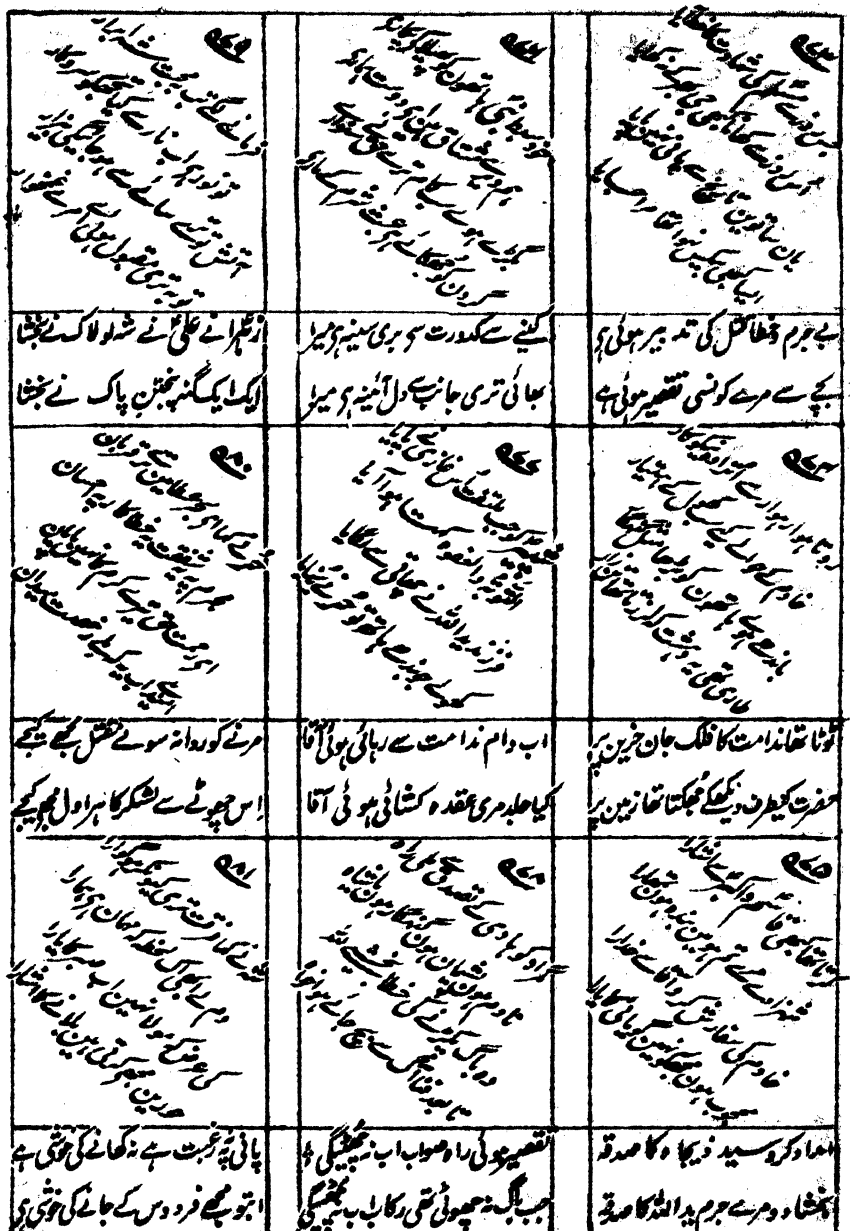

بے جرم و خطا قتل کی تدبیر ہوئی ہے
بچے سے مرے کونسی تقصیر ہوئی ہے

کینے سے کدورت سے بری سینہ ہے میرا
بھائی تری جانب سے دل آئینہ ہے میرا

از ظلم نے علیؑ نے نہ شہ لولاک نے بخشا
اک ایک گنہ بخشن پاک نے بخشا

روتا ہوا ہر ایک یہ آواز دیکر سنا
ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا تھا زمین پر

ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا تھا زمین پر
مغفرت کیطرف دیکھے جھکتا تھا زمین پر

اب دام ندامت سے رہائی ہوئی آقا
کیا جلد مری عقدہ کشائی ہوئی آقا

مرنے کو روانہ سوئے مقتل مجھے کیجے
اس چھوٹے سے لشکر کا ہراول مجھے کیجے

امداد کرو سید ذیجاہ کا صدقہ
بخشا دو مرے جرم یداللہ کا صدقہ

تقصیر ہوئی راہ صواب اب نہ چھٹیگی
جب تک نہ چھوٹی تھی رکاب اب نہ چھٹیگی

پانی پہ رغبت ہے نہ کھانے کی خوشی ہے
اب تو مجھے فردوس کے جانے کی خوشی ہے

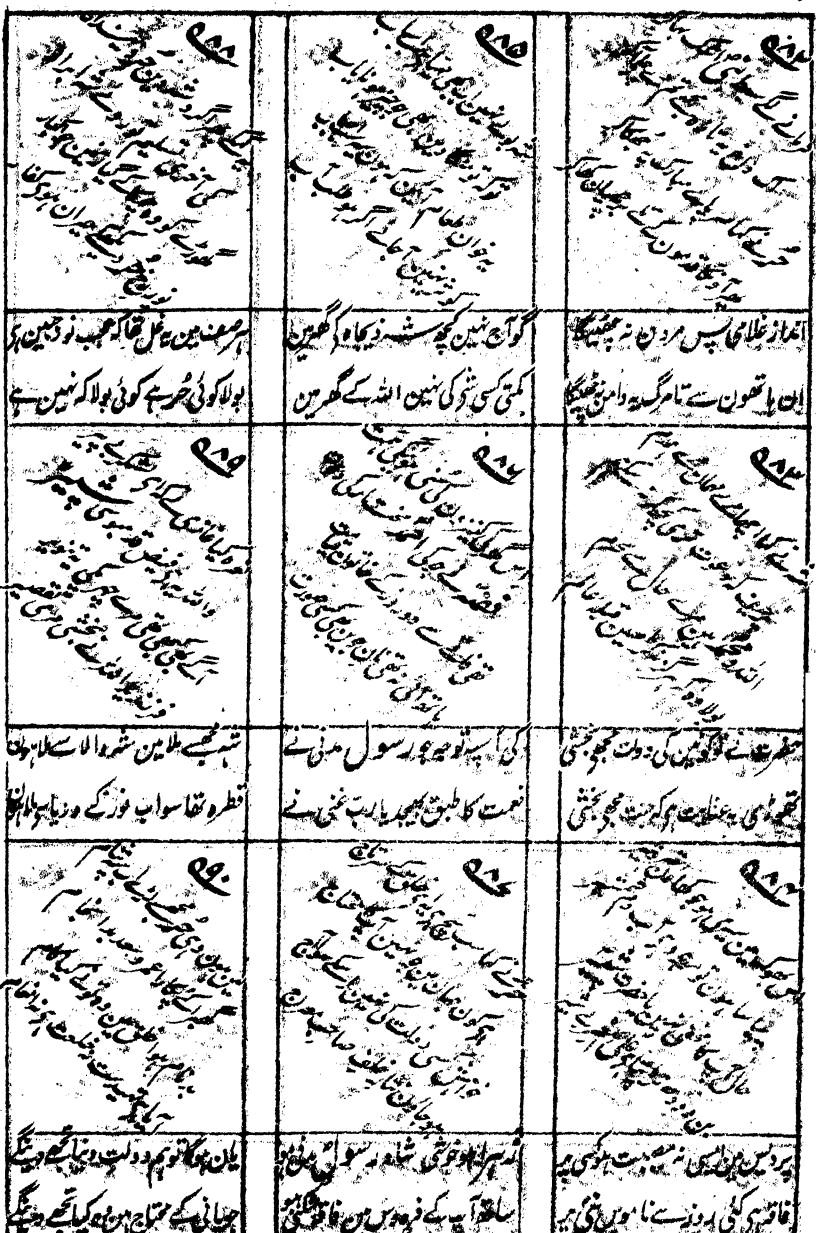

انداز غلامی کا پس مردن نہ چھپیگا
ان ہاتھوں سے تا مرگ یہ دامن نہ چھپیگا

گو آج نہیں کچھ شہ ذیجاہ کے گھر میں
کمتی کسی شے کی نہیں اللہ کے گھر میں

ہر صف میں یہ غل تھا کہ عجب نو جمیں ہے
بولا کوئی حُر ہے کوئی بولا کہ نہیں ہے

نظر تھے تو کونین کی دولت مجھے بخشی
تھی ولی یہ عنایت ہو کہ جنت مجھے بخشی

کی آپ نے تو صدقہ رسول مدنی نے
نعمت کا طبق بھیجدیا رب غنی نے

شب مجھے ملا میں شہ والا سے ملا ہوں
قطرہ تھا سو اب نور کے دریا سے ملا ہوں

پردیس میں ہوں کس نہ میسر ہے کسی پر
فاقہ ہے کئی روز سے نا میں نبی پر

نہ ہو اگر خوشی شاہ رسول مدنی کی
ساتھ آپ کے فردوس میں فاقہ کشی ہو

یاں ہو گا تو ہم دولت دنیا تجھے دینگے
جاں کے محتاج ہیں وہ کیا تجھے دینگے

۹۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تو عقل سے خالی ہے جو یہ بے خبری ہے
ایمان کی دولت مرے دامن میں بھری ہے

۹۲

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دو لاکھ میں ایسی نہ کسی اور نے کد کی
حُر نے فقط اک بندۂ بیکس کی مدد کی

۹۳

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ٹکڑے ہوں تو فوج شہ نامی سے نکلوں
دو فوج میں بھی ڈالیں تو غلامی سے نکلوں

۹۴

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وہ مالکِ سرکارِ خدائے دو جہاں ہیں
دنیا ہو کہ عقبیٰ وہی یاں ہیں وہی واں ہیں

۹۵

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہر حال میں جلوہ حق و باطل کا جدا ہے
شیطان تری گردن پہ مرے سر پہ خدا ہے

۹۶

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حاکم کی نہ پروا نہ تری فوج کا ڈر ہے
طوفان کا نہ خطرہ ہے نہ کچھ موج کا ڈر ہے

۹۷

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

انداز جو ہے برق کے گرنے کا وہ سب تھا
تلوار نہ تھی خالق اکبر کا غضب تھا

۹۸

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

روکے ہوئے تھی موج وہ گو بھاگ چلے تھے
کیا بجھتے کہ گرتی ہوئی بجلی کے تلے تھے

۹۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رن کانپتا تھا خوف سے تھرّاتے تھے لاشے
اللہ رے تزلزل کہ لرز جاتے تھے لاشے

۱۰۰

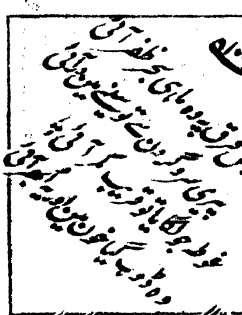

پنہان ہوئے گو شون مین جو تھے لیس دغا پر
سو فار بھی خندان تھے لعینون کی خطا پر

۱۰۱

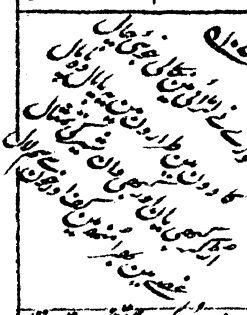

تنہا نہ رسالہ وہ تہ تیغ دو دم تھا
تیرون کو بھی دیکھا تو ہر اک بند قلم تھا

۱۰۲

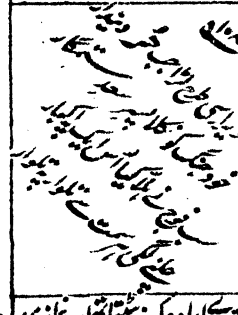

جانین نہین بچنے کی یہ وہ جان گئے تھے
اُس تیغ کے لٹے کو عدو مان گئے تھے

۱۰۳

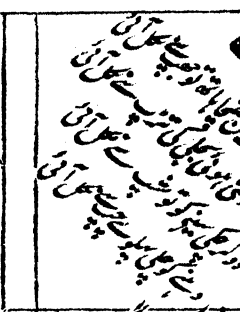

جیتا کسی دشمن کو دم جنگ نہ چھوڑا
چور نگ کا غازی نے کوئی رنگ نہ چھوڑا

۱۰۴

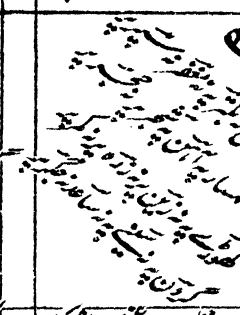

دہ سیل فنا مرحب و عنتر پہ نہ رکتی
چار آئینہ کیا سد سکندر پہ نہ رکتی

۱۰۵

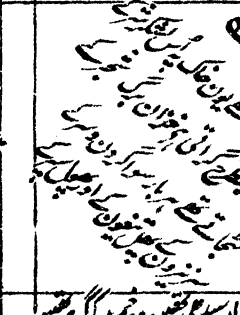

جو بچھپان سیدھی تھین وہ خم ہو گری تھین
شاخین بھی کمانین بھی قلم ہو گری تھین

۱۰۶

نکلی تو شمگر کا لہو چاٹ کے نکلی
چار آئینہ و دام و زرہ کاٹ کے نکلی

۱۰۷

کہیے نہ ہوا اُسکو وہ آتش ہمہ تن تھا
جرأت مین جو تھا شیر تو سرعت مین ہرن تھا

۱۰۸

اللہ رے ارادہ کہ نہ ہٹتا تھا وہ غازی
اک شیر سا ہر سمت جھپٹتا تھا وہ غازی

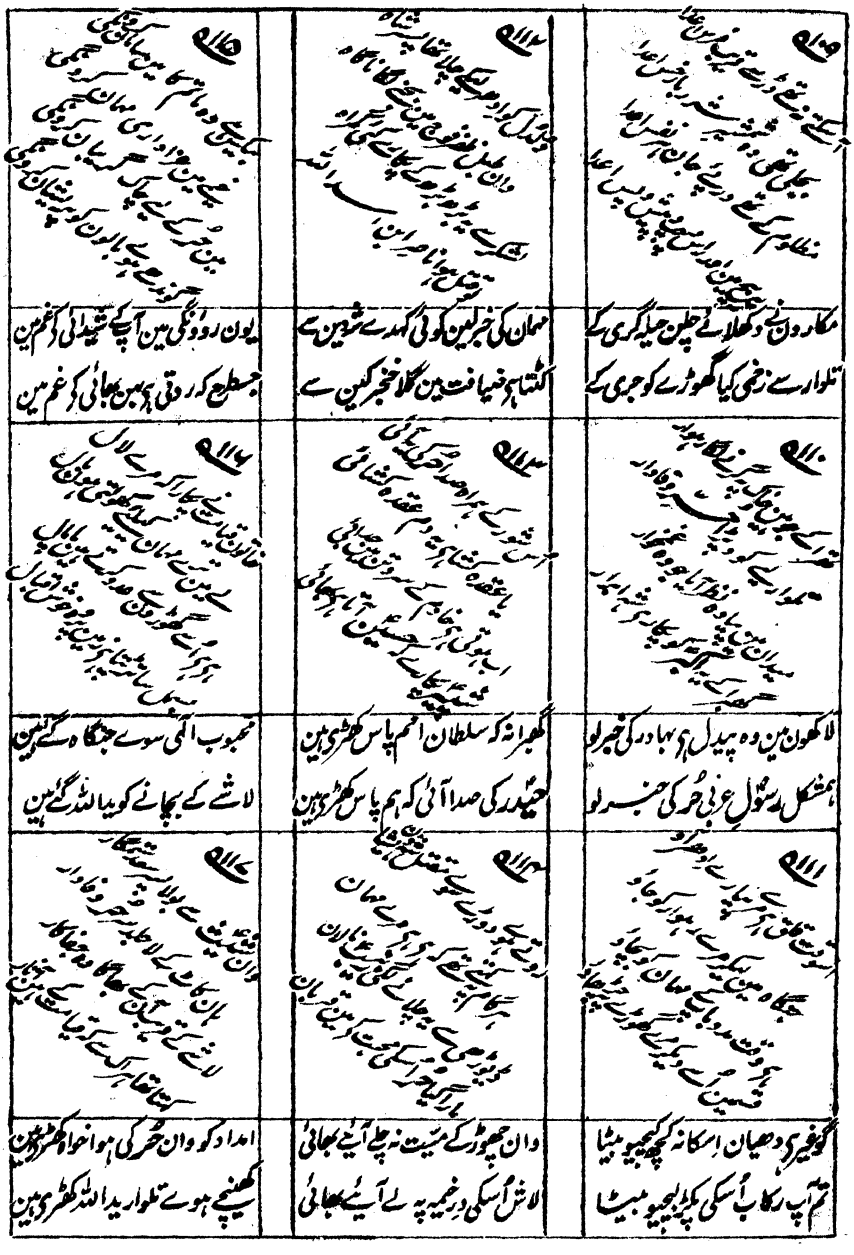

۱۱۰
مکاروں نے دکھلائے چلن حیلہ گری کے
تلوار سے زخمی کیا گھوڑے کو جری کے

۱۱۱
گو غیر ہے دھیان اسکا نہ کچھ کیجیو مبٹا
تم آپ رکاب اُسکی پکڑ لیجیو مبٹا

۱۱۲
مہمان کی خبر لیں کوئی کہدے شہ دیں سے
کٹتا ہے ضیافت میں گلا خنجر کیں سے

۱۱۳
لاکھوں میں وہ پیدل ہے بہادر کی خبر لو
ہمشکل رسولِ عربی حُر کی خبر لو

۱۱۴
وان چھوڑ کے میت نہ چلے آیئے بھائی
لاش اُسکی درِ خیمہ پہ لے آیئے بھائی

۱۱۵
یوں روؤنگی میں آپکے شیدائی کے غم میں
جسطرح کہ روتی ہے بہن بھائی کے غم میں

۱۱۶
محبوب الٰہی سوے جنگاہ گئے ہیں
لاشے کے بچانے کو یداللہ گئے ہیں

۱۱۷
امداد کو وان حُر کی ہوا خواہ کھڑے ہیں
کھینچے ہوئے تلوار یداللہ کھڑے ہیں

۱۱۸

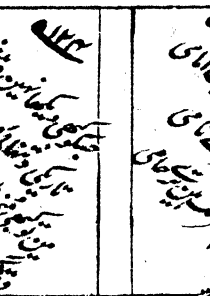

کونین کے مختار و مددگار کھڑے ہین
اب پنجتن پاک عزادار کھڑے ہین

۱۱۹

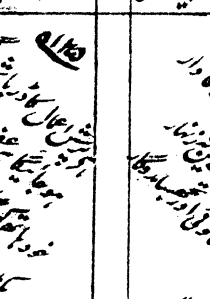

ٹکٹکی لگاہر اک عضو قبا خون مین تر تھی
شبیہ جو روتے تھے اُسے کچھ نہ خبر تھی

۱۲۰

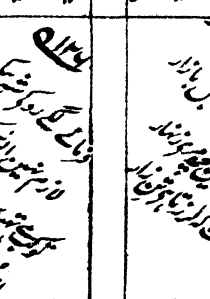

کیا لطف و عنایات ہی صدر شہ دین پر
مین خاک بہون سر ہی مرا عرش بریں پر

۱۲۱

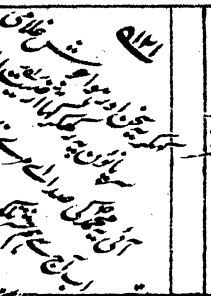

رب تجھسے خوشی شاہ عرب تجھسے ہین راضی
شبیہ جو راضی ہین تو سب تجھسے ہین راضی

۱۲۲

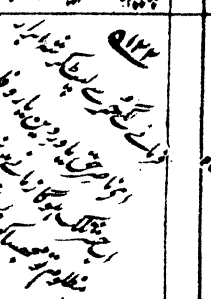

ہر جاتری الفت کے بیان ہونگے بھائی
جو روئینگے مجھکو وہ تجھے روئینگے بھائی

۱۲۳

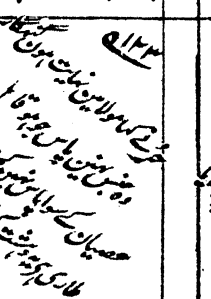

دم تن سے کوئی دم مین ہوا ہونیکا مولا
دھڑکا ہی کہ اب قبر مین کیا ہونیکا مولا

۱۲۴

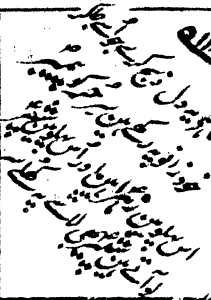

مشکل مین کوئی پوچھنے والا بھی نہو گا
اندھیر تو یہ ہی کہ اُجالا بھی نہو گا

۱۲۵

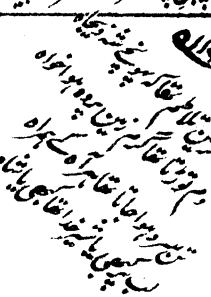

بیدست کو اس دست درازی کی سزا دو
سید کو ستایا ہے دوزخ مین جلا دو

۱۲۶

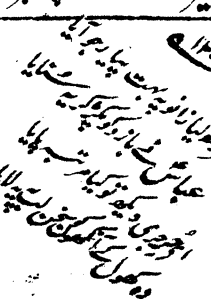

اور اسکے سوا میری محبت ہی تو کیا ہے
وہ جنس ہی خود جسکا خریدار خدا ہے

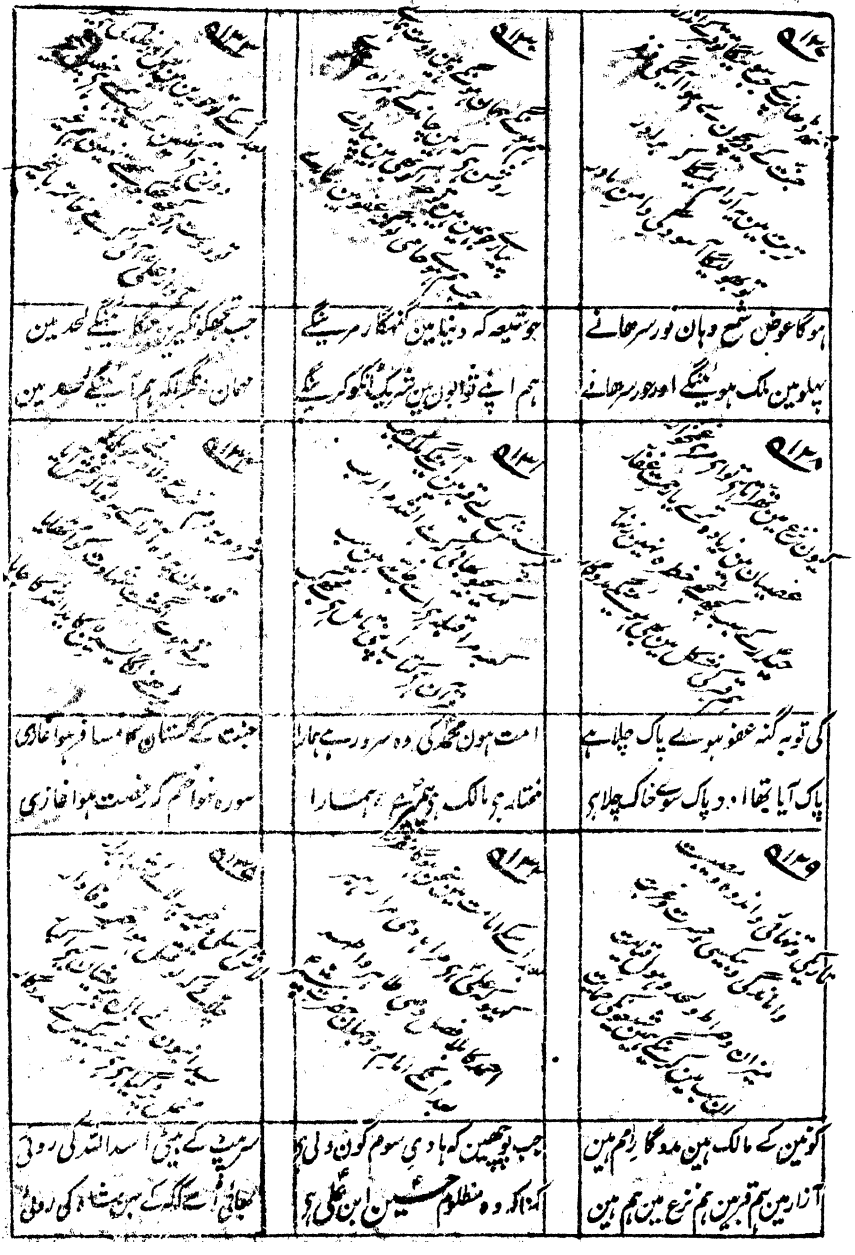

۱۲۸
ہوگا عوض شمع وہان نور سرہانے
پہلو مین ملک ہونگے اور حور سرہانے

۱۲۹
کی توبہ گنہ عفو ہوے پاک چلا ہے
پاک آیا تھا اور پاک سوے خاک چلا ہے

۱۳۰
ہو شیعہ کہ دنیا مین گنہگار مریگے
ہم اپنے قوا بون مین شریگانکو کریگے

۱۳۱
امت ہون محمد کی وہ سرور ہے ہمارا
مختار ہے مالک ہے پیمبر ہے ہمارا

۱۳۲
جب چھکو نکیر منکر نکیرینگے لحد مین
مہمان نگر آکہ ہم آپ ہینگے لحد مین

۱۳۳
جنت کے گلستان کا مسافر ہوا غازی
سورہ نحل کر رخصت ہوا غازی

۱۳۴
جب پوچھین کہ ہادی سوم کون ولی ہے
کہنا کہ وہ مظلوم حسین ابن علی ہے

۱۳۵
کونین کے مالک ہین مدد گار ہم مین
آزار مین ہم قبر مین ہم نزع مین ہم ہین

۱۳۶
سرمیٹ کے بیٹی اسد اللہ کی روتی
بھائی کے گلے لگکے بہن شاہ کی روتی

۱۳۶

سادات میں سب سے بڑا تھا ہر اک سے بڑا آزاد
فرزند کے لیکے روتا تھا ہر اک بڑا آزاد

بیتاب تھی ہر اک کی طبیعت نہ تھا قابو
فریاد تھی ہر لب پہ کہ ہے ہے شہ ابرار

سر پیٹتے تھے بچے کئی گلگوں نکل آئے
گہوارہ میں اصغر کے بھی آنسو نکل آئے

۱۳۷

فقرہ سے رواں لاشے پہ ہر اک کی ہوا جاری
گھبرا کے پکارا شہ والا سے وہ غمخواری

بیٹے سے بھتیجے سے بھانجے سے بھائی
ہے ہے نہیں اکبر سا جگر بند نہ بھائی

بان تجھ پہ پاک ہم روتے ہیں زینب
تم روؤ دہن لاش پہ ہم روتے ہیں زینب

۱۳۸

فقرہ سے یہ فرمایا کہ اے بیبیو رو لو
یاں آج کسی نے نہ پکارا مجھے ہرگز

قرباں تری میت پہ میں اے بھائی کہا کر
پیشانی کی سرخی سے نظر مجھ کو ملا کر

پھر کون ہے ماتم نہ کریگے جو ہم اسکا
سادات میں سلمان کے برابر ہے غم اسکا

۱۳۹

فقرہ سے کہا آکے زینب نے کہ بھائی
اس لاش کے ساتھ آئی ہے اعدا کی لڑائی

نظارہ گر اے خلق ہے مظلوم کا مہمان
بیکس کے لیے روؤ ہے یہ وقت بہ احسان

یاور ہے مددگار ہے دلبند ہے میرا
سب دو مجھے پرسا کہ یہ فرزند ہے میرا

۱۴۰

فقرہ سے بیبیوں کو جو رخصت کیا ہر اک
گھبرا کے پھرا خیمہ کی جانب شہ لولاک

کہتی تھی ہر اک بی بی کہ اے شاہ زمن و دیں
ہے ہے نہیں تابوت پہ اکبر کے تصور یہ نہیں

رباعی

اے وائے حسین و لب و دندان حسین
اے وائے حسین و لب و دندان حسین

اے وائے حسین و لب و دندان حسین
اے وائے حسین و لب و دندان حسین

گر موتیوں سے منھ ترا بھر دیں تو یہ کم ہے
ہاں اس تری مہنت کا صلہ قطرۂ نم ہے

۴۱

صف بستہ تھے حسینؑ کے پیارے زمین پر
ذرّے تھے آسمان پہ ستارے زمین پر

۴۲

ہر موج کی چمک پہ مقام ورود تھا
موتی کا حسن پشت صدف سے نمود تھا

۴۳

تھا حامل علم بھی و غا پر تلا ہوا
چہرہ تھا فق سرخ سنہرا پڑا ہوا

۴۴

غنچوں کے منہ جو صبح سے شبنم نے دھوئے تھے
گویا گلوں نے عطر میں چہرے ڈبوئے تھے

۴۵

ہر غنچہ لب کی تشنہ دہانی کا شور تھا
نغمے کے بدلے مرثیہ خوانی کا شور تھا

۴۶

چوب اُسکی بنگلی تھی ستون آسمان کا
طوبیٰ سے بڑھ گیا تھا پھریرا نشان کا

۴۷

کرتے تھے وجد کبک دری کوہسار میں
بلبل تھیں غزل خواں چمن و لالہ زار میں

۴۸

لب تشنہ باغ دہر سے جائے کو آتے تھے
وہ پھول کربلا کے بسانے کو آتے تھے

۴۹

ان اختروں کے فیض سے مہ چاند ہو گئی
تیری ستارہ دار قبا ماند ہو گئی

۱۱

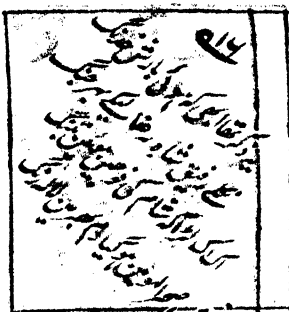

سارے جوان تو شہ برادر کے ساتھ تھے
یہ بیچ میں علیؑ اکبر کے ساتھ تھے

۱۲

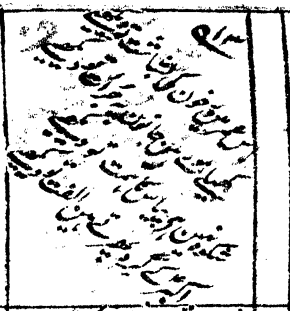

آفت میں فہم ہیں غضب کردگار ہیں
شبیر خدا کی تیغ کے سب رشتہ دار ہیں

۱۳

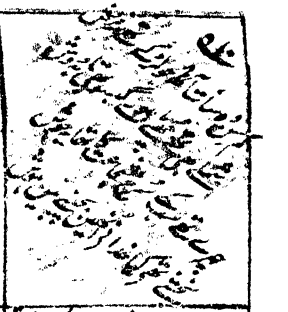

لاشے تھے سب کے آلِ پیمبر کے سامنے
پھولا تھا باغ حیدرِ اطہر کے سامنے

۱۴

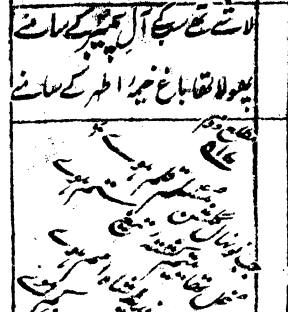

کب دیکھ سکتے حضور سے اون غلام لے
کیا نوش نیست ہے جسے پہلے رضا لے

۱۵

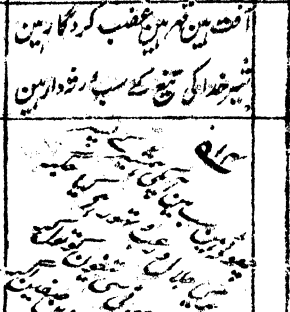

ہر چند نوجوان عمر و حسین و سرتوہے
شبیر کا دل نہیں ہے تو کوئے کا دل تو ہے

۱۶

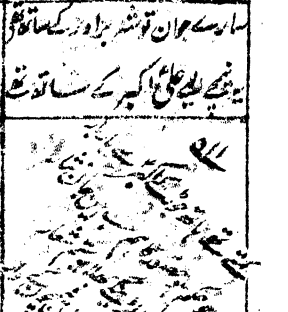

جیسے ہی ہائے ہائے کی آگ دھوم پر گئی
روتے تھے سب کہ رانڈ کی بستی اجڑ گئی

۱۷

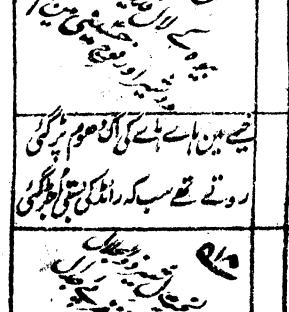

کہتے تھے فرض صدقے کے جو جی ہیں دیتے ہیں
اپنی کمائی کے عدم کا ذخیرہ کیتے ہیں

۱۸

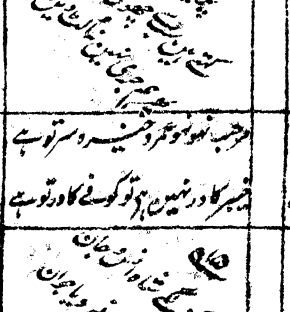

ٹکڑے مرے جگر کے یہ سب ارجمند ہیں
اس کی خبر نہ تھی کہ اجل کے پسند ہیں

۱۹

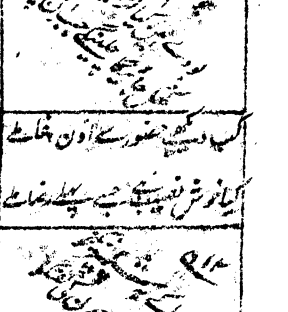

پانچوں فقیر رن کا ارادہ کیے ہوئے
شہ کی سپر تھے ہاتھوں میں تیغیں لیے ہوئے

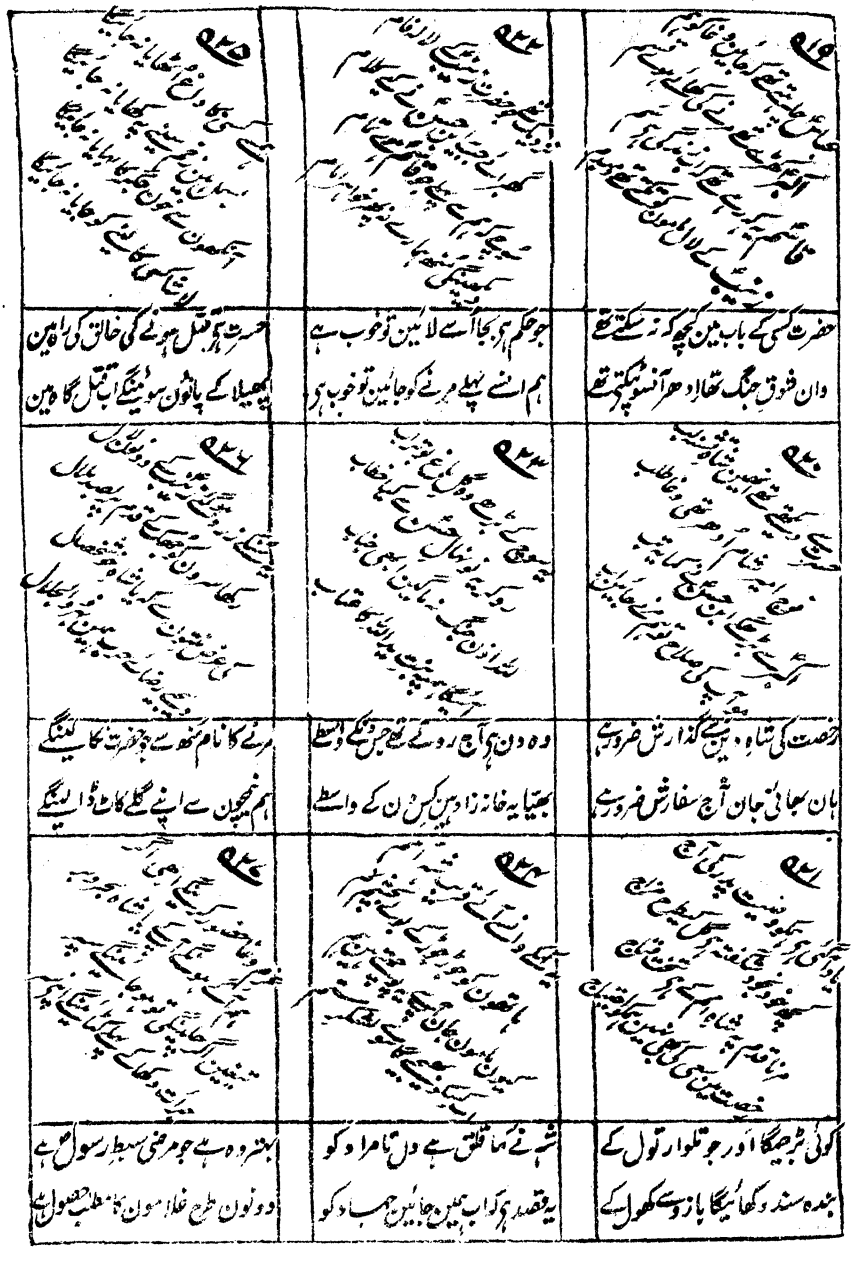

۲۱
حضرت کسی کے باب مین کچھ کہ نہ سکتے تھے
واں فوق جنگ تھا اِدھر آنسو ٹپکتے تھے

۲۲
جو حکم ہی بجا اُسے لائین تو خوب ہے
ہم اُنسے پہلے مرنے کو جائین تو خوب ہے

۲۳
وہ دن ہی آج رو کے تھے جس دن کے واسطے
بھیا یہ خانہ زاد ہین کس دن کے واسطے

۲۴
کوئی بڑھیگا اور جو تلوار تول کے
بندہ سند دکھائیگا بازو کھول کے

۲۵
حسرت ہی قتل ہونے کی خالق کی راہ مین
پھیلا کے پاؤن سوئینگے اب قتل گاہ مین

۲۶
مرنے کا نام سنکے سے جو حضرت کا لینگے
ہم نیچون سے اپنے گلے کاٹ ڈالینگے

۲۷
بہتر وہ ہے جو مرضی سبطِ رسول ہے
دونون طرح غلامون کا مطلب حصول ہے

۲۸
شہ نے کیا مقلق ہے دل تا مراد کو
یہ قصد ہی اب ہین جائین جہاد کو

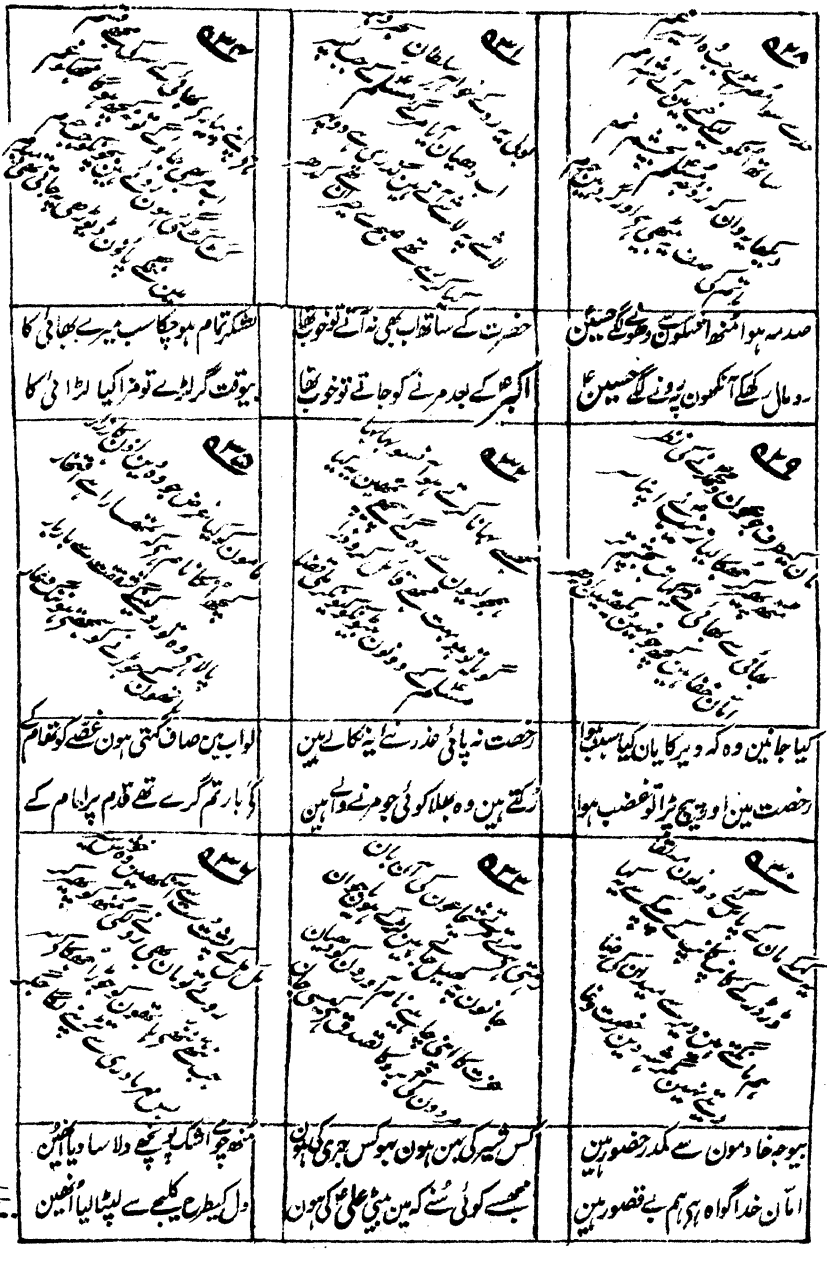

۲۸
صدمہ ہوا منھ اُنکو نہ دیکھا گیا حسینؑ
رومال رکھکے آنکھوں پہ رونے لگے حسینؑ

۲۹
کیا جانیں وہ کہ دیر کا یاں کیا سبب ہوا
رخصت میں اور پیچ پڑا تو غضب ہوا

۳۰
بیوجہ خادموں سے مکدر حضور ہیں
اماں خدا گواہ ہے ہم بے قصور ہیں

۳۱
حضرت کے ساتھ اب بھی نہ آئے تو خوب تھا
اکبرؑ کے بعد مرنے کو جاتے تو خوب تھا

۳۲
رخصت نہ پائی غدر سے یہ نکالے ہیں
رکتے ہیں وہ بھلا کوئی جو مرنے والے ہیں

۳۳
کس قیر کی بہن ہوں ہو کس جری کی جورو
مجھسے کوئی سُنے کہ میں بیٹی علیؑ کی ہوں

۳۴
لشکر تمام ہو چکا سب میرے بھائی کا
بیوقت گر پڑے تو مزا کیا لڑائی کا

۳۵
لواب میں صاف کہتی ہوں غصے کو تھام کے
کی بار تم گرے تھے قدم پر امام کے

۳۶
منھ چوم کے اشک پونچھے دلاسا دیا انھیں
دل کیطرح کلیجے سے لپٹا لیا انھیں

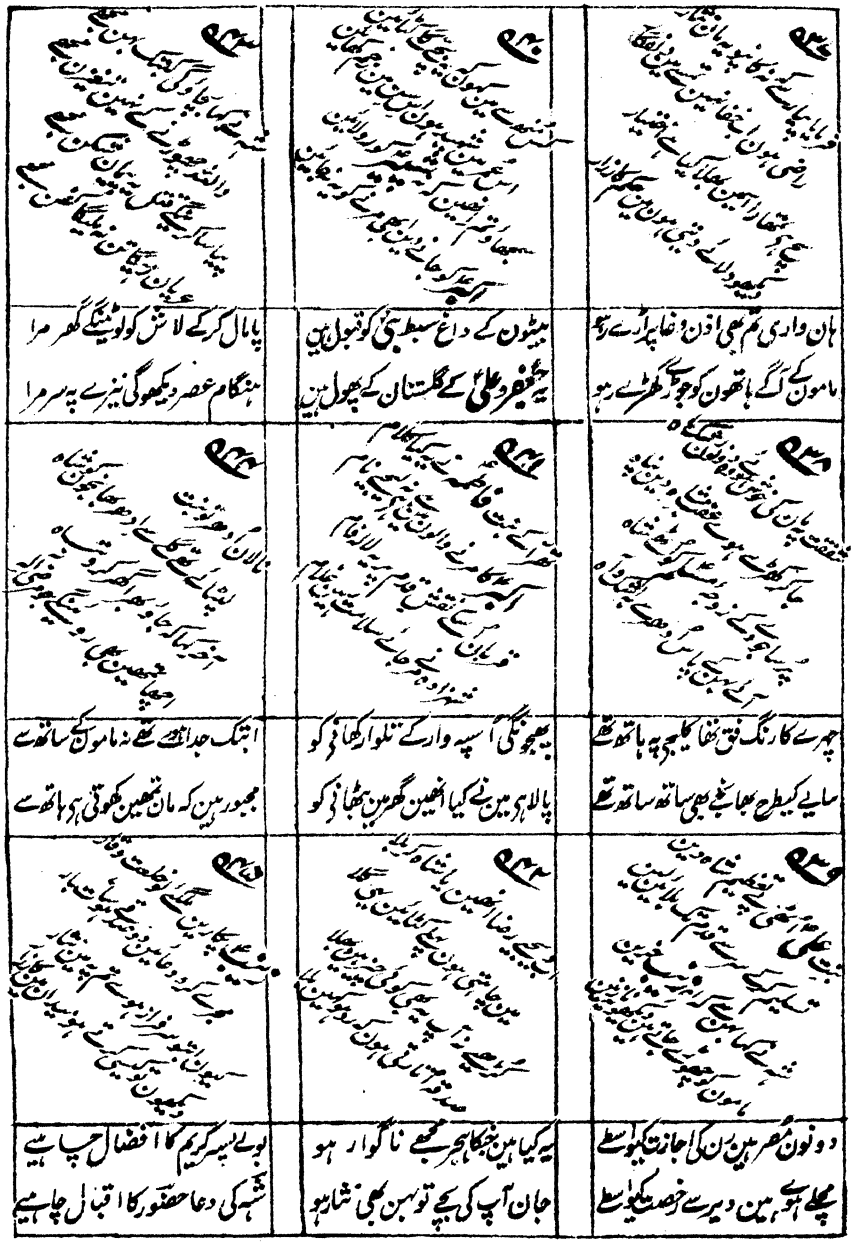

ہاں واری تم بھی اذن دغا پر اڑے رہے
ماموں کے لگ گے ہاتھوں کو جو ڑ کھڑے رہو

بیٹوں کے داغ سبط نبی کو تو ہیں دیے
یہ جعفر و علی کے گلستاں کے پھول ہیں

پامال کر کے لاش کو لوٹینگے گھر مرا
ہنگام عصر دیکھو گی نیزے پہ سر مرا

چہرے کا رنگ فق تھا کلیجہ پہ ہاتھ تھے
سایے کیطرح بھائی بھی ساتھ ساتھ تھے

بھیجونگی اسپہ وار کے تلوار کھانے کو
پالا ہے میں نے کیا انھیں گھر میں بٹھانے کو

اب تک جدا نہ تھے نہ ماموں کے ساتھ سے
مجبور ہیں کہ ماں تمھیں کھوتی ہے ہاتھ سے

دونوں مُصر ہیں ان کی اجازت کیوسطے
چلے ہوئے ہیں دیر سے رخصت کیوسطے

یہ کیا ہیں جنکا ہجر مجھے ناگوار ہو
جان آپ کی بچے تو سبھی کا نثار ہو

بولے پسر کریم کا اقبال چاہیے
شہ کی دعا حضور کا اقبال چاہیے

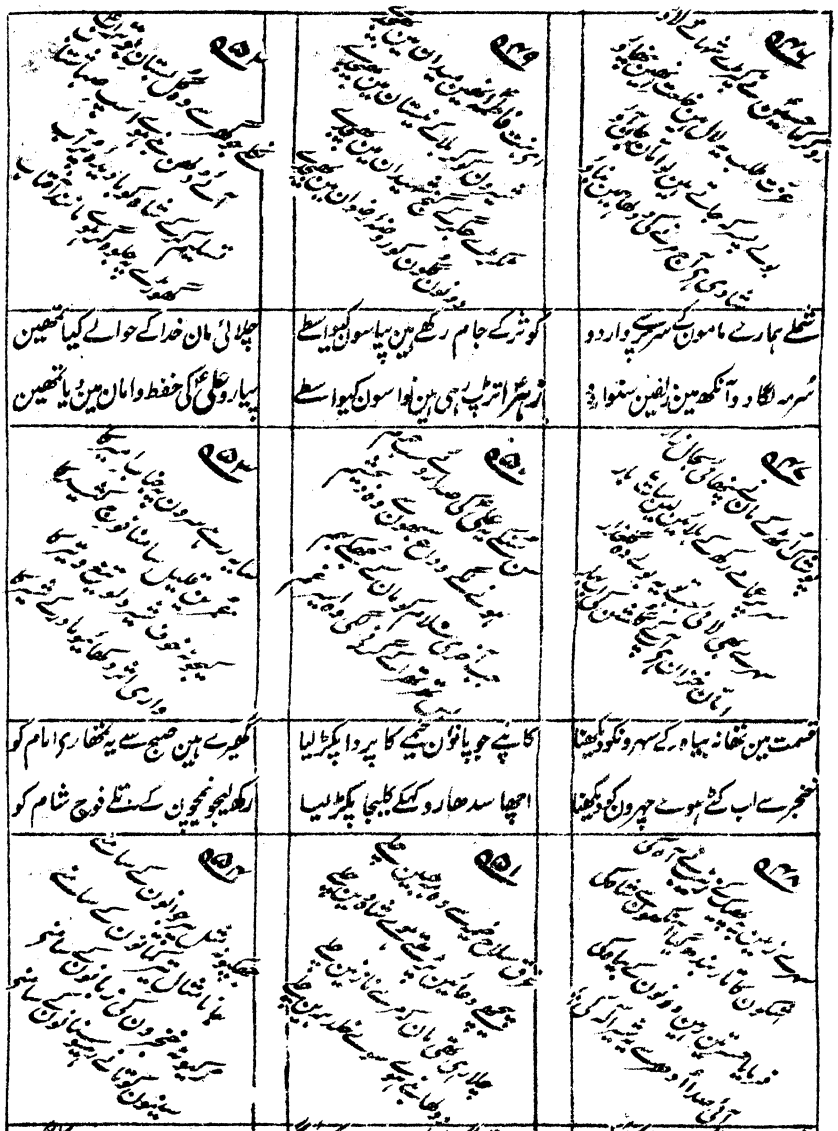

۵۵

دیکھو نہ کشتون کو امان ہو دلاورو
اعدا سے چھین لو نہ جہان ہو دلاورو
جانون پہ کھیل جاؤ یہان ہو دلاورو

میری تمھین مین جان ہے گو بیحواس ہون
تم مڑکے دیکھ لو کہ مین پردے کے پاس ہون

۵۶

تم تو دلاور ون سے دلاور ہو بیگمان
حضرت ہو شیر حیدر صفدر ہو بیگمان
ہے بڑ کہ کون سے نہین برتر ہو بیگمان
جلدی کس طرح سے مصور ہو بیگمان

مارو انھین عدو جو خدا کے ولی کے ہین
وہ بھی تو جانین کچھ کہ نواسے علیؑ کے ہین

۵۷

کل بات اور کشتی ہون سے ہے یہ مجال
میدان سے تا بہ خیمہ جو پہونچے پھر اہل
حسرت سے غیرت سے ہے یہ حال
بیکس ہے بیکسی سے ہے یہ حال

دیکھو بجا ترائی مین ہوش و حواس کو
تم یاد کیجیو علیؑ اصغر کی پیاس کو

۵۸

دریا کو دیکھتے ہی ہوا جوش و اضطراب
دونون کے بیچ آنکھون مین آنسو ہوئے حباب
آنکھون مین پھر گیا شب یلدا کا سا حجاب

روتے ہین شہ کی تشنہ دہانی کیواسطے
کیا آبرو گنوائینگے پانی کیواسطے

۵۹

دریا سے اہل ساقی کوثر ہو بیگمان
پیاسے کے پاس آتے ہین کوثر ہو بیگمان
شیدا سے بادشاہ ہو چاکر ہو بیگمان
شکل نسیم تشنہ ہو پرپر ہو بیگمان

رحمین تنون سے آل نبیؐ کی جدا ہوئین
دو چاند لیکے سامنے پریان ہوا ہوئین

۶۰

ہے آسمان چشم مین یہ کیوان جناب ہین
مطلع ہون دو ضرور کہ دو آفتاب ہین
مہر و قمر ہین ہم سر و ہمسر جناب ہین
مہ رو ہین ماہ رو ہین سراپا جناب ہین

وہ آسمان حشم ہین یہ کیوان جناب ہین
مطلع ہون دو ضرور کہ دو آفتاب ہین

۶۱

دیکھو جمال یہان کیا پیدا ہے کیا حسن
کیا عارض و دہن کیا قد و قامت کا ہے حسن
ان سے ہے ہر حسین کی صورت کا ہے حسن

بلبل سے پوچھ لو نہ جمیگا کسی کا رنگ
زہرا کی ہو اس گل ترین علیؑ کا رنگ

۶۲

کیا قد و قامت سرو چمن آرا ہے یہ
کیا عارض و دہن گل رعنا ہے یہ
کیا ہاتھ پاؤن نازکی و زیبا ہے یہ
کیا ساعد و بدن سمن سیما ہے یہ

مارا ہے ان کو حسن خداداد نے یہان
صدقے ہون بار بار یہ حوروں کو شوق ہین
گردن مین قمریون کی غلامی کے طوق ہین

۶۳

قربان تیرے ہاتھ کے صدقے ہے یہ کمان
قربان تیرے ہاتھ کے صدقے ہے یہ کمان
قربان تیرے ہاتھ کے صدقے ہے یہ کمان

اسکا سواد اُس سے بھی روشن کلام ہے
دیکھو دیا رحسن کہ یہ صبح و شام ہے

۶۴

آخر شکار عشق کہ الفت اسی سے ہے
دل کو سرور روح کو راحت اسی سے ہے
دنیا میں نور اسی سے ہے طلعت اسی کی ہے
واصل وہ اصفیا بھی عبادت اسی کی ہے

سوتے ہیں منہ لپیٹ کے نہ دن کو نہ رات کو
ظلمت میں ڈھونڈھ لیتے ہیں آب حیات کو

۶۵

اندوہ سے حسین کی جلالت سے آفتاب
تھرا رہا ہے ابھی سر سے پا تک اضطراب
چہرہ ہے زرد آنکھ سے اشکوں کا ہے سحاب
ہیبت سے ہر رگ آب ہے ہر بند ہے رباب

شاہان روم و روس سے ہے دعوی خراج کا
عالم ہے خود سر پہ محمدؐ کے تاج کا

۶۶

سبزہ وہ پیچ میں ہے زمرد کا ہے سمن
شق القمر نہیں ہے کمر پر کمان فگن
تلواروں کی صفیں ہیں کہ ہے غضب پر کمال
ہر چین جبیں پہ ہے شکن آستین پر چین

صفدر ہیں نور چشم خدا کے ولی کے ہیں
جنگی سب ایسے شان سے شیر علیؑ کے ہیں

۶۷

اس رزم گاہ میں جو ہر برہنہ چمکتی تھیں
موتی تو کیا ستاروں کی آنکھیں جھپکتی تھیں
ہر سمت برچھیوں کی انی تھی چمک رہی
بجلی کی تھی گھٹا کہ سیاہی دمک رہی

اے کلک بس ٹھہر یہ ادب کا مقام ہے
ہاں چوم لے قدم کہ سراپا تمام ہے

۶۸

ہر سمت تھی سپر کہ جبیں تک چھپا گئی
ہر سو تھی تیغ کہ نظر اس پر نہ آئی
ہر سمت تھی سناں کہ نظر کام کر گئی
ہر سو تھی خود کہ عقل وہیں چکرا کے رہ گئی

ہر سو تھا ذکر حیدر کرار کا کلام
ہر سو تھا ورد احمد مختار کا کلام

۶۹

ہر سمت تھی سپر کہ جبیں تک چھپا گئی
ہر سو تھی تیغ کہ نظر اس پر نہ آئی
ہر سمت تھی سناں کہ نظر کام کر گئی
ہر سو تھی خود کہ عقل وہیں چکرا کے رہ گئی

ہر سو تھا ذکر حیدر کرار کا کلام
ہر سو تھا ورد احمد مختار کا کلام

۷۰

ہر سمت تھی سپر کہ جبیں تک چھپا گئی
ہر سو تھی تیغ کہ نظر اس پر نہ آئی
ہر سمت تھی سناں کہ نظر کام کر گئی
ہر سو تھی خود کہ عقل وہیں چکرا کے رہ گئی

ہر سو تھا ذکر حیدر کرار کا کلام
ہر سو تھا ورد احمد مختار کا کلام

۷۱

ہر سمت تھی سپر کہ جبیں تک چھپا گئی
ہر سو تھی تیغ کہ نظر اس پر نہ آئی
ہر سمت تھی سناں کہ نظر کام کر گئی
ہر سو تھی خود کہ عقل وہیں چکرا کے رہ گئی

ہر سو تھا ذکر حیدر کرار کا کلام
ہر سو تھا ورد احمد مختار کا کلام

۷۲

ہر سمت تھی سپر کہ جبیں تک چھپا گئی
ہر سو تھی تیغ کہ نظر اس پر نہ آئی
ہر سمت تھی سناں کہ نظر کام کر گئی
ہر سو تھی خود کہ عقل وہیں چکرا کے رہ گئی

ہر سو تھا ذکر حیدر کرار کا کلام
ہر سو تھا ورد احمد مختار کا کلام

آئے صدائے قلقل مینا جو کان مین
پیدا ہو رنگ نغمۂ بلبل زبان مین

آنکھین جدا جدا ہین مگر نور ایک ہے
گردو تجلیان ہین تو ہون طور ایک ہے

خوشرو ہین خوش مزاج ہین صاحبجمال ہین
اک روشنی ہے بدر مین یان سو کمال مین

طبع رسا کو اور سراپا کی فکر ہے
پڑھلین درود سب کہ محمدؐ کا ذکر ہے

نام خدا علیؑ و ولی کی شبیہ ہین
چھوٹے تو کچھ بڑے سے زیادہ وجیہ ہین

دعوے بے دلیل قبول خرد نہین
اپنے مقام پر یہ اکڑنا سند نہین

شرمکے آفتاب درخشان غروب ہو
نقش دوم ہی چاہیے اول جو خوب ہو

جب ذکر تیغ آیا بل ابرو مین پڑ گئے
بولا کوئی پکار کے تیور بگڑ گئے

سمجھے تھے ہم کہ عمر اسی مین بسر ہوئی
یاد آگیا جو رخ تو یکایک سحر ہوئی

۴۸۴

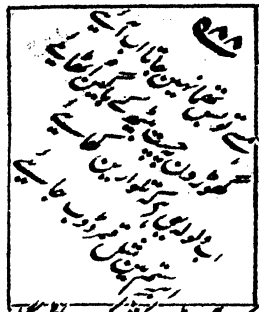

ابر سیہ سے بدر کی صورت دکھائی ہے
کعبے کے طوف کو شب معراج آئی ہے

۴۸۵

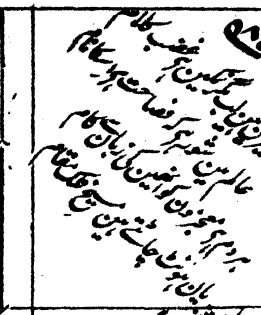

اسطرح کا اثر نہیں آب حیات میں
مُردوں کو جان دیتے ہیں یہ بات بات میں

۴۸۶

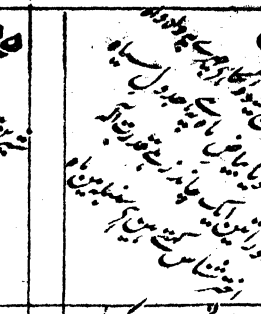

کیونکر آپ بڑھ کے شیر کی صورت نظر گئے
اماں کہیں نہ دل میں یہ سمجھیں کہ ڈر گئے

۴۸۷

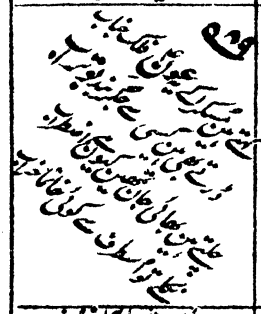

بڑھکے کہا جو بدر تو پھر کیا کمال ہے
بس ہو چکی شناکہ حسین بے مثال ہے

۴۸۸

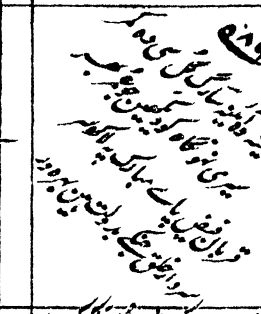

عقدے دلوں کے پانوں پہ مٹھ ملکے کھول لو
نقش قدم سے گوہر شہوار رول لو

۴۸۹

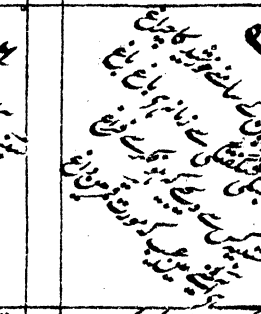

جلدی وغا میں شیوہ آل نبی نہیں
سبقت کبھی ہماری بزرگوں نے کی نہیں

۴۹۰

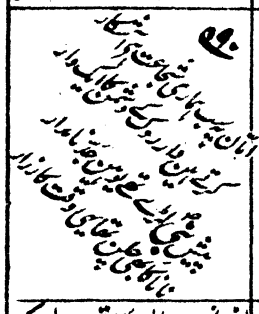

تجھ بھی دستہائے دو دم بھی شریک ہیں
پلکیں اشارہ کرتی ہیں ہم بھی شریک ہیں

۴۹۱

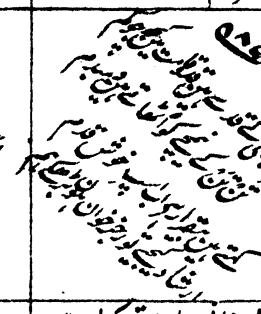

نرمی نہ اسنے چاہیے تیور کرے ہیں
کیوں بھائی کیا ارادہ ہے کب تک کھڑے ہیں

۴۹۲

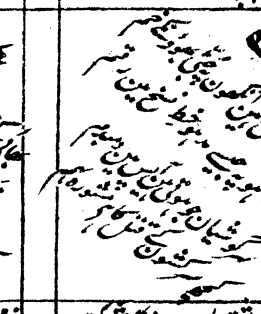

لازم نہیں جدال میں سبقت دلیر کو
جب ٹوکتے ہیں غیظ تب آتا ہے شیر کو

۹۱

کشتی فلک کی ظلم کے طوفان میں آگئی
کالی گھٹا سیاہ پھر ہر دن پہ چھا گئی

۹۲

دریا سے ہو شیار پیا سوں سے جنگ ہے
ہاں غازیو علی کے نواسوں سے جنگ ہے

۹۳

تھیں برچھیوں پہ برچھیاں تیروں پہ تیر تھے
لاکھوں جوان اُدھر تھے اِدھر دو صغیر تھے

۹۴

تیغیں اُٹھا کے نام خداوند پاک لو
شمر و عمر و جد ھر ہیں اُسی صف کو تاک لو

۹۵

یوں بڑھکے زیر کرتے ہیں اُس بد شعار کو
ضیغم دبوچ لیتا ہے جیسے شکار کو

۹۶

دھڑکے میں رات دن نہیں سوتی ہیں والدہ
جب نام شمر سُنتی ہیں روتی ہیں والدہ

۹۷

تیغیں تھیں وہ کہ مرگ مفاجات آئی تھی
دیکھا تو دو صفوں کی برابر لڑائی تھی

۹۸

ٹھاٹیں و غا کی دلمیں نہ کس کس کے رہ گئیں
تھیں چوٹیاں کہ پانوں سے سر تک گہ گئیں

۹۹

نرخ آنکے گھٹ گئے جو گران قدر غول تھے
کاسے سروں کے فوج میں مٹی کے مول تھے

۱۰۰

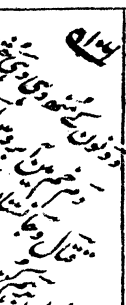

دکھلائے ڈھنگ ضرب شہ ذوالفقار کے
لشکر کو فرش کر دیا تلوار پر مار کے

۱۰۱

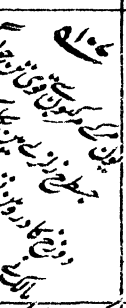

غوطہ لگا کے یوں نکل آتے تھے فوج سے
دو مچھلیاں ابھرتی ہیں جس طرح موج سے

۱۰۲

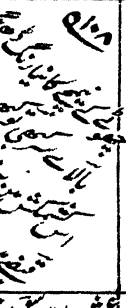

قولا دپر یہ ضرب کسی دن پڑی نہ تھی
ذکر اُسکا کیا زرہ تو کچھ ایسی کڑی نہ تھی

۱۰۳

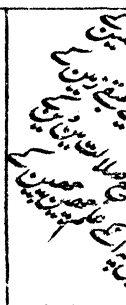

کس دبدبے سے زیر کیا فوج شام کو
پوتے باندھ کر گئے دادا کے نام کو

۱۰۴

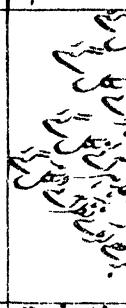

اللہ ری آن بان کہ مرنے کا غم نہ تھا
تھے سب جگہ پہ کھیت سے باہر قدم تھا

۱۰۵

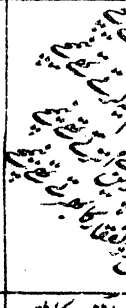

بجلی تھے چمکیں روانی میں کاٹیں
پانی علی کی تیغ کا تھا اُنکے گھاٹ میں

۱۰۶

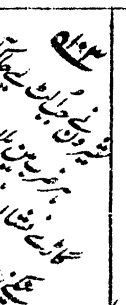

کوندیں اگر تو کفر کی بستی کو پھونک دیں
بستی تو کیا ہے گلشن ہستی کو پھونک دیں

۱۰۷

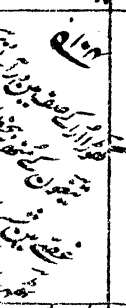

چکھو مزا سقر کے عذاب شدید کا
آؤ یہی محل ہے تمھارے یزید کا

۱۰۸

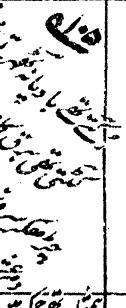

رعشہ بدن میں تھے قفا رُخ مڑے ہوئے
کیسا نشانہ ہوش تھا سب کے اڑے ہوئے

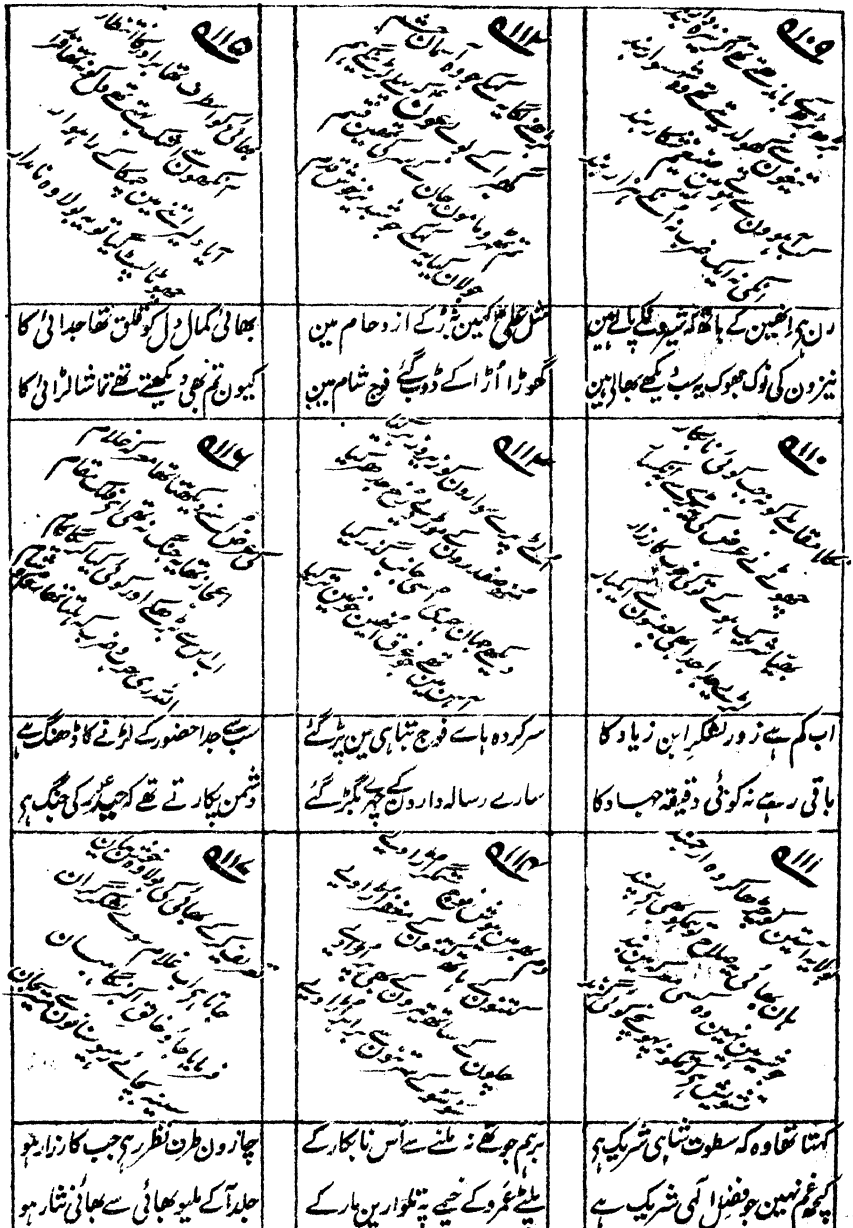

۱۰۹

دن ہے انھیں کے ہاتھ کہ شیروں کے پالے ہیں
نیزوں کی نوک جھوک پہ سب کھیلے بھالے ہیں

۱۱۰

اب کم ہے زورِ لشکرِ ابنِ زیاد کا
باقی رہے نہ کوئی دقیقہ جہاد کا

۱۱۱

کہتا تھا وہ کہ سطوتِ شاہی شریک ہے
کچھ غم نہیں جو فضلِ الٰہی شریک ہے

۱۱۲

مثلِ علیؑ کمین بڑھے کے ازدحام میں
گھوڑا اُڑا کے ڈوب گئے فوجِ شام میں

۱۱۳

سرکردہ ہائے فوجِ تباہی میں پڑ گئے
سارے رسالہ دار دلوں کے پھر بگڑ گئے

۱۱۴

برہم جو تھے نہ ملنے سے اُس نابکار کے
پلٹے عمرؑ کے خیمے پہ تلوار مار کے

۱۱۵

بھائی کمال دل کو تعلق تھا جدائی کا
کیوں تم بھی دیکھتے تھے تماشا لڑائی کا

۱۱۶

سب سے جدا حضور کے لڑنے کا ڈھنگ ہے
دشمن پکارتے تھے کہ حیدرؑ کی جنگ ہے

۱۱۷

چاروں طرف نظر رہے جب کارزار ہو
جلد آ کے ملیو بھائی سے بھائی نثار ہو

۱۱۸

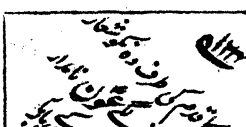

پہونچے سیاہ شام میں لاشوں کو روند کے
اک برق تھی کہ چھپ گئی آنکھوں میں کوند کے

۱۱۹

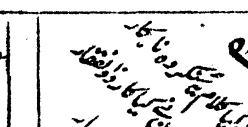

پر اپنی ضرب پہلے نہ کی مدحصال پر
وار اُسکے روکنے لگے چھوٹی سی ڈھال پر

۱۲۰

اب تاب ضبط کی نہیں اس تشنہ کام کو
اے بھائی جان پیاس نے مارا غلام کو

۱۱۶

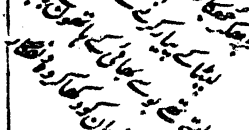

شل علی عادھر سے بھی دیکھا دلیر نے
جھپکا دی آنکھ تیغ کو چمکا کے شیر نے

۱۱۷

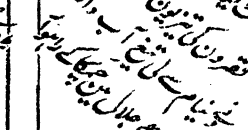

تیر شہاب یہ تو وہ دیو رحیم تھا
اک نیمچے کے وار میں سر کش دو نیم تھا

۱۱۸

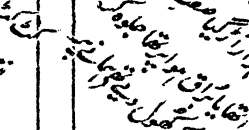

ہوتی ہیں آن جان خفا بات بات پر
ہم اُنکے ڈر سے جا نہیں سکتے فرات پر

۱۱۴

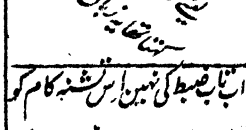

بعد اسکے برق تیغ حسینی کو دیکھنا
دوزخ میں اب برادر عینی کو دیکھنا

۱۱۵

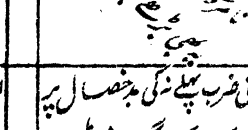

چرچے رہینگے حشر تلک اس لڑائی کے
لو آکے اب گلے سے لپٹ جا بھائی کے

۱۱۶

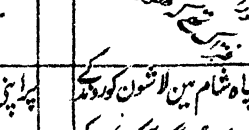

جس گھر کا اشتیاق ہو وہ گھر قریب ہے
نہر لبن قریب ہے کوثر قریب ہے

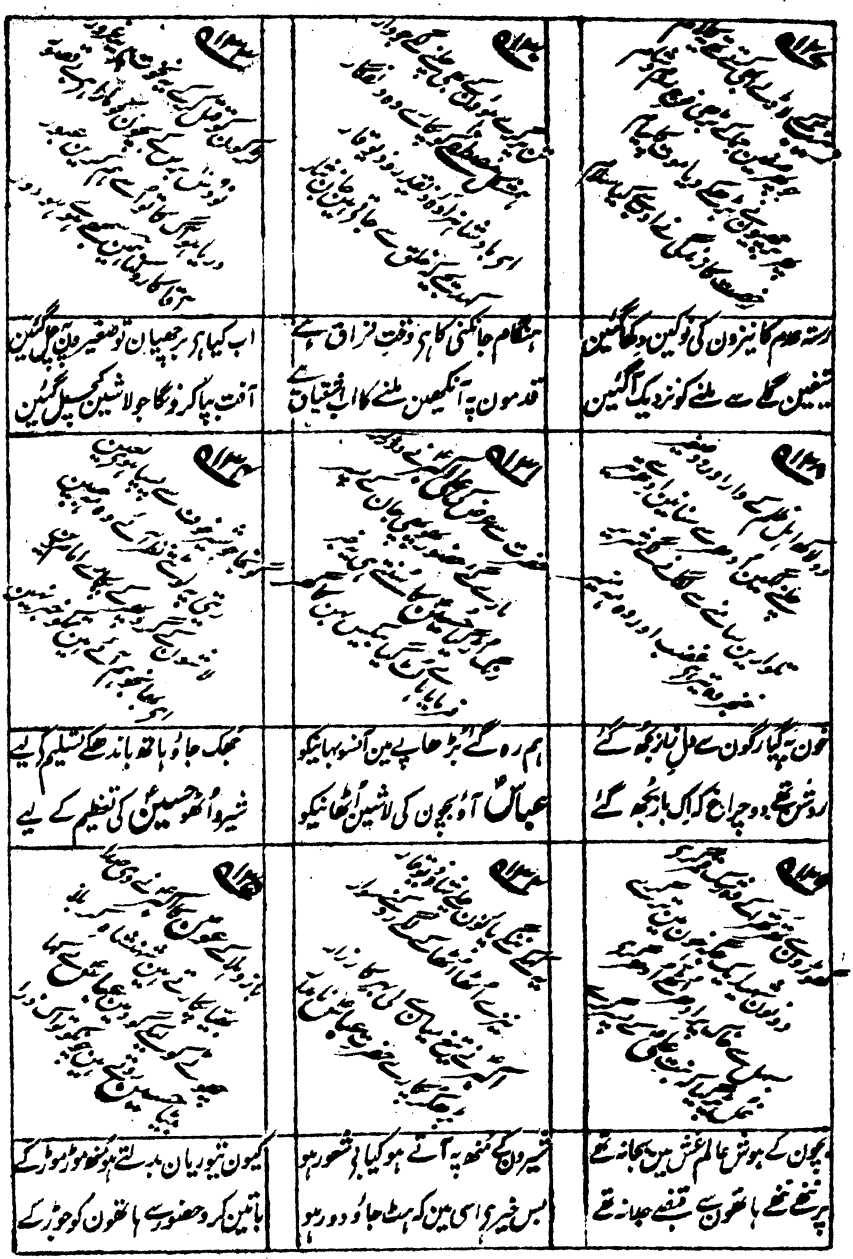

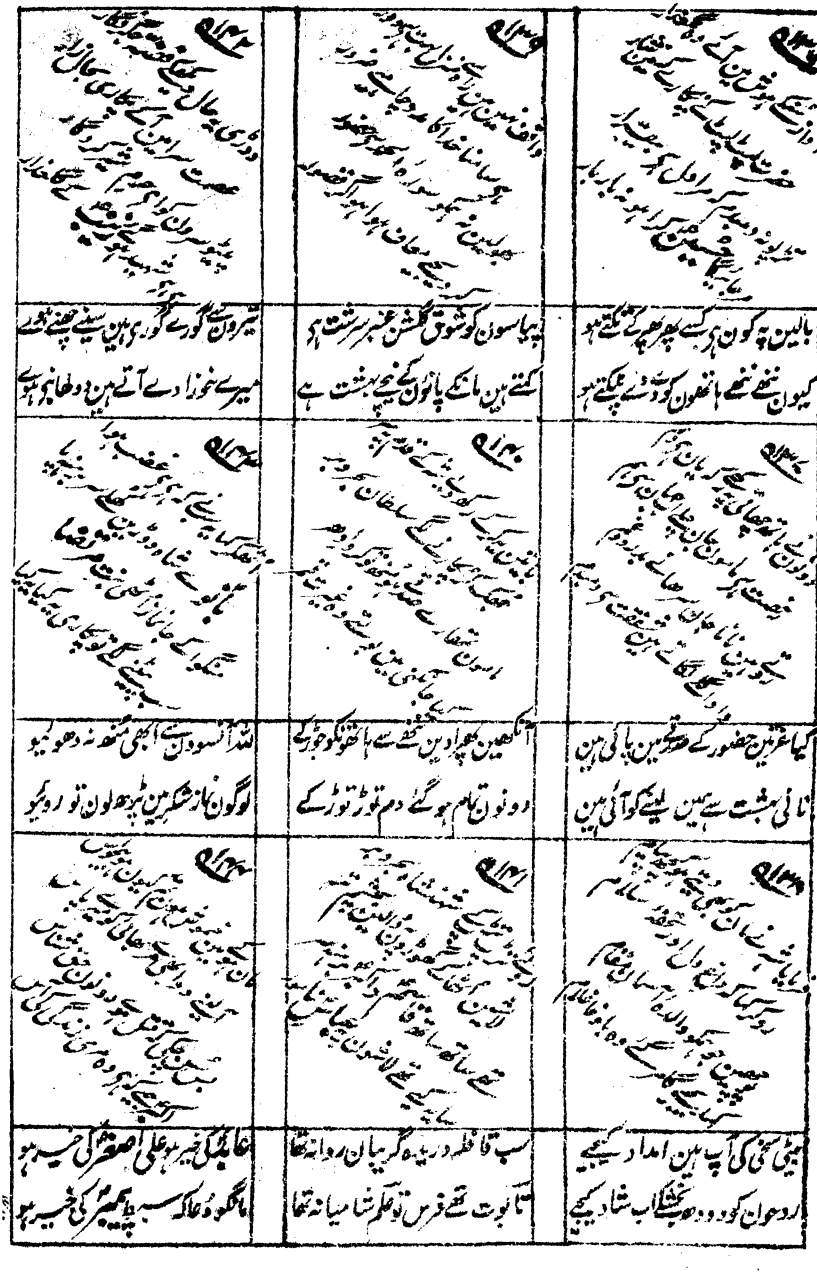

بالین پہ کون ہے کسے پھر پھر کے تکتے ہو
کیوں ننھے ننھے ہاتھوں کو دانتوں سے چبتے ہو

پیاسوں کو شوق گلشن عنبر سرشت ہے
کہتے ہیں مانگ پانوں کے نیچے بہشت ہے

تیروں سے گورے گورے ہیں سینے چھنے ہوئے
میرے نواسے آتے ہیں دودھا بنے ہوئے

کیا غم نہیں حضور کے صدقے میں پائی ہیں
نانی بہشت سے ہمیں لینے کو آئی ہیں

آنکھیں پھرا دیں شکل سے ہاتھوں کو جوڑ کے
دونوں تمام ہو گئے دم توڑ توڑ کے

للہ آنسوؤں سے ابھی منھ نہ دھویئو
لوگوں نماز شکر میں پڑھ لوں تو رویئو

بیبی سکینہ کی آپ ہیں امداد کیجیے
رضوان کو دو دھ بخشے اب شاد کیجیے

سب قافلہ دریدہ گریبان روانہ تھا
تابوت تھے فرس تو علم شامیانہ تھا

عابد کی خیر ہو علی اصغر کی خیر ہو
مانگو دعا کہ سب پہ پیمبر کی خیر ہو

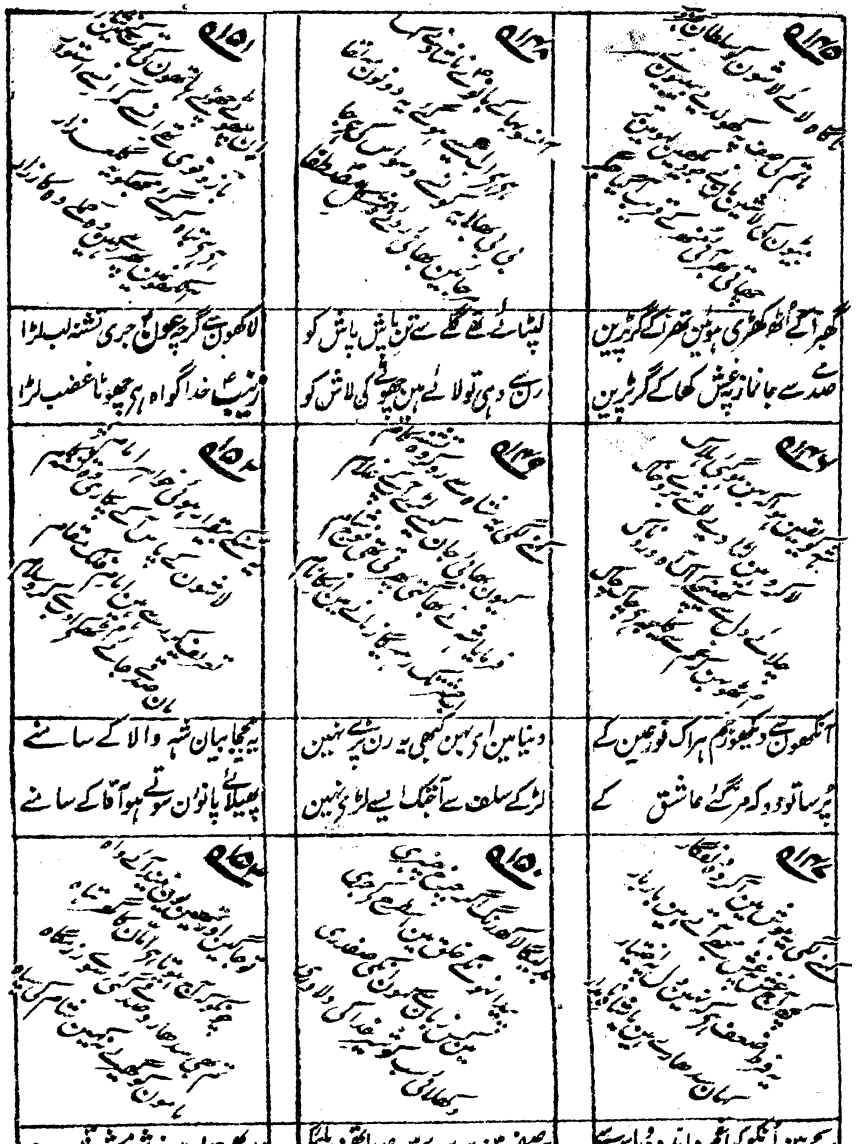

۱۴۵

گھبرا کے اٹھ کھڑی ہوئیں تھرا کے گر پڑیں
صدمے سے جانماز پہ غش کھا کے گر پڑیں

۱۴۶

لپٹائے گلے سے تن پاش پاش کو
رن سے وہی تو لائے ہیں چھوٹے کی لاش کو

۱۴۷

لاکھوں ہے گرچہ عون و جری نشنہ لب لڑا
زینبؑ خدا گواہ ہے چھوٹا غضب لڑا

۱۴۸

آنکھوں سے دیکھو دم ہمارا کہ نور عین کے
پرساتو دو کہ مر گئے عاشق کے

۱۴۹

دنیا میں اے بہن کبھی یہ رن پڑے نہیں
لڑکے سلف سے آنکھ لیے لڑے نہیں

۱۵۰

یہ مجما بیان شہ والا کے سامنے
پھیلائے پانوں سوتے ہو آقا کے سامنے

۱۵۱

بچے ہیں انکو کیا غم و اندوہ و یاس ہے
کندے کوئی پڑے ہیں لاشوں کے پاس سے

۱۵۲

ہر صف میں ہر پرے میں صدا تھی دلاوری
ہوتے تو دیتے وہ داد اس لڑائی کی

۱۵۳

دن بھر جدا رہو نہ شہ مشرقین سے
پھر شب کو سو رہو مرے پہلو میں چین سے

۱۵۲

[illegible]

۱۵۳

[illegible]

۱۵۴

[illegible]

کھولو تو آنکھیں ہوش ہمارے بجا نہیں
کیسی یہ نیند ہے کہ نفس کی صدا نہیں

ٹھہرو کہ دوسرا بھی اگر ایک راہ لے
منزل کڑی ہے بھائی کو بھائی نباہ لے

اک لاش کو تو آپ بصد یاس لے چلے
او لیک لاش حضرت عباس لے چلے

۱۵۵

[illegible]

۱۵۶

[illegible]

۱۵۷

[illegible]

جاتا ہے یوں جہان سے کوئی اکلوتا موڑ کے
دادی کے گھر چلے گئے اماں کو چھوڑ کے

دونوں عدم میں بھی نہ جدا ایکدم رہیں
روحیں بھی صورتِ گل و بلبل بہم رہیں

گھیرے ہے فوجِ ظلم شہ کربلا کی کو
بابا بچائیے مرے مظلوم بھائی کو

۱۵۸

[illegible]

۱۵۹

[illegible]

۱۶۰

[illegible]

جنگل میں تنہا ہو تو نہ زنہار سوئیو
رستہ یہ ہولناک ہے ہشیار سوئیو

ماں صدقے تم بزرگ ہو اسکے یہ مرد ہے
جنگل میں چھوٹا بھائی تمہارے سپرد ہے

نازک مثالیوں کی فصاحت کی ہیں نہیں
یہ رنگ یہ زبان یہ سخن بے مدد نہیں

مشتاق ہر دلیر ہے پیاسوں کی جنگ کا
نقشہ کھا علی ع کے نواسوں کی جنگ کا

فوج خدا تو جسم ہے سب اور یہ جان ہے
کیونکر نہو علی ع ولی کا نشان ہے

جو راے ہے بجا ہے شہ نامدار کی
بچے ہو قدر کیا تمھیں ماموں کے پیار کی

۲

جب بن چکا شہ نے وہ میدان کربلا
نیچے امیر شام کے خیمہ کیا بپا

آکر جبرئیل عرش سے یہ مژدہ دے گیا
اک فوج لے کے شاہ خدا کربلا گیا

فرزند مصطفےٰ علی مرتضےٰ کا ہے
یہ سن کے شاہ دیں نے کیا سجدہ شکر کا

خل تھا علم ملا خلفِ بوتراب کو
حاصل ہوا شرف پہ شرف آفتاب کو

بخشا ہمیشہ رتبۂ اعلا حضور نے
فرزند کیطرح انھیں پالا حضور نے

کہنے لگا لیا ہے گلے سے جو روے ہو
راتوں کو کس کی چاند سی چھاتی پہ سوے ہو

۳

عباس جن کو کہتے ہیں سب شان ان کی ہے
فرماتے تھے نشانی ہے بابا جان کی

رفعت پہ کہکشاں کی ہے آکر اڑی ہوئی
سر پر ہما کی شکل ہے پرچم نشان کی

اونچی ہو گر تو دم میں وہ عالی جناب ہے
جس پر نگاہِ مہر کریں آفتاب ہو

آپس تو تھا عیاں کہ طلبگار نام ہیں
آقا سے کیا کلام کریں ہم غلام ہیں

شکر عطاے خالقِ قیوم چاہیے
ہر حال میں اطاعت معصوم چاہیے

۱۰

سینے ہوں وقف تیر و تبر اس میں نام ہے
لشکر علم ہوں تیروں پہ سر اس میں نام ہے

۱۱

مجمع تھا گرد باد و شہ خاص و عام کے
زینبؑ کے لال پہلوؤں میں تھے امام کے

۱۲

تلوار لے کے حضرت عباسؑ نامدار
گھوڑا اڑا کے پہنچے تھے لشکر کے پار پار

۱۳

کہتے تھے آج چین نہیں بے لڑے ہوئے
بل کھا رہے تھے دوش پہ گیسو پڑے ہوئے

۱۴

گرتے ہیں دل پہ چوب سپہ نابکار کے
میدان چھین لیتے ہیں تلوار ہیں مار کے

۱۵

تیغیں کھنچیں تو فوج ستمگر پہ جا پڑیں
باگیں اٹھا کے شام کے لشکر پہ جا پڑیں

۱۶

شقے کھلے اُدھر کے جو رنگیں نشانوں کے
غصّے سے سُرخ ہو گئے چہرے جوانوں کے

۱۷

گر جا دہل پڑی جو سپاہی سپاہ سے
تلوار رن میں چل گئی انصار شاہ سے

۱۸

چوٹیں بھیں وقت معرکہ نامی جوانوں پر
پیاسے گلے تھے تیغ پہ سینے سنانوں پر

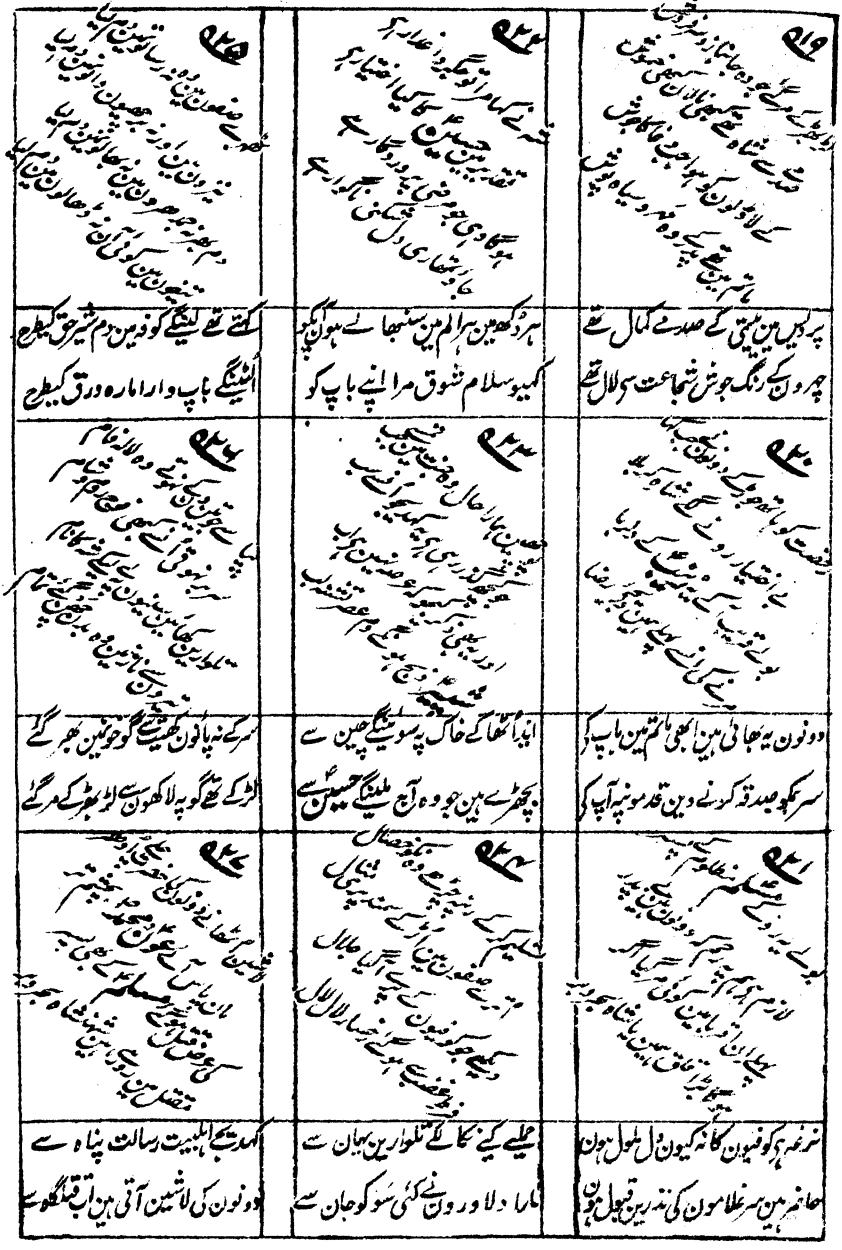

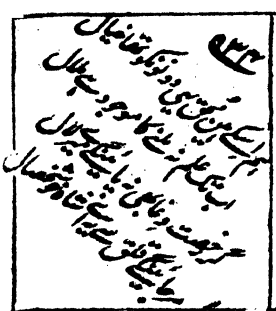

ماتم بھی دیر تک ہوا رانڈون مین بین بھی
رویا کیے سرا پنا جھکائے حسینؑ بھی

بیکس مین بیکسہ کام مین آفت نصیب مین
آتا ہے مجھکو رحم کہ دونون غریب مین

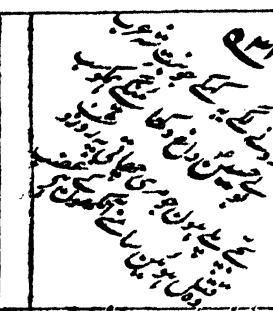

بچ جاؤنگا مین کیا جو یہ صدمے اٹھاتی ہو
کیون اپنی دشمن برس کی کمائی گنواتی ہو

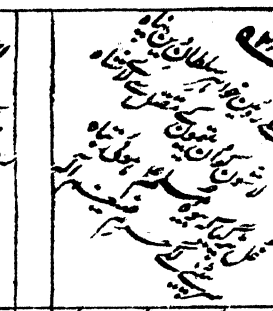

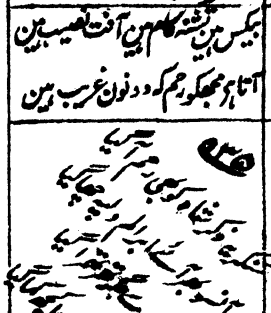

جیتے رہے تھے مرنے کو اس دن کیواسطے
اب ہم بچائین جانون کو کس دن کیواسطے

حسرت کے دونون پیاسون کے منھ پر رہ گئی
سب کے کلیجے ہل گئے اس طرح آہ کی

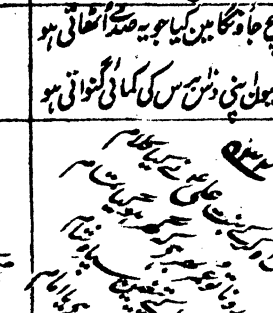

لیکن حضور کو نہ خبر مطلقاً ہوئی
چپ رہ گئے یہ خون سے جب مین خفا ہوئی

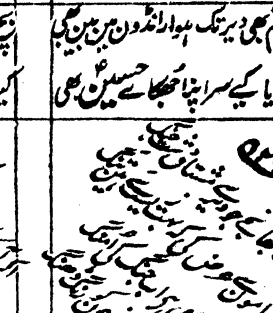

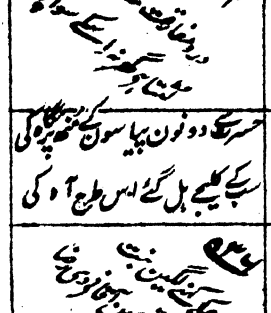

وعدے گلے کٹانے کے خو دیچکی ہو مین
مرنے کی انکو شب سے رضا دے چکی ہو مین

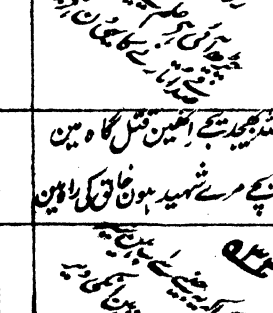

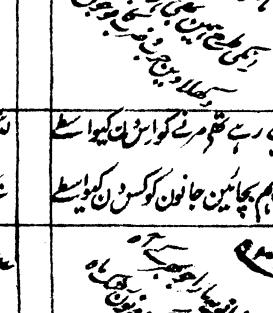

اے لاڈلو تو طرفہ نہین بیجا حسینؑ کا
سینے سے لیچلے ہو کلیجا حسینؑ کا

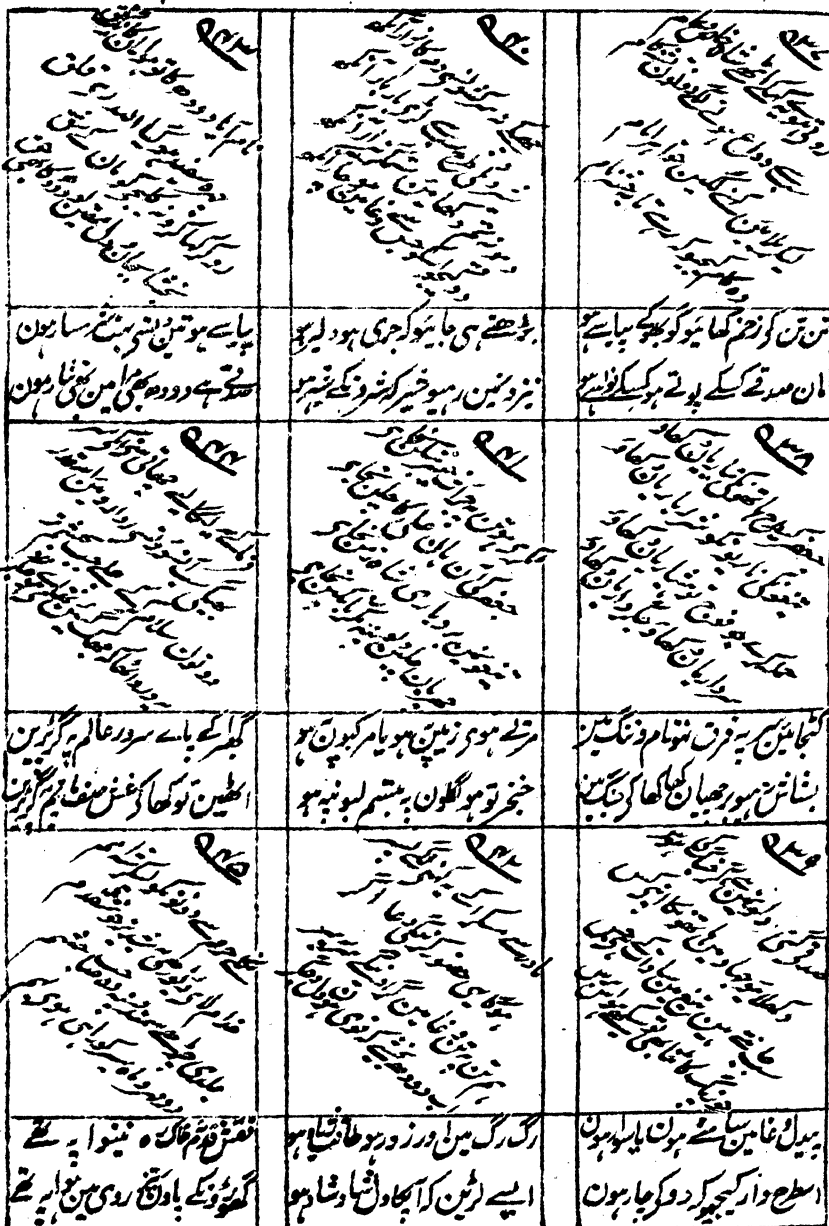

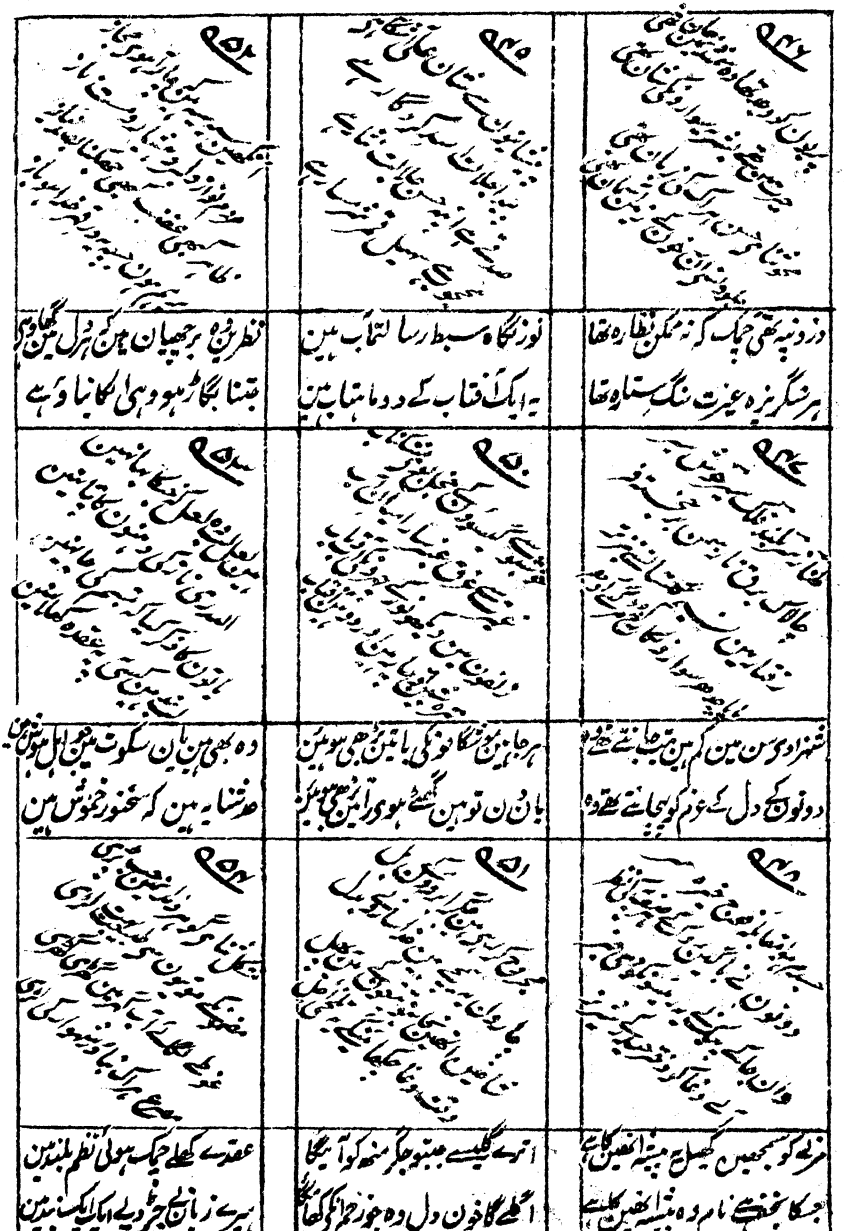

کیسے بڑھیں کہ روکے ہیں فوج حرام کو
نے فوج ہو نہ شہر ہو نہ ابن سعد ہو
نیفہ تھا انکا مملکت غرب و شرق کی
مثل شعاع مہر تھے اعدا کے فرق پر

چڑھیو نہ منہ نہ سر بھی تن سے اتاریو
میدان بن ہوؤنگی میں ڈاریں صفیں بنیں
اکر کے فرس سمیت ہر اسوار ہو گیا
دو ہاتھ انکے جسپہ چلے چار ہو گیا

سرکش رہے ہی رہتے ہیں ایسے کرے میں ام
چھوٹے ہیں بھاری بردن سے بڑے ہیں ام
تقدیر سوے ہا وبہ اکدم میں لیگئی
موت انکو ہاتھوں ہاتھ جہنم میں لیگئی

بسمل تھے بسملو نہ جو اس گل عذار میں
ساتھی تو پچھلے پاؤں ہٹے دشمنی کے ہاتھ
آخر تو کوچ ہوگا جہان خراب سے

گھبرا گئی تھی موت بھی انکے شمار میں
باقی رہا جو ہاتھ وہ پہونچا اجل کے ہاتھ
اکبار مونہ لے تو جھوٹ عذاب سے

نظر دوڑنے صفدر و نکی کلیجے ہلا دیے
گرتے ہی گرد رو وہ بیدرد ہو گیا
گھبرا کے بھیر میں نہ پڑے اژدہام میں

تیغوں نے منہ سنانوں نے سینے ملا دیے
سر جس جگہ گرا تھا وہیں سرد ہو گیا
لڑکوں نے لڑکے نام کیا رو دھام میں

حلقے میں لاکھ کے ہو تو ظالم کو ملا لیں
تھمنے کا تھا مقام نہ جائے پناہ تھی
الیٹیں صفیں جہاد میں موج سپر کی

ہم آستین چڑھا کے سر اسکا اتار لیں
کشت حیات لشکر اعدا تباہ تھی
طاقت دکھا دی خضر نے اسکندر کی

* مرثیہ گو کہتے ہیں کہ اس مرثیہ کے پڑھنے والے پر آسمان سے نور برستا ہے

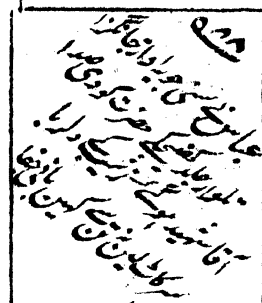

برآن سنان میں سینہ نازک میں گر گیا
اک بگھدن پہ سیکڑوں نیلوا ٹرن گر گئیں

اب چاہ کیا ضرور ہے اس آب پشت کی
دیکھو جھلک ہی میں وہ نہر بہشت کی

ہا را بہ ظلم و جور علی کے نواسوں کو
خادم ٹھہا ہی لاتا ہی ان کو پیاسوں کو

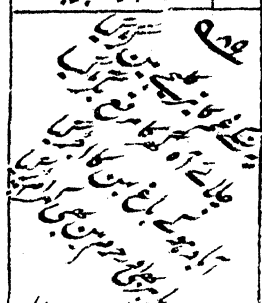

سر کاٹے انکے جو تھے خدا سے پھرے ہوئے
پہونچے وہیں جہاں تھے محمدؐ کھڑے ہوئے

سر پر پڑی جو تیغ ترا سہ پھر پڑا
چھوٹا تڑپ کے خاک پہ گھوڑے سے گر پڑا

زینب پکار بن جانے نہ دوران میں آکو
اکبر ادھر سنبھالکے لے آؤ باپ کو

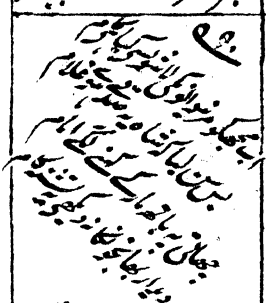

بجھتی ہو جیسے آگ پہ یہ دل کا حال ہے
اب مجھسے بیٹھ بن سنبھلنا محال ہے

پانی کہیں سے لاؤ کہ یہ کار خیر ہے
دوڑو کہ چھوٹے بھائی کا اب حال غیر ہے

صدقے ہوئے وہ اپنے نہ مامون تا رہو
لاشوں کے گرد پھر لوں تو دل کو قرار ہو

۹۱

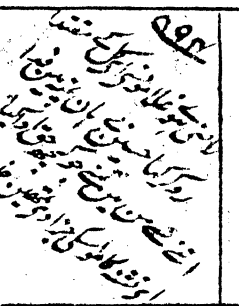

دونون کی تن پہ گھاؤ ہین کاری بڑے ہوے
عباس رو رہے ہین سہانے کھڑے ہوے

۹۲

یاد آؤنگا اب کہا نہین جو دنیا سے جاؤگے
مامو نکو وقت ذبح بھی تم یاد آؤگے

۹۳

جیتے ادھر سے پاس نہ اور کر آئیو
میرے اگر پسر ہو تو واپ کے آئیو

۹۴

ہاے خزاں کے پات ہو لبون پر دم آئے ہین
بولو تو منہ سے غون محمد ہم آئے ہین

۹۵

نالونکی نا بہ گنبد گردون صدا گئی
آواز فاطمہ کے بھی دنیکی آ گئی

۹۶

ہونے تھے جو جو کہ نفس چند ہو گئے
آنکھین لیے ہین کھلی رہین لب بند ہو گئے

۹۷

صدمے ہین جانکنی کے دل دردناک پر
آنکھین نہ ملنے دیجے نعلین پاک پر

۹۸

سنبھلے بشر سے دل وہ رنج و تعب نہین
باہر نکل پڑی تو کچھ اسکا عجب نہین

۹۹

یہ شفقتین علی نہ اٹھائے تو دوسرا
ایذا اٹھائی آپ نے دودھ کی پیاس مین

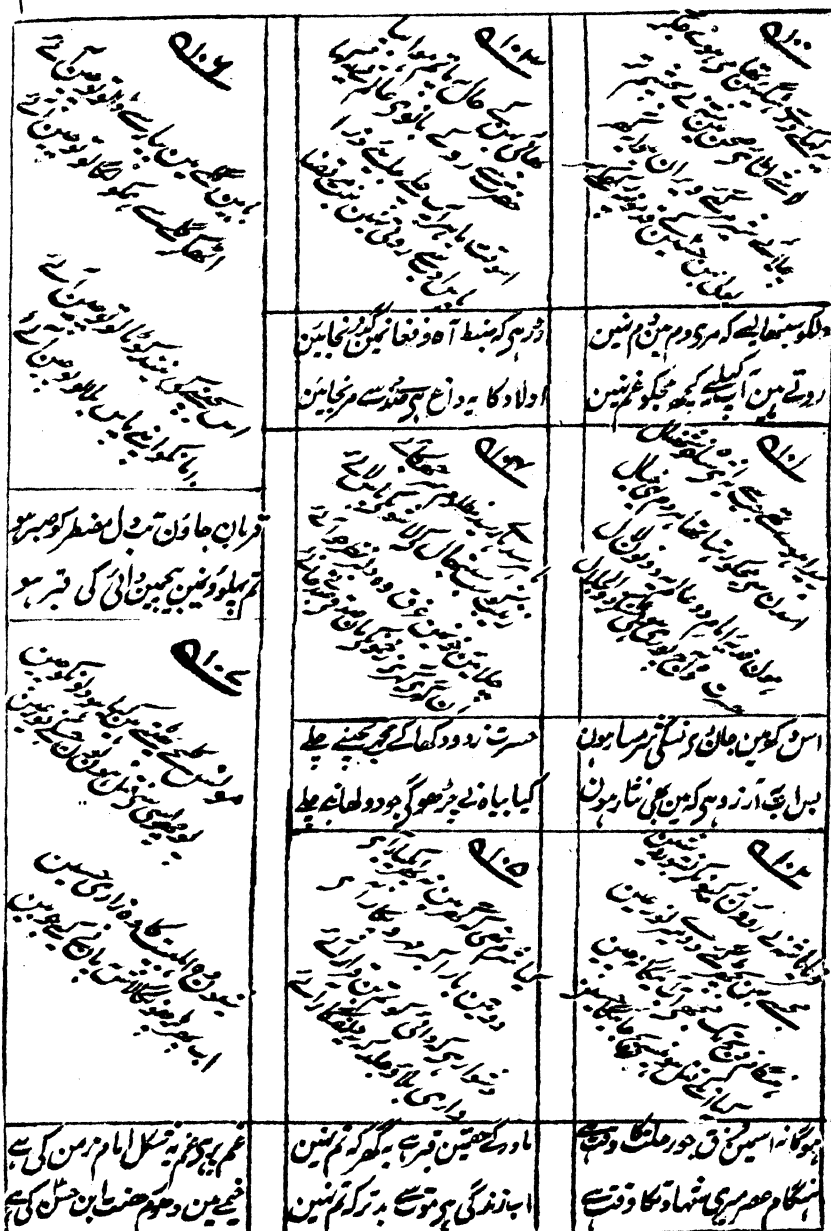

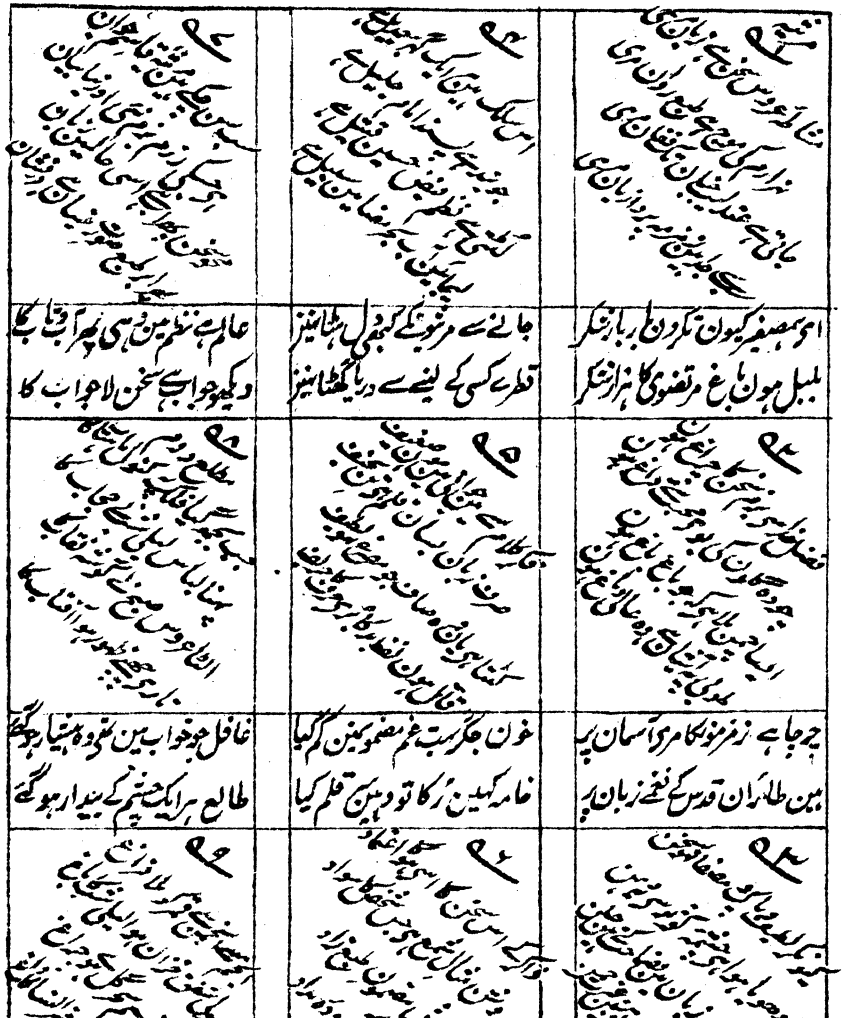

۱۰

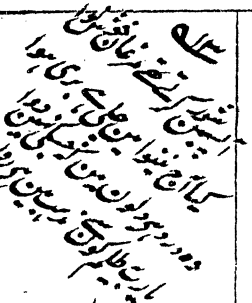

گرمی مین للف سردی موسم نسیم تھا
ہر شخص محو قدرت رب کریم تھا

۱۱

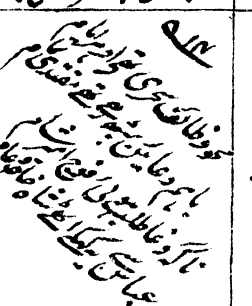

رفعت دکھا رہی تھی زمین بے نشانکی
گویا اتار لی تھی قبا آسمان نے

۱۲

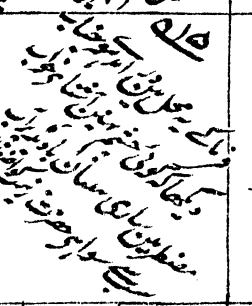

دریا ہی حسن نہر مین تھا اک ملا ہوا
پانی پہ تھا گلاب کا تختہ کھلا ہوا

۱۳

بر حسین چڑھتی تھی تلوار ہر سان پر
کیا بن گئی ہے فخر سلیمان کی جان پر

۱۴

وان مستعد ہے لشکر اعدا فساد پر
باندھین کمر اور ہی مجاہد جہاد پر

۱۵

چہرہ ہی زرد دل پہ ہجوم ملال ہے
منزل مین کرب ہوتا ہی جیسے وہ حال ہے

۱۶

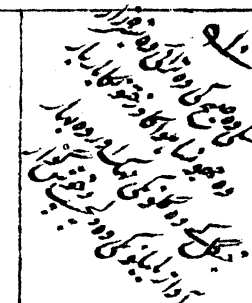

سادات پر چڑھائی ہے ساری خدا کی
تدبیر کیا کرون کہ ہے جان بھائی کی

۱۷

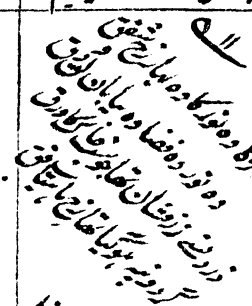

کہتا ہی غم قتل شہ مشیر قتن ہی
خنجر ہے آج اور گلوے حسین ہے

۱۸

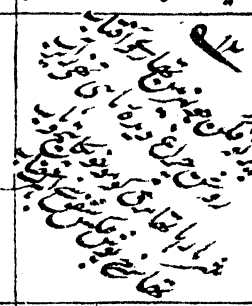

ظالم ہر ہی مین قتل کو تلوارین تول کے
فریاد حق سے کرتی ہون یا اونکو کھول کے

۱۹

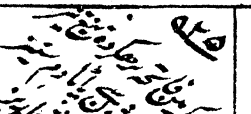

بھائی حسن سے چھوٹے گئے ماں باپ سے
اب کے بلا میں آ کے بچھڑتی ہوں آپ سے

۲۰

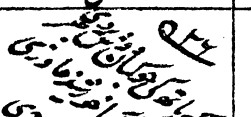

روتے ہی رہ گئی عمر کٹی اس مکان میں
ماتم پہ ماتم آنکھوں سے دیکھا جہان میں

۲۱

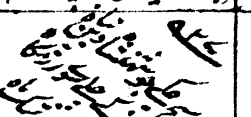

کیجے دعا کہ آپ سے پہلے بلا کو موت
پردہ ہوا نپائیں کہ بیوند خاک ہوں

۲۲

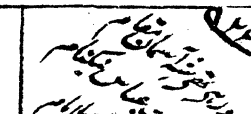

ہم بھی پڑھیں جو علم شہ بے نظیر ہو
نزدیک ہے کہ بارش باران تیر ہو

۲۳

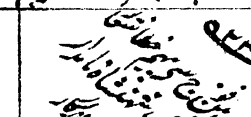

کہیے تو سر کشوں سے کہانو کو چھین لیں
نامی ہلاد روں سے نشانو کو چھین لیں

۲۴

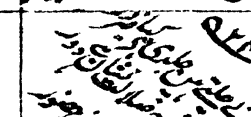

کرتا ابوتراب کا جامہ رسول کا
ٹپکا خسن کا سبز عمامہ رسول کا

۲۵

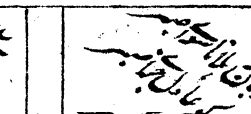

مارا تھا جنے مرحب و عنتر کو جان سے
اتری تھی جو علی کے لیے آسمان سے

۲۶

دامن میں پھول باغ نظر کے لیے ہوئے
ہے رکن دین کی پشت تکیہ کیے ہوئے

۲۷

بل بر دو پنہ تیغ کو قبضہ پہ ہاتھ تھے
سر پر عمامہ پگڑی پہ قاسم بھی ساتھ تھے

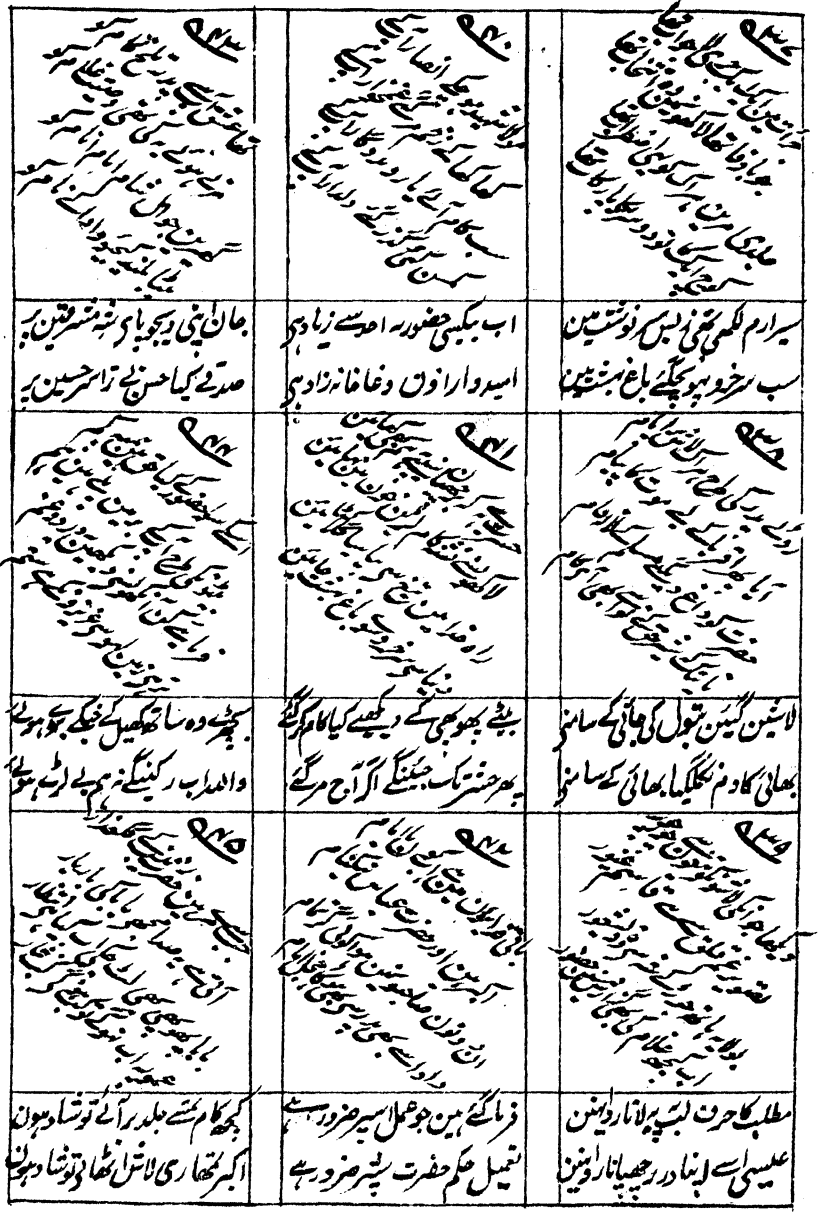

۴۰
سیرارم لکھی تھی نہ بس نوشت میں
سب سرخرو ہوئے چلے باغ بہشت میں

۴۱
اب بیکسی حضور سے زیادہ ہے
امید وار اوفق و غافر زاد ہے

۴۲
جان اپنی دیجو بائی نہ مشرقین پر
صدقے کیا حسن نے زاکر حسین پر

۴۳
لاشین گئین بتول کی جائی کے سامنے
بھائی کا دم نکلگیا بھائی کے سامنے

۴۴
بیٹے بھوبھی کے دیکھیے کیا کام کر گئے
پھر حشر تک جئینگے اگر آج مر گئے

۴۵
بچے وہ ساتھ کھیل کے خبکے ہوئے ہوئے
والدہ اب رکینگے نہ ہم بے لڑے ہوئے

۴۶
مطلب کا حرف لب پہ لا تا رہا نہیں
عیسی اسے لبنا در رچھپا تا رہا نہیں

۴۷
فرما گئے ہین جو عمل سیر ضرور ہے
تعمیل حکم حضرت شبر ضرور ہے

۴۸
کچھ کام تم سے جلد بر آئے تو شاد ہوں
اکبر تمھاری لاش اٹھا لے تو شاد ہوں

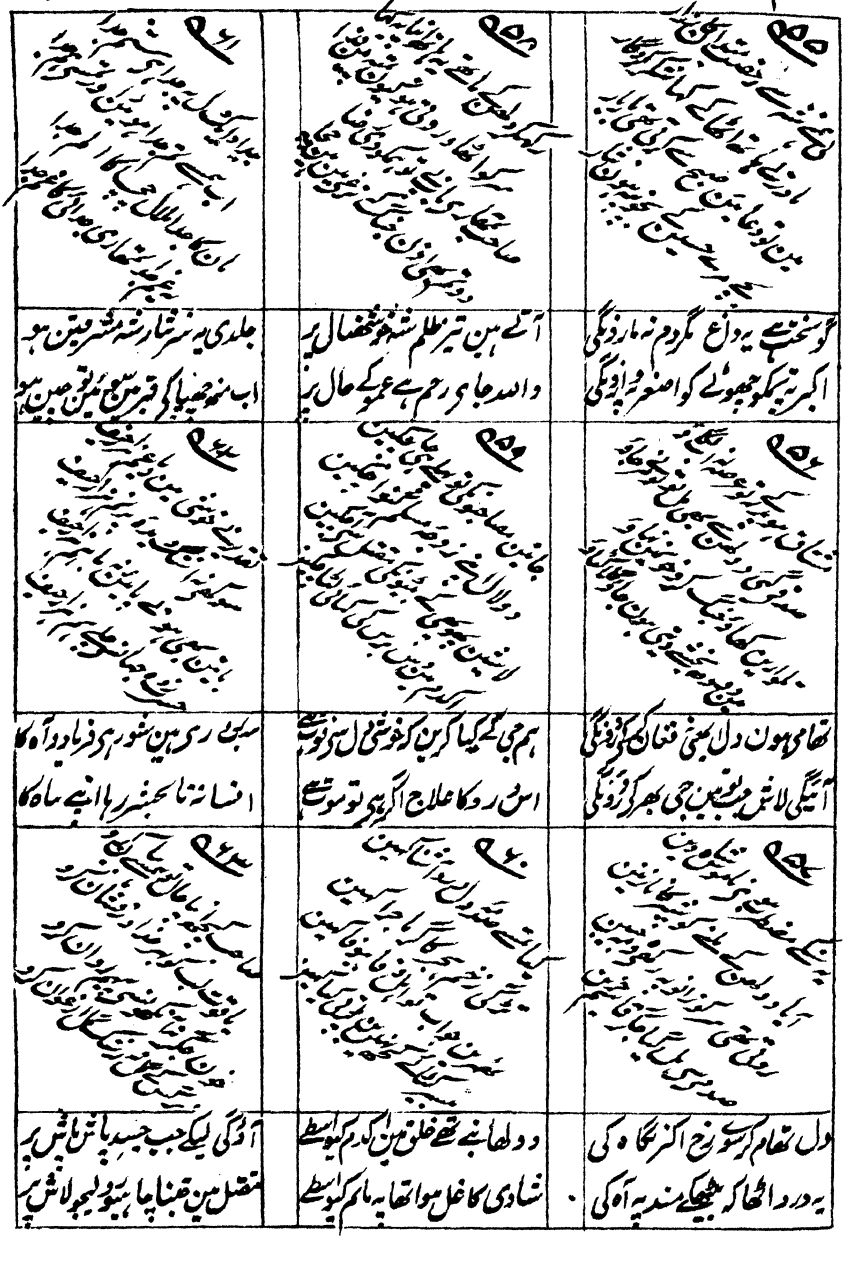

۷۳
جب تک کہ آپ کا نہ بلاؤں نہ آئیے
صاحب کسی طرف سے نہ جائیے
دامن صبا کا لگنے نہ دونگی مزار پر
چھڑکاؤ آنسوؤں سے کرونگی مزار پر

۷۴
صاحب ہیں کربلا میں کرامت ہے اب کسے
دیکھا ہے خواب میں کہ ملاقات ہے کسے
دادی کے ساتھ جب میں فردوس آؤنگی
جس جا حسینؑ ہونگے وہیں ہمکو پاؤنگی

۷۵
روئیں تو اشک پونچھ کے سمجھائیو انھیں
جب جاں سے جائیں کہیں لائیو انھیں
آئیں ہماری لاش نہ دکھلائیو انھیں

۷۶
تشنہ لب شہید ہوا نوجوان
تو شاہ بن کے باغ جہاں سے گذر گیا
سہرا بھی سر سے کھلنے نہ پایا کہ مر گیا

۷۷
جز الفراق پھر نہ سخن کچھ کہا گیا
روتے ہوئے چلے تو دھن کو غش آگیا

۷۸
جا پوچھو جلد خدمت شہ الہ میں
صدقے بہت میں گور غریباں کی آئیں

۷۹
ہوتی ہے شب تو پاؤں دبے سمیٹ کے
پڑ رہتی ہوں لحد کے ادھر منھ لپیٹ کے

۸۰
صدقے گئی غریز نہ اپنا لہو کرو
جلدی گلا کٹا کے مجھے سرخرو کرو

۸۱
پھر چاند سی یہ شکل دکھانا نصیب ہو
دولھا بنا ہوا تجھے آنا نصیب ہو

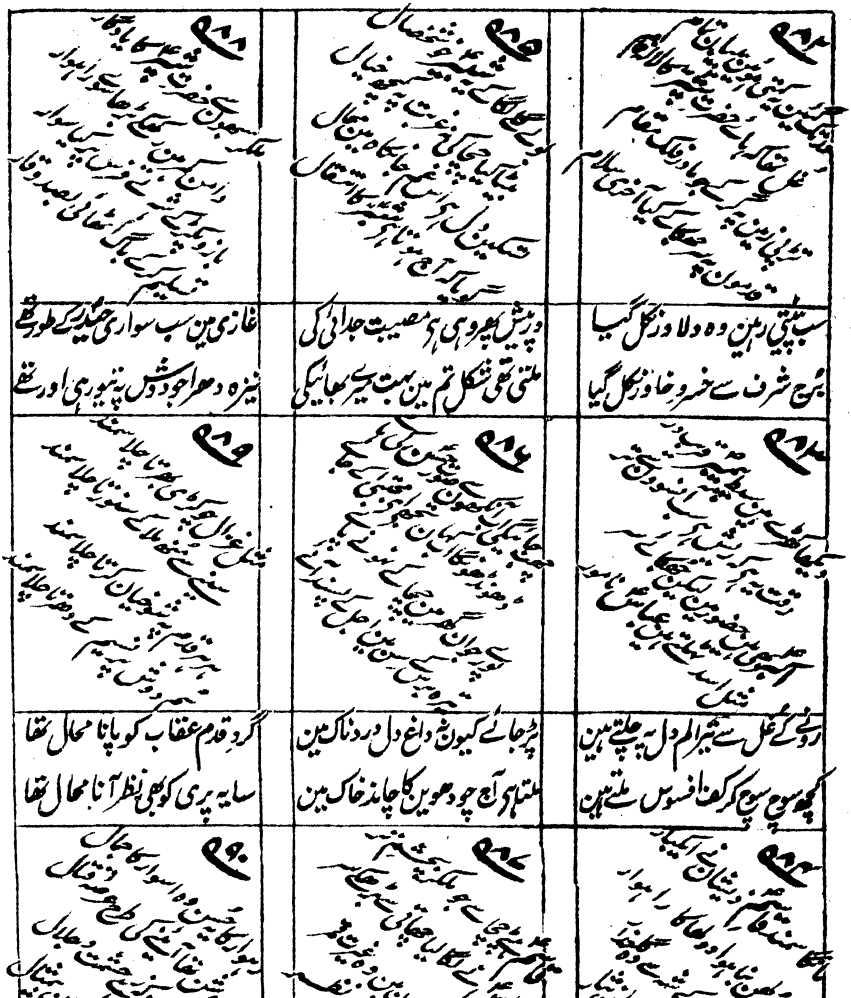

۹۱

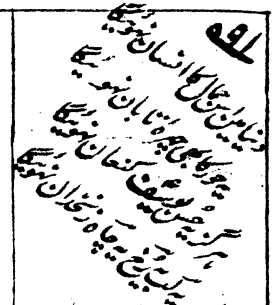

قربان گلرخان علیؑ و بتولؑ پر
اس حُسن کا ہی خاتمہ آلِ رسولؐ پر

۹۲

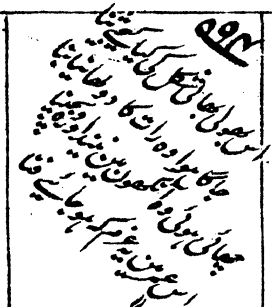

ہر زخم تیغ جسم پہ رنگین ہو پھول سے
باغ ارم سلامی مین کیجے بتولؑ سے

۹۳

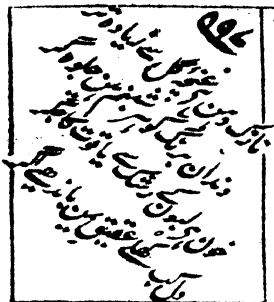

کیجے جو لعل پستی اوج کلام ہے
وہ بھی شہید عشق لب سُرخ فام ہے

۹۴

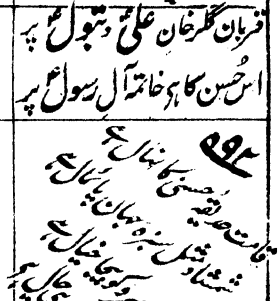

یہ کسکے سرو قد کو صنوبر پہ فوق ہے
گردن مین تیری کسکی غلامی کا طوق ہے

۹۵

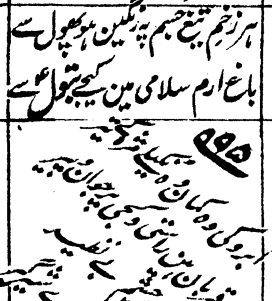

پایا ہی ارث رعب نظر بو ترابؑ سے
آنکھین اسد چُراتا ہی انکے عتاب سے

۹۶

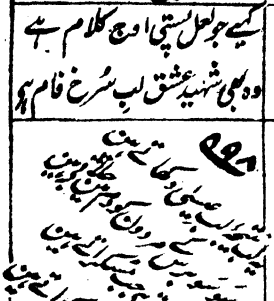

پھلتے ہین نخل بے ثمر انکے بیان سے
جھڑتے ہین پھول وقت تکلم زبان سے

۹۷

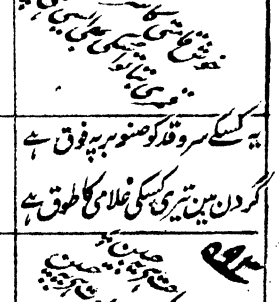

واضح ہی اس دلیل مین جائے سخن نہین
لہرین ہین بحر حُسن کی چین و شکن نہین

۹۸

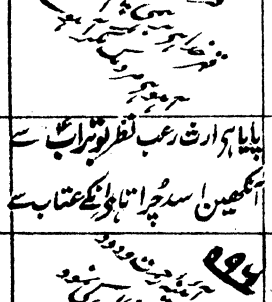

دیکھی ہی کسنے ایسی سواری جلوس کی
کوسون مہک ہوا مین ہی عطر عروس کی

۹۹

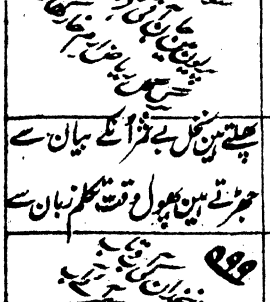

آب حیات اسی مین ہے خالق گواہ ہی
ڈوبا ہی جسمین خضر کا دل یہ وہ چاہ ہی

۱۰۰

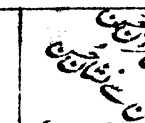

اکتی ہی چشم اسکی صفائی نظر مین ہے
نار نظر گلے مین کہ رشتہ گہر مین ہے

۱۰۱

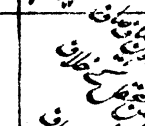

آواز آرہی ہی پہ پستی و اوج سے
نکلی ہی مچھلی حسن کے دریا کی موج سے

۱۰۲

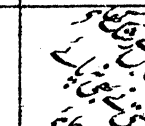

گنگنا ہا تو دشت بھی سارا چمک گیا
گویا شفق مین صبح کا تارا چمک گیا

۱۰۳

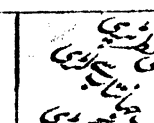

ساده لباس سمجھو نہ اس شکل ماہ کا
خلعت ستارہ دار ہی دولھا کے بیاہ کا

۱۰۴

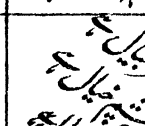

پائینگے جاگنے مین نہ اسکو خواب مین
باریک بین بھی ہین نہین یان پیچ و تاب مین

۱۰۵

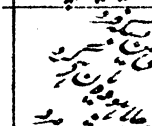

بچے ہین خاندان شہ کائنات کے
پتلے نبے ہوے ہین سراپا ثبات کے

۱۰۶

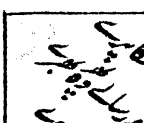

یہ وتہ دار ضیغم رب صمد کے ہین
آفت بپا کرینگے کہ بچے اسد کے ہین

۱۰۷

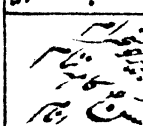

مارا برا تیون کو مرے تتے جان سے
گرتی ہی دیکھو برق غضب آسمان سے

۱۰۸

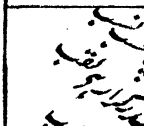

عزت پہ عزت انکو سدا کبریا نے دی
بیٹی نبی نے تیغ دو پیکر خدا نے دی

لعل یمن ہوں میں حسنؑ سبز پوش کا
یکتا گہر ہوں خسروِ الماس نوش کا

حربے تھے کشمکش میں ہر اک گوشہ گیر تھا
چلّہ کسی کمان میں نہ چلّہ میں تیر تھا

مانندِ تارِ شمع ہر اک رگ سُلگ گئی
شعلے کی طرح آگ سراپا میں لگ گئی

کوندی جو برق ہاتھ اِدھر سے اُدھر گئے
ڈھالیں گریں زمین پہ تو ڈھالوں پہ گر گئے

مارا جسے وہ دشمنِ دیں فوت ہو گیا
ہاتھ اِسکا شہپرِ ملکُ الموت ہو گیا

کہتے تھے قتل شاہِ زمن کا عوض یہ ہے
پھولو پھلو کہ خونِ حسنؑ کا عوض یہ ہے

عملوں سے فوجِ قاہرہ مسمار ہو گئی
جانوں کی لوٹ موت کو دشوار ہو گئی

تھا جا بجا الموجِ ہر اک نابکار کا
سب دشت کھیت بن گیا تھا لالہ زار کا

لالی لبوں کی لعلِ بدخشاں سے چھن گئی
پیڑے پر پنے کھائے تھے دولھا کی بیاہ میں

۱۱۸
آفت کی تھی وہ خیاں تھیں قیامت کی جان تھی
رفرف کا دبدبہ تھا تو دلدل کی شان تھی

۱۱۹
ہی انبری صفون میں پہ ٹوٹے جاتے ہین
پیدل تو کیا سوارون کے دل چھوٹے جاتے ہین

۱۲۰
نامی ہی تو سپاہ کے بیڑے کو تھام لے
جاگیر مجھسے لے فرس خوشخرام لے

۱۲۱
تحقیر ہی سمند جو اسپر اٹھاون مین
عباسؑ رزمگاہ مین آئین تو جاؤن مین

۱۲۲
میدان مین ایک تیر سے ارجن کو مارلین
ابن حسنؑ تو کیا ہی تہتن کو مارلین

۱۲۳
مغرور اپنے زور پہ یہ نابکار ہے
ہان میرے شیر لے تری زد پر شکار ہی

۱۲۴
بیٹا ہون اُس جری کا جو رستم مثال ہی
اب خرد سال اب ترا بچنا محال ہے

۱۲۵
شیرون سے بحث و سگ بی پیر کیا ضرور
میدان مین ہی ہی گو یہی تقریر کیا ضرور

۱۲۶
ابر سیہ پہ صاعقۂ شعلہ ور گرا
گردن پہ کٹکے گھوڑی کے پٹھے پہ سر گرا

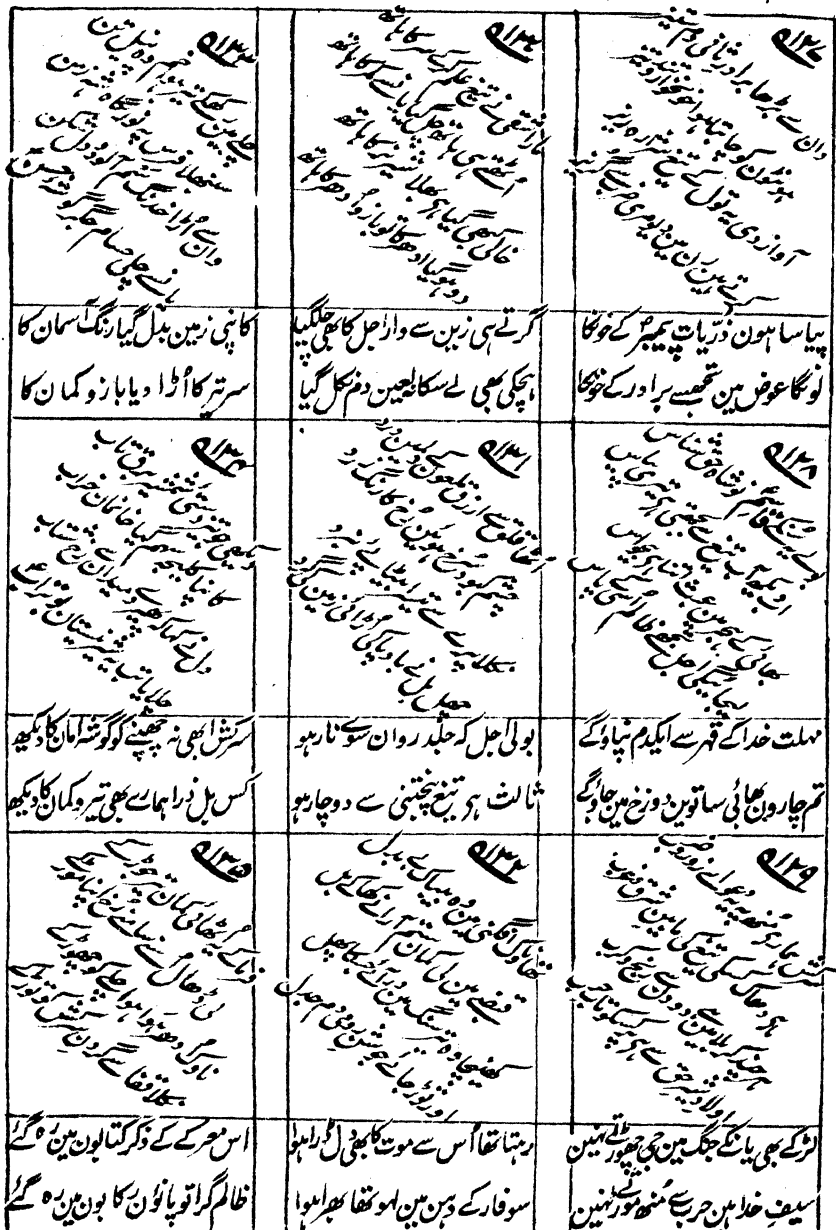

۱۲۷
دان سے بڑھا جو برچھا تو ڈھال پر سنبھالا
ہونٹوں کو چبا چبا کر تیغ شرارہ زن کی
آواز دی یہ تو نے ان میں دلیری مرنے کی
سر کٹتے ہیں ان ہی پر جو ہیں سپر سنبھالے

پیاسا ہوں ذریات پیمبر کے خونکا
لونگا عوض میں تجھ سے برادر کے خونکا

۱۲۸
ہر ایک تیغ کھینچی ہر ایک ڈھال تھامی
ہر ایک تیغ میں عجب اک جوہر دکھائی
جانبازی کی جو اجل نے ہر ایک پاس آئی
پر کیا کرے کہ اس کی ہر ایک وار خالی

مہلت خدا کے قہر سے ایکدم نپاؤ گے
تم چاروں بھائی ساتوین دوزخ میں جاؤ گے

۱۲۹
ہر ایک تیغ میں عجب اک جوہر دکھائی
ہر ایک تیغ کھینچی ہر ایک ڈھال تھامی
جانبازی کی جو اجل نے ہر ایک پاس آئی
پر کیا کرے کہ اس کی ہر ایک وار خالی

لڑکے بھی یا نکے جنگ میں جی چھوڑتے نہیں
سیف خدا ہیں حرب سے منھ موڑتے نہیں

۱۳۰
ہر ایک تیغ کھینچی ہر ایک ڈھال تھامی
ہر ایک تیغ میں عجب اک جوہر دکھائی
جانبازی کی جو اجل نے ہر ایک پاس آئی
پر کیا کرے کہ اس کی ہر ایک وار خالی

بولی اجل کہ جلد روان سوئے نار ہو
ثالث ہو تیغ پختنی سے دو چار ہو

۱۳۱
ہر ایک تیغ کھینچی ہر ایک ڈھال تھامی
ہر ایک تیغ میں عجب اک جوہر دکھائی
جانبازی کی جو اجل نے ہر ایک پاس آئی
پر کیا کرے کہ اس کی ہر ایک وار خالی

سرکش ابھی نہ پھینکے کو گوشہ امان کا دیکھے
کس بل ذرا ہمارے بھی تیر و کمان کا دیکھے

۱۳۲
ہر ایک تیغ کھینچی ہر ایک ڈھال تھامی
ہر ایک تیغ میں عجب اک جوہر دکھائی
جانبازی کی جو اجل نے ہر ایک پاس آئی
پر کیا کرے کہ اس کی ہر ایک وار خالی

اس معرکے کے ذکر کتابوں میں رہ گئے
ظالم گرا تو پانوں رکابوں میں رہ گئے

۱۳۳
ہر ایک تیغ کھینچی ہر ایک ڈھال تھامی
ہر ایک تیغ میں عجب اک جوہر دکھائی
جانبازی کی جو اجل نے ہر ایک پاس آئی
پر کیا کرے کہ اس کی ہر ایک وار خالی

کانپی زمین بدل گیا رنگ آسمان کا
سر تن کا اڑا دیا بازو کمان کا

۱۳۵

کیف شراب کفر ہو تھا دور ہو گیا
چاروں سمت سے کاسۂ سر چور ہو گیا

۱۳۶

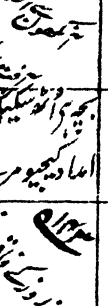

تن دل نقاہ گر گیا جو وہ اس روک پر
رہوار سے اٹھا لیا نیزے کی نوک پر

۱۳۷

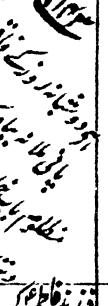

ارزق سے کہدو فکر کرے کار زار کی
قبریں بنائے ایک جگہ آکے چار کی

۱۳۸

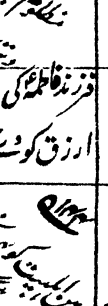

حربوں سے سب لہو میں تھا تن گدا ہوا
فولاد پشت پر تھا کہ امن لدا ہوا

۱۳۹

کرتے تھے طعن جوہر شمشیر برق پر
رخ پر چھلم تھی مغفر و فولاد فرق پر

۱۴۰

اسدم مرا تھے مجھ جنگ و جدال کا
دیکھوں لہو جب آنکھوں سے شیر کے لال کا

۱۴۱

۱۴۲

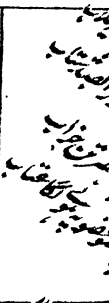

بچہ ہرا نہ ٹھہ سکیگی نہ ضرب اس لئیم کی
امداد کیجیو مرے خالق یتیم کی

۱۴۳

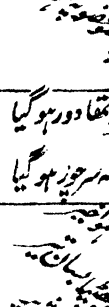

فرزند فاطمہؑ کی دعا مستجاب کر
ارزق کو دے شکست اے فتحیاب کر

۱۴۴

ہر تشنہ لب کی چشم کے ساغر چھلک گئے
سہرے تلے دلہن کے بھی آنسو ٹپک پڑے

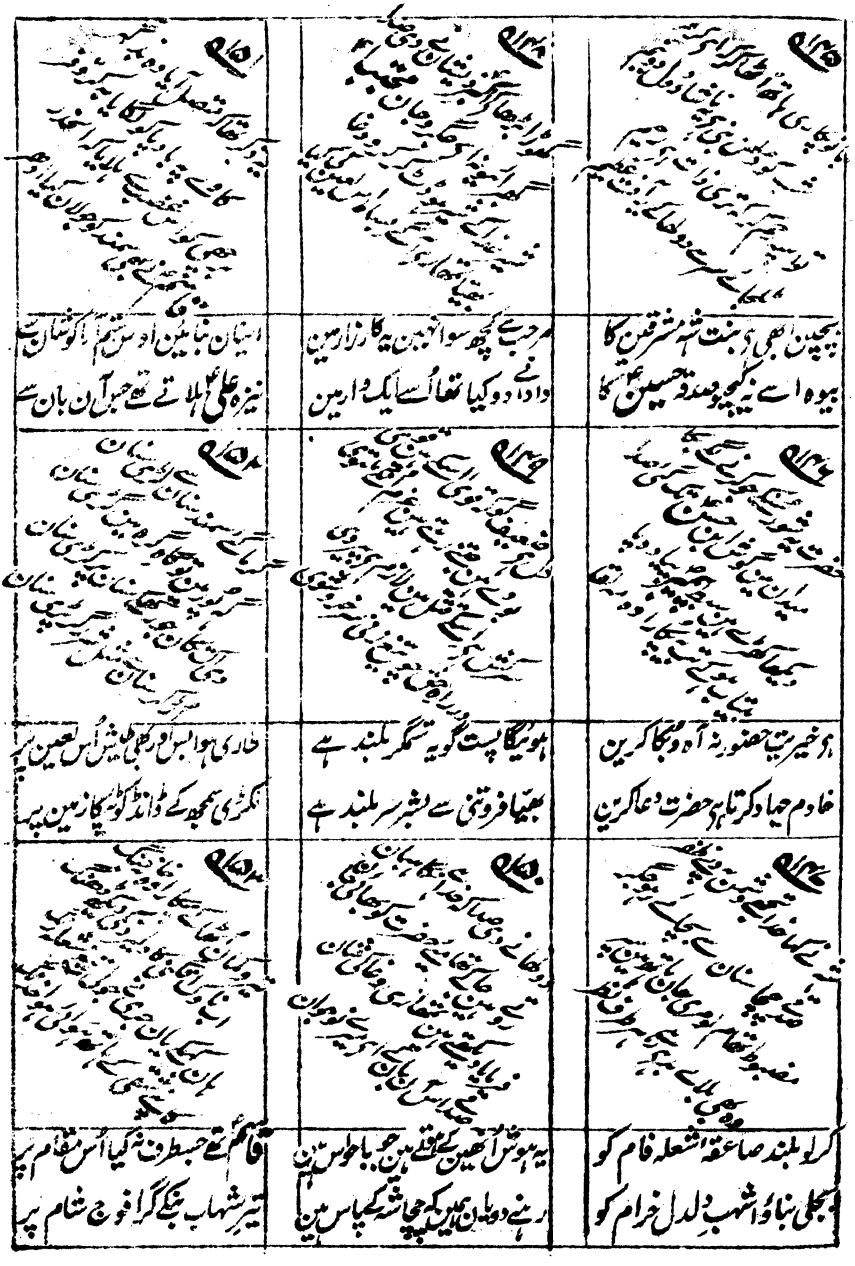

۱۵۴

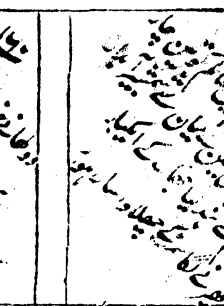

تلوار دست راست میں تم کے جو رکھ گئی
منقار مرغ تیر قلم ہو کے رہ گئی

۱۵۵

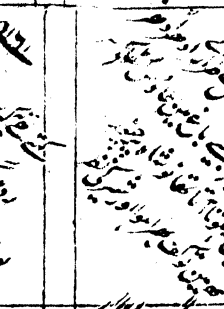

فرمان اس کی بخش کے نشتار جب اترگئی
سر کی شقی کے گرز کو ترچھا ترش کے

۱۵۶

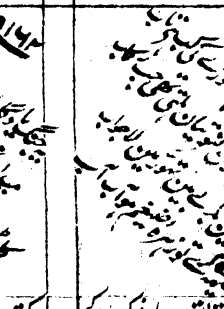

ملتے تھے اپنے ہاتھ شیاطین ہٹ کے
تھے سر بسر کمند کے حلقہ کٹے ہوئے

۱۵۷

رزق کو وار تیغ کا دشوار ہو گیا
نقطہ بنا حریف یہ پرکار ہو گیا

۱۵۸

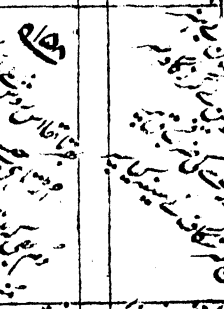

تا تیز تھی مزاج میں گھوڑے کے آگ کی
مثل شرر لپکتا تھا جنبش سے باگ کی

۱۵۹

ہر دم یہ چاہتا تھا دھائے کو چاب کے
دشمن کو مار ڈالیے ٹاپوں سے داب کے

۱۶۰

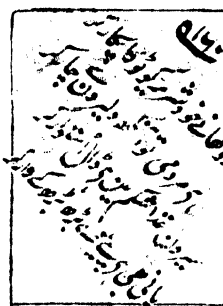

تیور وغا میں یاں وہی فضل خدا سے ہیں
جرات ہماری دیکھو کہ دو دن کے پیاسے ہیں

۱۶۱

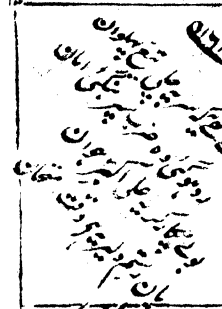

اب چھوڑیو نہ بے اسے کشتہ کیے ہوئے
گرما گیا ہے باگ فرس کی لیے ہوئے

۱۶۲

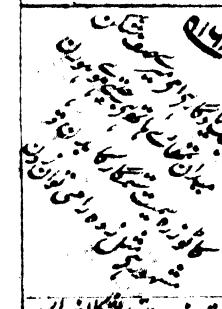

رکھتے ہو زور ہاتھ میں مشکلشائی کا
جلوہ دکھاؤ دست علیؑ کی رسائی کا

۱۶۳

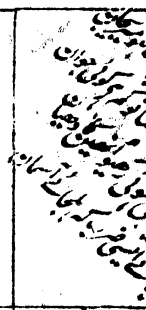

ٹوٹے پہاڑ دیو کے جسم درشت پر
گھٹنوں کو ٹیکے ماہی کی پشت پر

۱۶۴

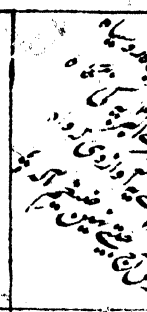

حیرت ہے کہ فرق نہ آئے حواس میں
واللہ کیا لڑے ہو تم اس کے پاس میں

۱۶۵

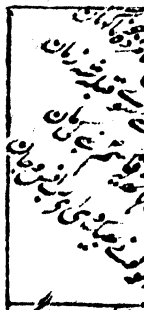

کہکر یہ بات خیمے کی ڈوری جو ہنس گئی
جلدی طنابیں لیکے طنابوں سے لپٹ گئی

۱۶۶

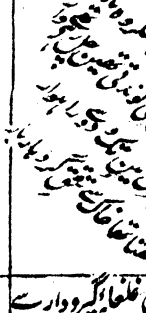

جنبان یمین تھی فلخا گیرودار سے
سب بہ گیا تھا شیشہ گردوں غبار سے

۱۶۷

نادر دروے ارزق شامی کی جان کو
بھیجے پڑے سے اور کسی پہلوان کو

۱۶۸

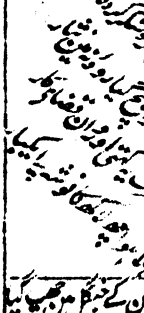

تنہا وہ تیر غین کے جنگل میں چھپ گیا
شبیر کا چاند فوج کے بادل میں چھپ گیا

۱۶۹

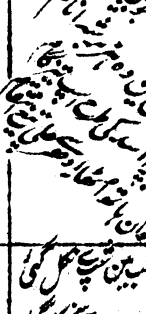

سن کے ورا آئی طلب میں شب سے نکل گئی
دہنے پہ گر کے پہلوئے چپ سے نکل گئی

۱۷۰

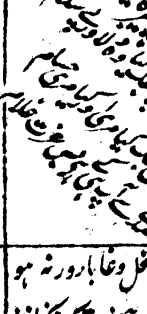

ممکن تھا یہ کہ نخل وغا بار و رنہ ہو
حامی ہوں جب حضور تو کیونکر ظفر نہ ہو

۱۷۱

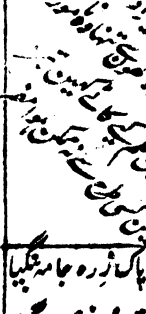

تیروں سے رخت پاک زرہ جامہ تنگیا
قندیل کی طرح تن پُر نور چھن گیا

۱۷۶

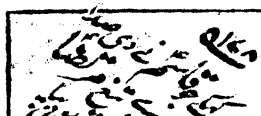

طاقت گئی لہو جو رگوں سے ٹپک گیا
گھوڑا بھی ماند ہو گیا بازو بھی تھک گیا

۱۷۷

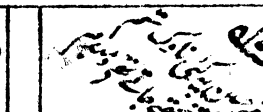

تم جا فرس سے تھک کے جو خاموش ہو گئے
ماتھے کو رکھ کے یال پہ بیہوش ہو گئے

۱۷۸

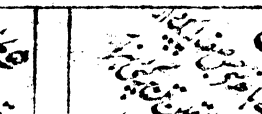

پہونچے جو شہ قریب تن پاش پاش کے
ٹکڑے ملے زمین پہ دولھا کی لاش کے

۱۷۹

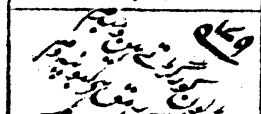

لٹ کٹ گئے اسکے ہاتھ سے کلیجہ مل پڑے
گھر سے دولھن بنی ہوئی کبریٰ نکل پڑی

۱۸۰

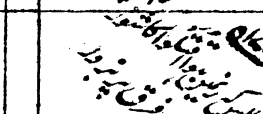

بسمل و بیکس و وطن آوارہ ہو گیا
سر تین دن کے پیاسے کا صد پارہ ہو گیا

۱۸۱

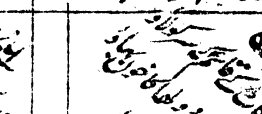

دل جانب خدا سوے گردوں نظر رہی
ماں کا دھیان کچھ نہ دولھن کی خبر رہی

۱۸۲

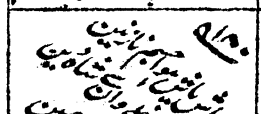

جاتے کدھر کہ چھپتے شبیرؑ دور تھا
سر تا قدم سند بھی تیغوں سے چور تھا

۱۸۳

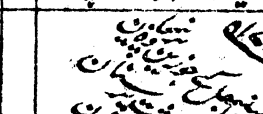

دم بند کر دیا تھا سپاہ یزید کا
کچلا سموں سے گھوڑوں کے تن اس شہید کا

۱۸۴

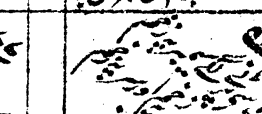

شانوں سے خون ٹپکتا تھا اس دشت پاک کے
گردن لٹکتی جاتی تھی ہاتھوں سے شاہ کے

۱۸۱

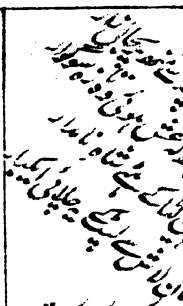

ٹھہرا ہوا تھا دیر سے شاہِ زمن کے پاس
لو بیبیو آتا ہوں دولھا دلھن کے پاس

۱۸۲

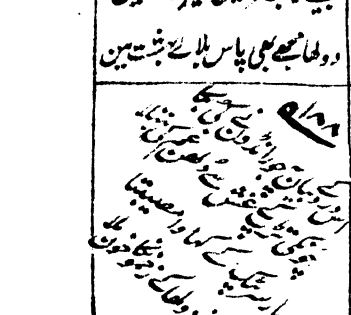

اسدم کسی کے مرنے کا منھ سے نہ نام لیں
پھوپھیاں کدھر ہیں ہاتھ نہ سہرے کو تھامیں

۱۸۳

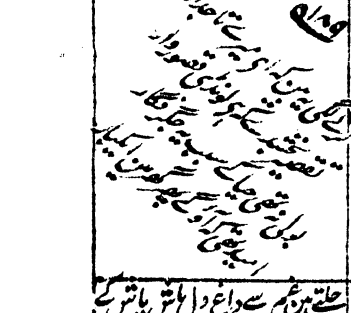

افشاں چھڑائی ماتھے کی گردن کو موڑ کے
پٹکا زمیں پہ سہرے کی لڑیوں کو توڑ کے

۱۸۴

بر پا ہے قُل اور آنکھوں کو تم کھولتے نہیں
ماں صدقے غش پہ غش ہے دلھن بولتے نہیں

۱۸۵

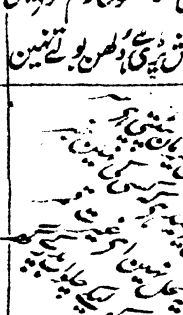

منزل پہ جا کے چین سرِ شام کیجیو
ٹھنڈی ہوا میں رات کو آرام کیجیو

۱۸۶

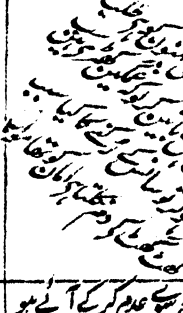

دنیا سے کوچ سوئے عدم کر کے آئے ہو
اماں تو جانتی تھی کہ اب مر کے آئے ہو

۱۸۷

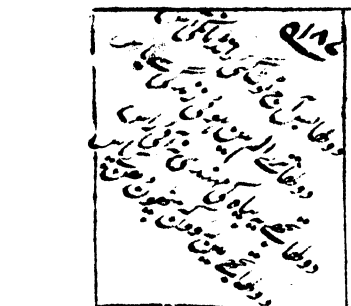

جینے کا اب مزا ہمیں دنیا میں نہ رہا
دولھا مجھے بھی پاس بلا لے بہشت میں

۱۸۸

حسرت بھری نگاہ سے رُخ پر نگاہ کی
ماتھے کو رکھ کے پائنتی پر اک سرد آہ کی

۱۸۹

جلتے ہیں غم سے داغ دل پاش پاش کے
اب سات بار گرد پھروں گی میں لاش کے

۱۹۰

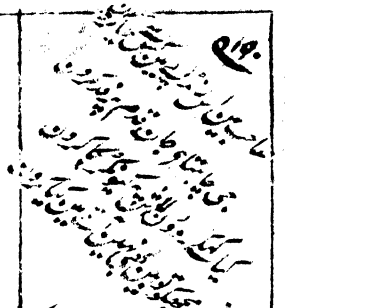

سر دھر عریضہ راہ فنا کہکے روونگی
ناشاد و نامراد جہاں سے کہکے روونگی

۱۹۱

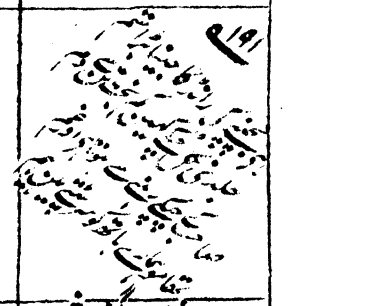

سیدھی نہ وہ نظر نہ وہ گفت و شنید ہی
یہ بیرخی تمہاری وفا سے بعید ہی

۱۹۲

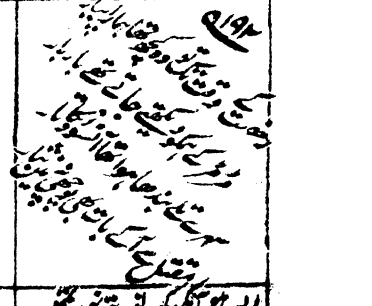

بے بس ہو آنکھ کھولنے دیتی نہیں تمھین
لونڈی سے موت بولنے دیتی نہیں تمھین

۱۹۳

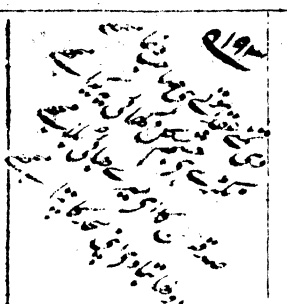

ممکن نہین کہ مجھے اس آفت مین صبر ہو
صاحب تمھارے پائینتی میری بھی قبر ہو

۱۹۴

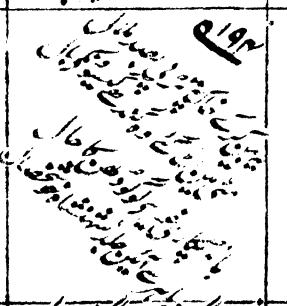

شق ہو گیا ہی غم سے جگر ضبط خاک ہو
ایسا نہو کہ فاطر غمگین ہلاک ہو

۱۹۵

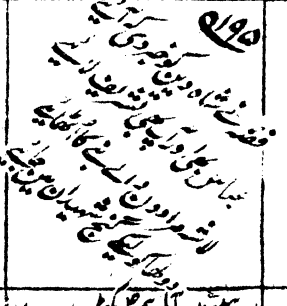

سرہانے ہین آل پیمبر کھڑے ہوے
یان ہین دلھن کی جان کے لالے پڑے ہوے

۱۹۶

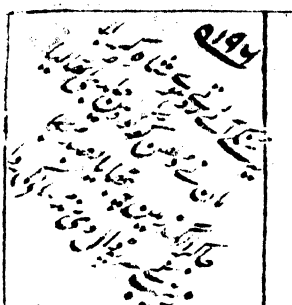

دولھا ی ساس فاکہ یہ قہرا گری پڑی
جسن جانقی نشانی ہین غش کھاکے گر پڑی

۱۹۷

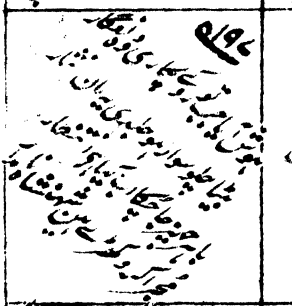

کر لو سلام زینت گردون اساس کو
تسلیم کر لو آخری رخصت کی ساس کو

۱۹۸

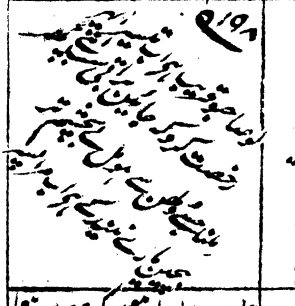

جلدی سوار یان ہون کہ عرصہ ہوا
دیوڑھی پہ ہے دلھن کا محافہ لگا ہوا

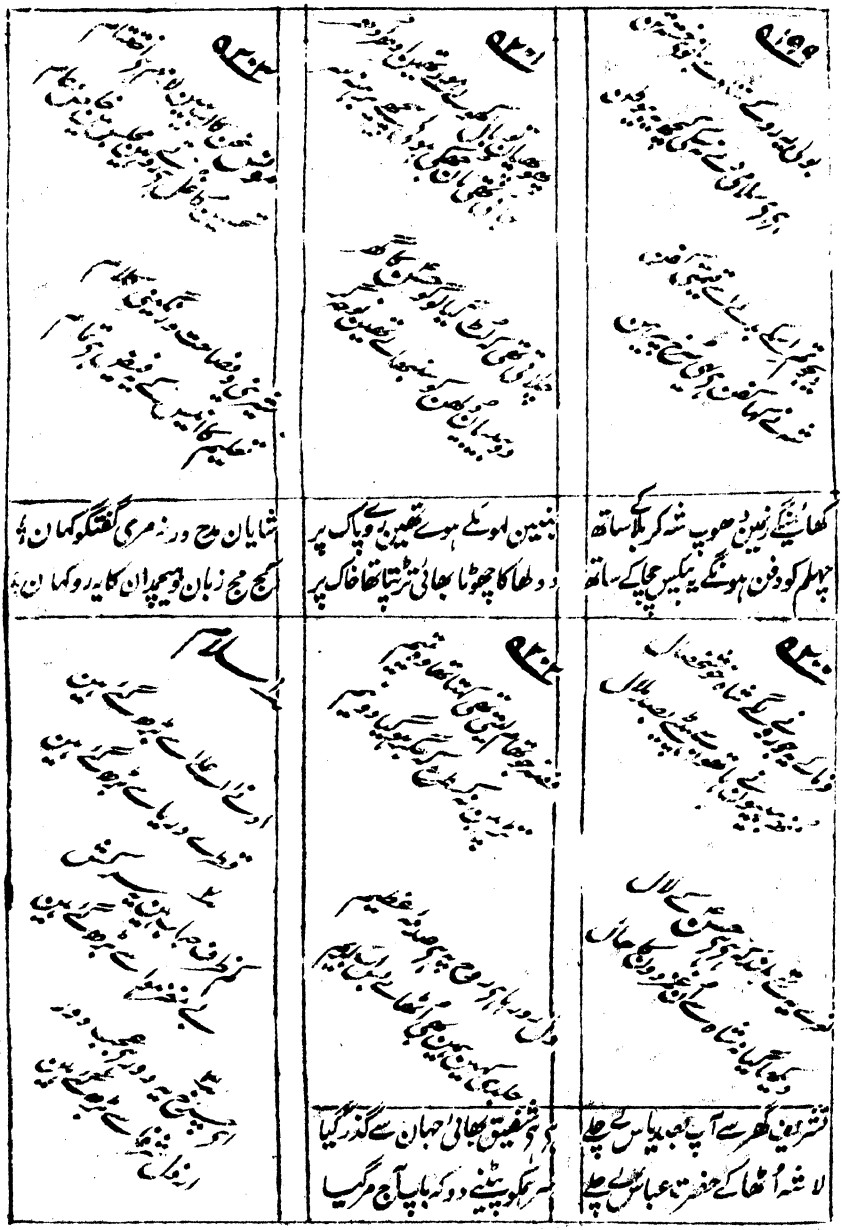

۱
ہان پیتو مت تھا سے

۵
چیتر کی والا سے بڑھ گئے ہین

۶
کیونکر اب بیٹھ سکتا ہے

۷
دنیا کی سرا سے بڑھ گئے ہین

۸
دلکش اجلا سے بڑھ گئے ہین

۹
عشق اعلا سے بڑھ گئے ہین

۱۰
بابل مین ریاض فاطمہ کے

۱۱
اوج اپنے ہما سے بڑھ گئے ہین

۱۲
شہر گلزار نشین مین ہے جہان مین

۱۳
شہر عنقا سے بڑھ گئے ہین

۱۴
روضہ مین فردوس آکر بیٹھ گیا

۱۵
دریا دریا سے بڑھ گئے ہین

۱۶
رونے سے شہداے کربلا کے

۱۷
رونے والون سے بڑھ گئے ہین

۱۸
رتبے شہداے کربلا کے

۱۹
قیمت مین ان آنسوؤن کے قطرے

۲۰
موتی کی بہا سے بڑھ گئے ہین

۲۱
دیکھو طوفان دیدۂ تر کے

۲۲
پانی دریا سے بڑھ گئے ہین

۲۳
باد اس آہ کی تھا سے بڑھ گئے ہین

۲۴
سادون کی گھٹا سے بڑھ گئے ہین

۲۵
کس کس گھر کے چراغ روشن

۲۶
حرف آہ ہوا سے بڑھ گئے ہین

۲۷
اشک آنکھ سے ہین جیسے تارے ٹوٹتے

۲۸
سوتے دریا سے بڑھ گئے ہین

۲۹
قطرے ہوئے سیر تن کے پھوٹتے

۳۰
لڑکے ہوئے دعا سے بڑھ گئے ہین

۳۱
میدان دفنا سے بڑھ گئے ہین

۳۲
بوٹا سا آہ قطرۂ خون اوج

۳۳
گر بالون سے بڑھ گئے ہین

۳۴
دونون سے سمندر بادیا مین

۳۵
قسمت مین صبا سے بڑھ گئے ہین

۳۶
نظم نثر آہ نالی

۳۷
صنعت کے ادا سے بڑھ گئے ہین

۳۸
سب نیرو دوا سے بڑھ گئے ہین

۳۹
بابا کی خبر سے سن کے آنی

۴۰
کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہین

۴۱
پیر بچھا ہاتھ کو تو دیتے ہین کون

۴۲
دلکش دروغا سے بڑھ گئے ہین

۴۳
پیچھے کی دعا سے بڑھ گئے ہین

۴۴
دل شہ کی دعا سے بڑھ گئے ہین

۴۵
فرقین مین ان ادھر ادھر مین

۴۶
اتنے دریا سے بڑھ گئے ہین

۴۷
موتی سر بہ تھا سے بڑھ گئے ہین

۴۸
آنکا کی بنا سے بڑھ گئے ہین

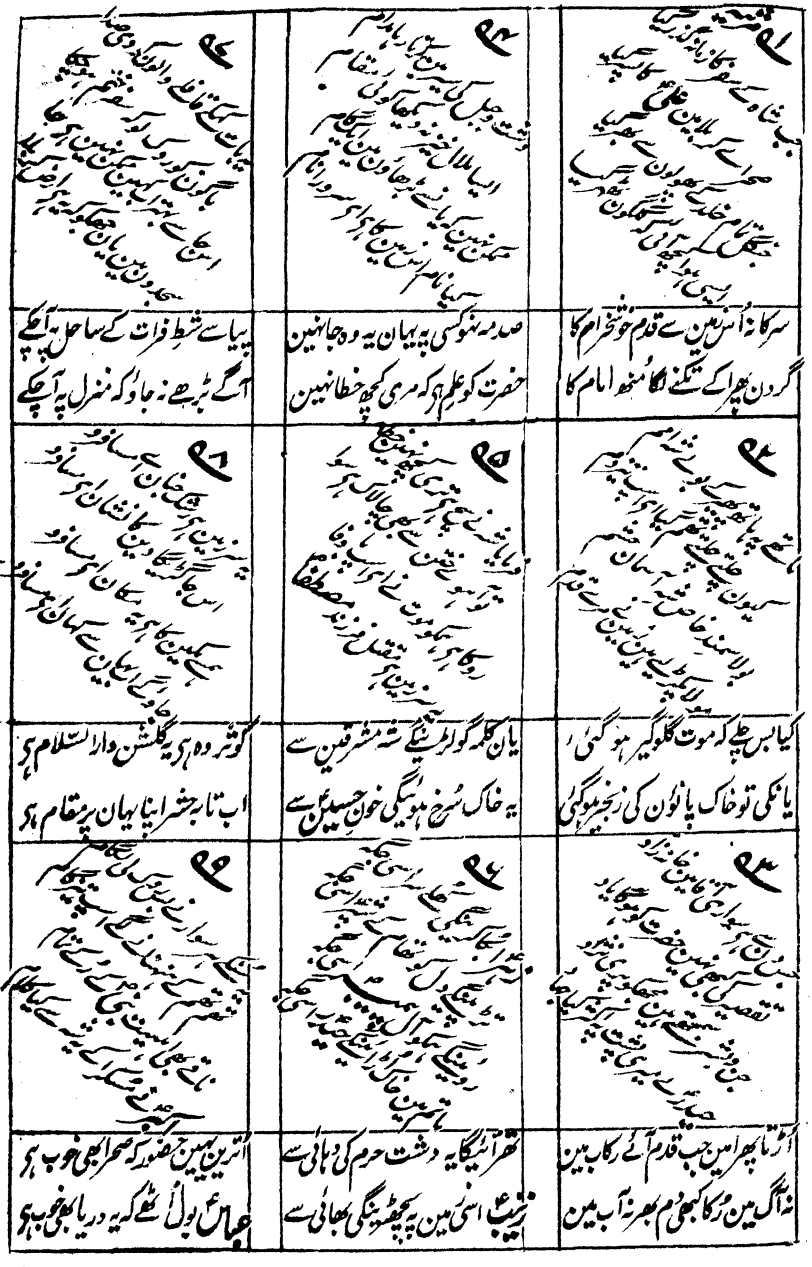

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹

۱۰

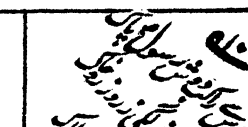

لو گو خدا کے واسطے کہدو امام سے
دو چار کوس ہٹ کے رہیں اس مقام سے

۱۱

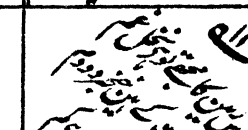

خون ہے جگر کھلک ہے دل بیقرار میں
ہے ہے اثر زہر کا ہے اس سبزہ زار میں

۱۲

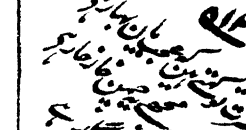

دے کو تو جل سبط نبی ؐ کی صلاح میں
سن لیں کہ نوحہ خوان ہے کوئی اس نواح میں

۱۳

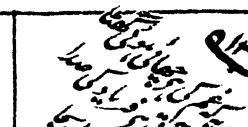

اٹھا ہاے ہاے کا شور آبشار سے
شیروں کی آرہی ہیں صدائیں کچھار سے

۱۴

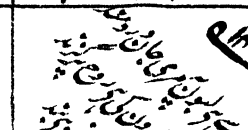

رنج و ملال دل پہ یہاں بے سبب نہیں
لٹ جائے قافلہ تو کچھ اسکا عجب نہیں

۱۵

رو دو نہ تم کہ پاک و مطہر زمین ہے یہ
ہم جسکو ڈھونڈھتے تھے وہی سرزمین ہے

۱۶

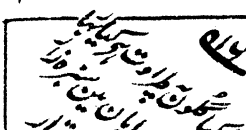

قربان اس زمین سعادت سرشت کے
گویا کھلے ہوے ہیں دریچے بہشت کے

۱۷

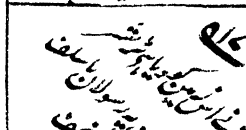

یہ وہ زمین ہے جسپہ دعا مستجاب ہے
ہفتاد حج کا طوف میں اسکے ثواب ہے

۱۸

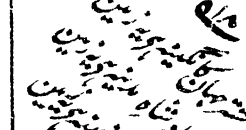

اوج شرف حسین ؑ کے سائے سے ملگیا
پایہ لب سکہ عرش کے پائے سے ملگیا

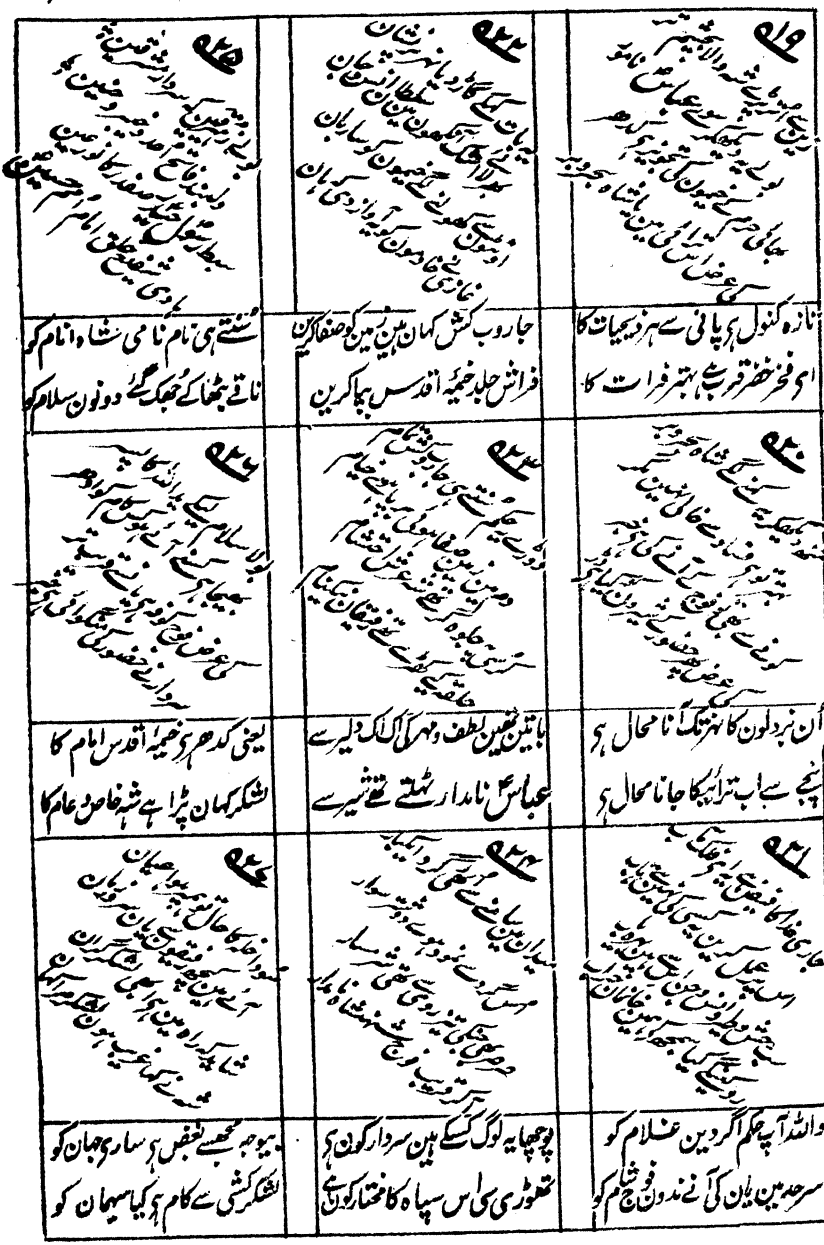

۱۹
تازہ کنول ہی پانی سے ہر دیہات کا
اے فخر خضر قرب ہے بہتر فرات کا
سنتے ہی نام نامی شاہ انام کو
ناقے بٹھا کے جھک گئے دونوں سلام کو

۲۰
اُن نبردلون کا نہر تک آنا محال ہی
پنجے سے اب ترائیکا جانا محال ہی
عباسؑ نامدار ٹہلتے تھے شیر سے
لشکر کہان پڑا ہے شہ خاص و عام کا

۲۱
واللہ آپ حکم اگر دین غلام کو
سرحد مین یان کی آنے نہ دون فوج شام کو
پوچھا یہ لوگ کسکے ہین سردار کون ہی
بیوجہ مجھسے بغض ہی سارے جہان کو

۲۲
جاروب کش کہان ہین یہ مہین کو صفا کرین
فراش جلد خیمۂ اقدس بپا کرین
ناقے بٹھا کے جھک گئے دونون سلام کو

۲۳
باتین تھین لطف و مہر کی اک اک دلیر سے
عباسؑ نامدار ٹہلتے تھے شیر سے
لیعنی کدھر ہی خیمۂ اقدس امام کا
لشکر کہان پڑا ہے شہ خاص و عام کا

۲۴
پوچھا یہ لوگ کسکے ہین سردار کون ہی
تھوڑی سی اس سپاہ کا مختار کون ہی
بیوجہ مجھسے بغض ہی سارے جہان کو
لشکر کشی سے کام ہی کیا میہمان کو

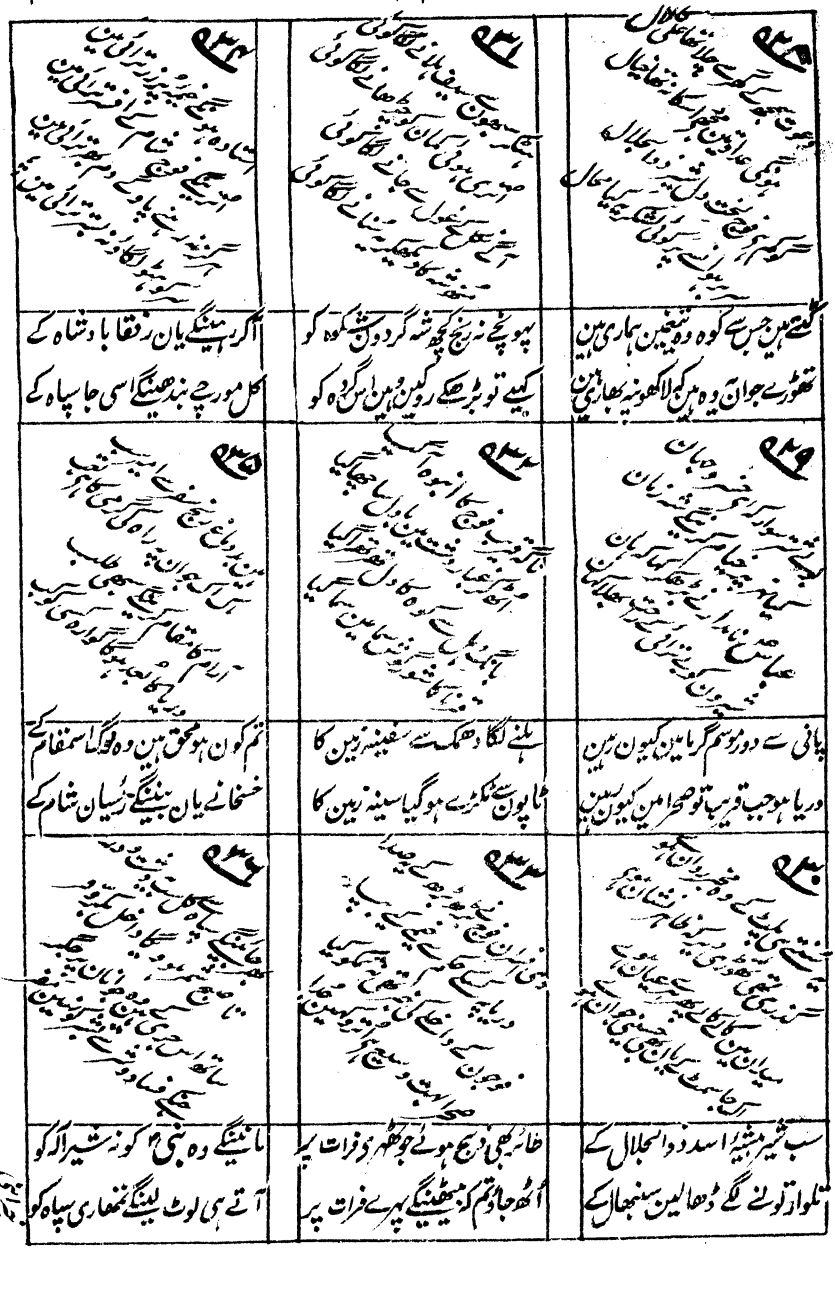

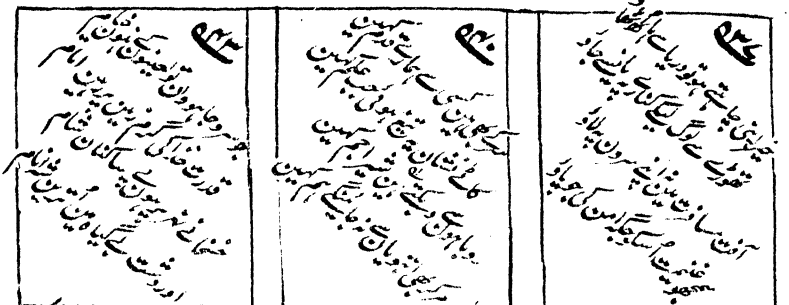

دیکھو ابھی ہی فوج کا بلوا رکا ہوا
خیمے کا پھر بتا نہ لگے گا کہ کیا ہوا

ہوتا ہی کیا سپاہ عدو کی چڑھائی سے
صیغم ٹپیں ہین اور ہٹینگے ترائی سے

ہونا رینگے واسطے اوطاب آب کی
ایذا خدا کا نور سے آفتاب کی

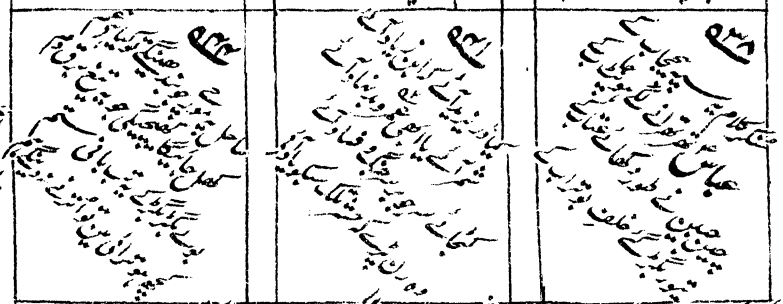

کہنی تک آستین کو چڑھا کر کلائی سے
اک شیر ہو کتا ہوا جھپٹا ترائی سے

چشمے یہ یون امام سے آنکھین پھیرتے ہین
دیکھو تو کیسے خون کے دریا بہا تے ہین

مانا کہ قبضہ آپ کا ہی کائنات پر
دیکھین تو کسکے ہوتے ہین خیمے فرات پر

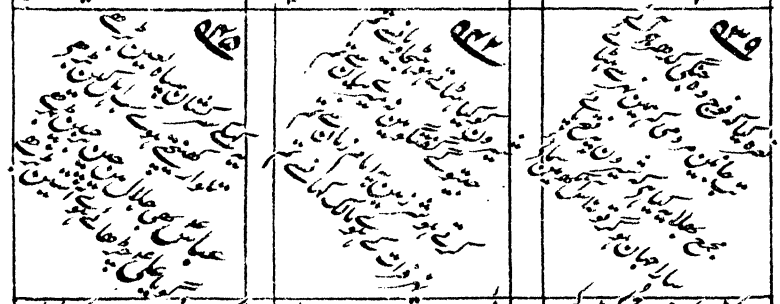

ہم سرکشون کی فوج سے جھکتے نہین کبھی
جیتے کی ذوالفقار ہین رکتے نہین کبھی

روئے زمین پہ جتنے ہین دریا ہمارے ہین
ذی حق وہ ہین جو فاطمہ زہرا کے پیارے ہین

دکھلا دیا غضب اسد کردگار کا
نعرون سے گونجنے لگا جنگل کچھار کا

۴۴۷

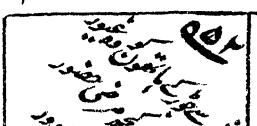

منظور مجھکو جنگ نہین اہل شام سے
صدقے حسینؑ تیغ نہ کھینچو نیام سے

۴۴۸

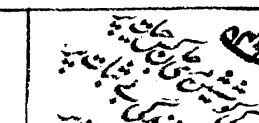

پنجے مین زور قوت حیدر کلائی مین
تمسا اسد ہو جب تو ہو باس ترائی مین

۴۴۹

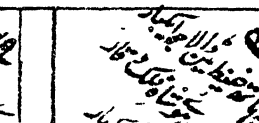

کہے تو ہاتھ ابھی تیغ دو دم رکھون
اب کیا مجال پانسے جو آگے قدم رکھون

۴۵۰

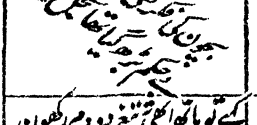

وسعت بہت ہے دامن صحرا کے واسطے
امت کو کیا ڈبوؤگے دریا کے واسطے

۴۵۱

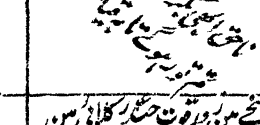

دیکھو عین ہے ہوے سب ہر طرف کھڑے ہین
روبا سامنے کمین شیرون کے آتے ہین

۴۵۲

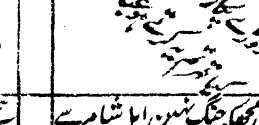

اسطرح منہ پہ پڑتے ہین ایڑے لگر کے
سجدے کرو کہ بچگئے پنجے سے شیر کے

۴۵۳

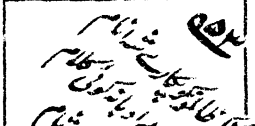

لینے دو گر یہ نہر کے لینے کو آئے ہین
دیکھو ہمین کہ سر انھین دینے کو آئے ہین

۴۵۴

ریتی پہ چھپے کیجے شہ خوش نہاد کا
لڑ لینگے وقت آئیگا جسدم جہاد کا

۴۵۵

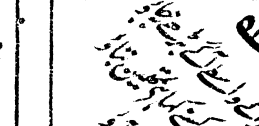

رکھدون سر اسکے پاؤن پہ گر دونکو شوق تھا
کرسی پہ اُس زمین معلی کو فوق تھا

۵۵

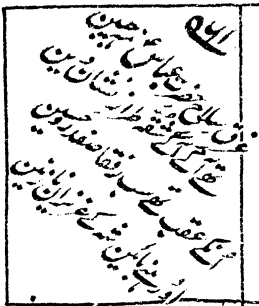

حیران ہو کیوں نہ چشم ہر اک نو زمین کی
کھنچتی ہیں آسمان کو طنابیں زمین کی

۵۶

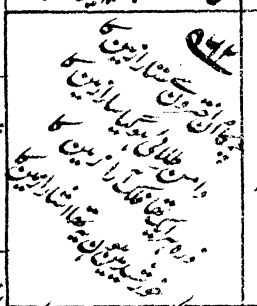

غل تھا یہ فوق و تحت میں دیکھو سمان سا
تابان ہے آفتاب سا آسمان سا

۵۷

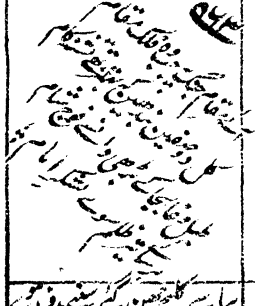

ہر قطرہ کو آفت آئی ریاض بتول پر
پانی بھی بند ہو گیا آلِ رسول پر

۵۸

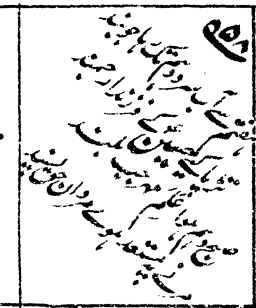

مل کر جناب زینبؑ عالی مقام سے
حضرت ہوئے سوار بڑے دھوم دھام سے

۵۹

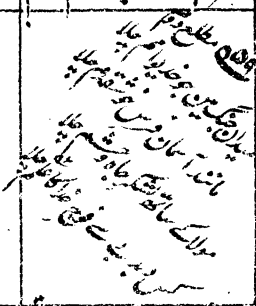

سب تیر دو سجا کے پیارے چلو میں تھے
شبنم پر قمر تھا ستارے چلو میں تھے

۶۰

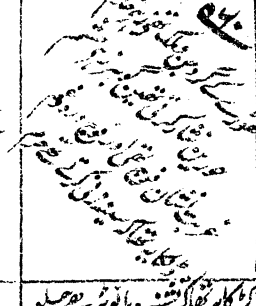

کرتا کلیجہ تھا کہ تشنہ دہانو بڑھے چلو
کہتا تھا پیک مرگ جوانو بڑھے چلو

۶۱

پائے تھے کیا سعید جو اُس جناب نے
غل تھا ستارے چن لیے ہیں آفتاب نے

۶۲

مہر سپہر دیکھا شان ارتفاع کی
چلمن لیے تھا رخ پہ خطوط شعاع کی

۶۳

پیاسے کلیجے چھن گئے سینے ہدف ہوئے
شہ کے کئی رفیق تڑپ کر تلف ہوئے

۶۴
کر لیا عزم جگر جب شہ والا نے رکاب
آ کے زینب نے کہا تھامے ہوئے دامن آب
پھر اٹھا کر نہ کسی سے کبھی دیکھا جائے
ہم کو بھی ساتھ لیے چلیے جو دنیا سے جائے

باقی فقط امام کے دلبند رہ گئے
بھائی بھتیجے بھانجے فرزند رہ گئے

۶۵
ہے ہے حسین ابن علی کا یہ کارواں
ہے ہے حسین ابن علی کا یہ کارواں
ہے ہے حسین ابن علی کا یہ کارواں
ہے ہے حسین ابن علی کا یہ کارواں

تلواریں کھا کے چار پہ یہ تین جن میں گر گئے
گھوڑے سے قلب فوج میں گر کے مر گئے

۶۶
عالم میں ذکر حملۂ شیرانہ رہ گیا
جانباز مر گئے مگر افسانہ رہ گیا

۶۷
آنسو بھی تھم گئے تھے جو آنکھوں میں آب تھے
آنکھیں بھی سوکھ گئی تھیں جو دریا پایاب تھے
ہاتھ اٹھا کے بی بی نے کی عرض یہ خدا
ہم بے کسوں کا وارث ہے اب تو ہی اے خدا

کیسے ستمگری اسے یہ صفدری نہیں
ہم بھی نہ لیں جو اس کا عوض تو بری نہیں

۶۸
آنسو کبھی نظر کبھی آنچل پہ تھی نگاہ
جاری تھا خون آنکھوں سے اور آہ تھی
ہے ہے حسین ابن علی کا یہ کارواں
ہے ہے حسین ابن علی کا یہ کارواں
ہے ہے حسین ابن علی کا یہ کارواں
ہے ہے حسین ابن علی کا یہ کارواں

ماتم میں ایک رات کی بیاہی ہلاک تھی
رنڈسالہ بہن تھا سر عریاں پہ خاک تھی

۶۹
اکبر بھی سر جھکائے ہوئے شکبار تھے
عباس علمدار بہت بیقرار تھے
ہے ہے حسین ابن علی کا یہ کارواں
ہے ہے حسین ابن علی کا یہ کارواں
ہے ہے حسین ابن علی کا یہ کارواں
ہے ہے حسین ابن علی کا یہ کارواں

جز صبر کوئی زخم جگر کی دوا نہیں
قہر و عتاب راہ خدا میں روا نہیں

۷۰
ہے ہے حسین ابن علی کا یہ کارواں
ہے ہے حسین ابن علی کا یہ کارواں
ہے ہے حسین ابن علی کا یہ کارواں
ہے ہے حسین ابن علی کا یہ کارواں

ہم بھی نہ لیں جو اس کا عوض تو بری نہیں

۷۱
ہے ہے حسین ابن علی کا یہ کارواں
ہے ہے حسین ابن علی کا یہ کارواں
ہے ہے حسین ابن علی کا یہ کارواں
ہے ہے حسین ابن علی کا یہ کارواں

تکڑے ہیں استخوان بھی جدا بند بند بھی
دوڑیگا انکے لاشوں پہ اپنا سمند بھی

۷۲
ہے ہے حسین ابن علی کا یہ کارواں
ہے ہے حسین ابن علی کا یہ کارواں
ہے ہے حسین ابن علی کا یہ کارواں
ہے ہے حسین ابن علی کا یہ کارواں

قہر و عتاب راہ خدا میں روا نہیں

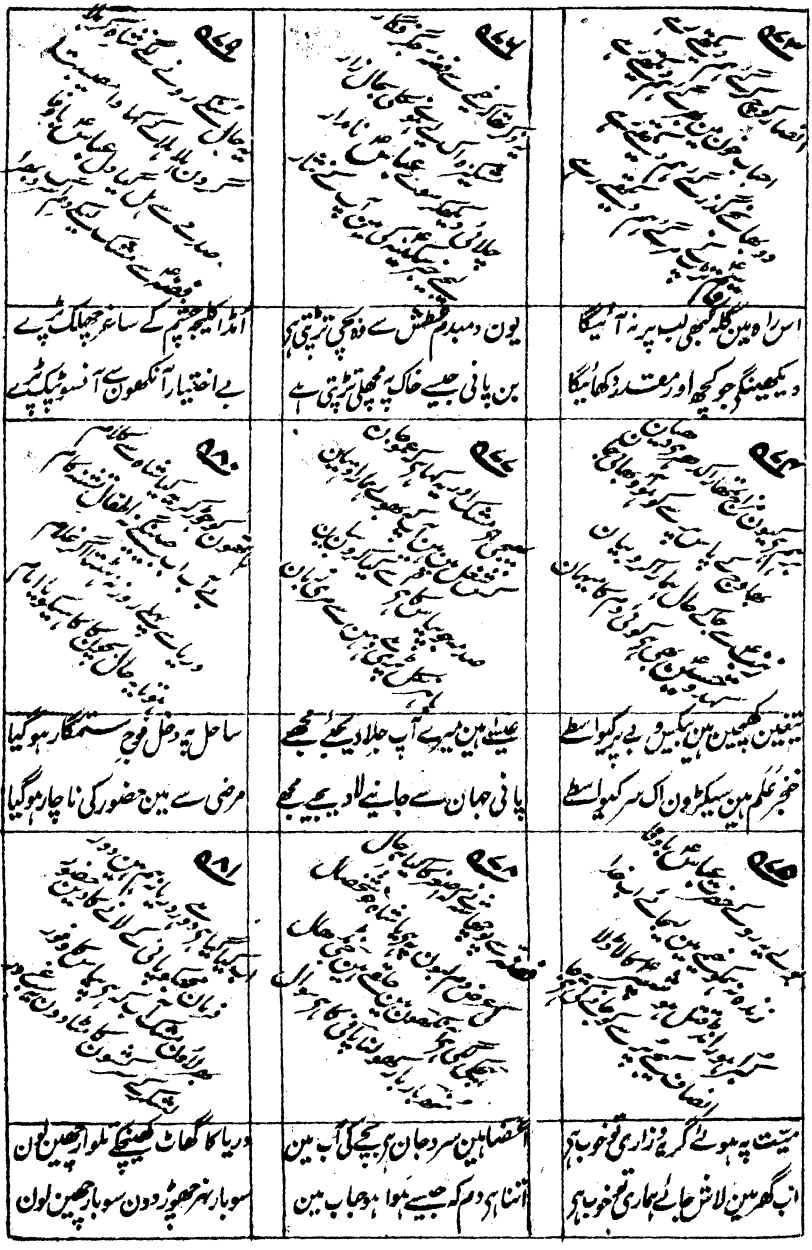

۷۴
اس راہ مین کلا کبھی لب پر نہ آئیگا
دیکھینگے جو کچھ اور معتدد کھائیگا

۷۵
یون دمبدم تڑپتی ہے وہ مچھلی تڑپتی ہے
بن پانی جیسے خاک پہ مچھلی تڑپتی ہے

۷۶
آنڈا کلیجہ چشم کے ساغر چھلک پڑے
بے اختیار آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے

۷۷
تینون بچھین ہین بیکس و بے پر کیواسطے
خنجر علم مین سیکڑون اک سر کیواسطے

۷۸
عیسے ہین میرے آپ جلا دیکھے مجھے
پانی جہان سے جانے لا دیجے مجھے

۷۹
ساحل پہ دل فوج ستمگار ہو گیا
مرضی سے مین حضور کی نا چار ہو گیا

۸۰

۸۱
دریا کا گھاٹ کھینچے ملو اچھین لون
سو بار نہر چھوڑ دون سو بار چھین لون

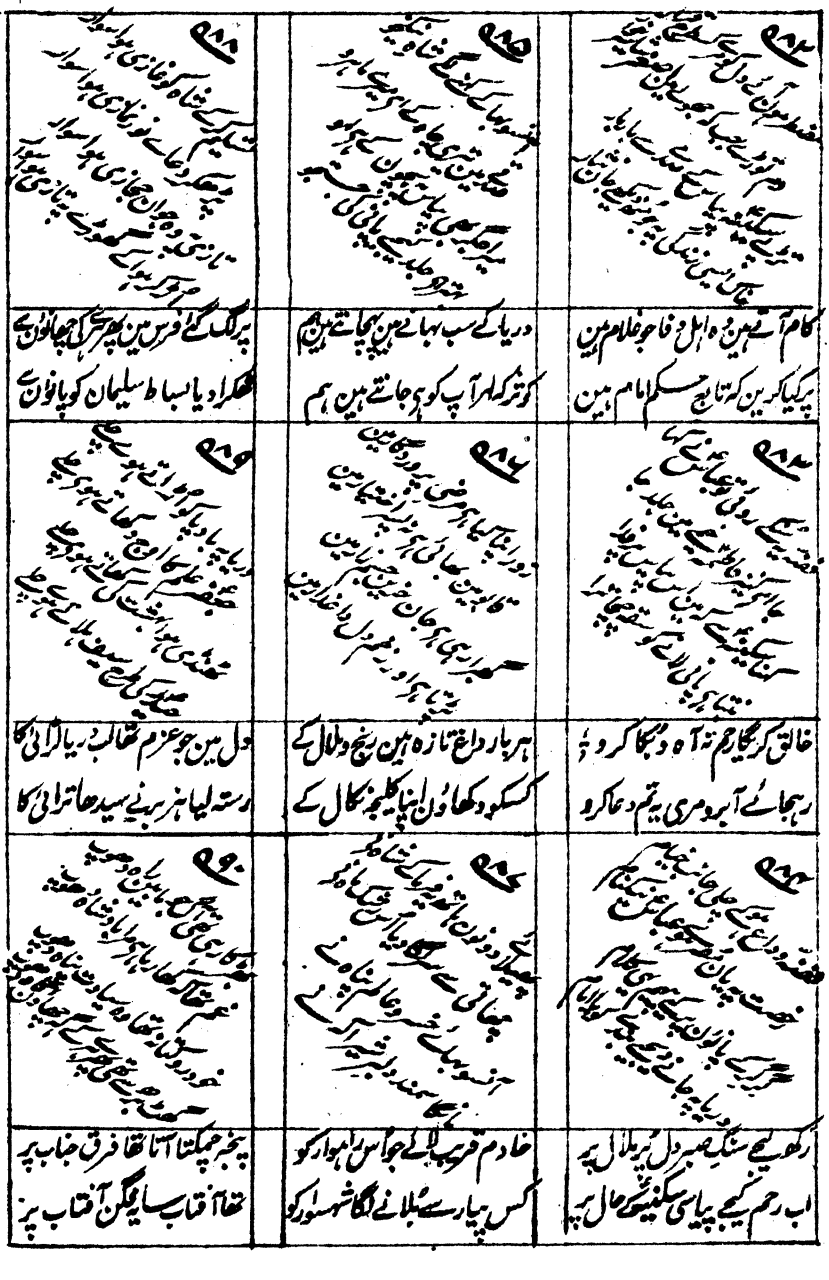

۸۸۲
کام آتے ہین وہ اہل وفا جو غلام ہین
پر کیا کریں کہ تابع حکم امام ہین

۸۸۳
دریا کے سب نہانے ہین بچھاتے ہین ہم
کوثر کہ لہر آپ کو ہی جانتے ہین ہم

۸۸۴
پر لگ گئے فرس مین پھر سر کی چھاؤن ہے
ٹھکرا دیا بساط سلیمان کو پانوں سے

۸۸۵
خالق کریگا رحم نہ آہ و بکا کرو
رہجائے آبرو مری یہ تم دعا کرو

۸۸۶
ہر بار داغ تازہ ہین رنج و ملال کے
کسکو دکھاؤن اپنا کلیجہ نکال کے

۸۸۷
دل مین جو عزم تھا لب دریا ترائی کا
رستہ لیا ہر بر نے سیدھا ترائی کا

۸۸۸
رکھیے سنگ صبر دل پر ملال پہ
اب رحم کیجے پیاسی سکینہ کے حال پہ

۸۸۹
خادم قریب لائے جو اس اہوار کو
کس پیار سے بلانے لگا شہسوار کو

۸۹۰
پنجہ چمکتا آتا تھا فرق جناب پر
تھا آفتاب سایگن آفتاب پر

۹۹۱

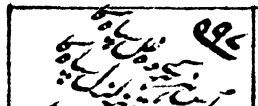

تن تن کے ہاتھ چاند سے چہرے پہ پڑتے تھے
لشکر کے دم کو تکتے تھے اور مسکراتے تھے

۹۹۲

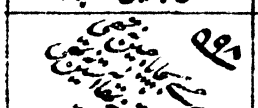

آنے نہ پائے واں سے یہ جرار گھاٹ پر
اٹھ جائے جلد لوہے کی دیوار گھاٹ پر

۹۹۳

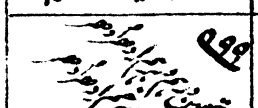

لاشہ بھریگا خون میں ہر اک دلیر کا
دم بھر میں ڈوب جائیگا بیڑا سپاہ کا

۹۹۴

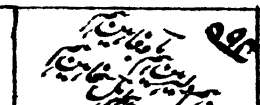

نعرے زمین پہ گر صفت شیر حق کریں
مرغ آسمان کے کلیجے کو شق کریں

۹۹۵

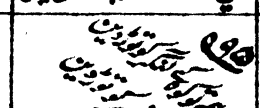

گر بہر آب تیغ دو دستی سنبھال لیں
طبقے زمین کے کاٹ کے پانی نکال لیں

۹۹۶

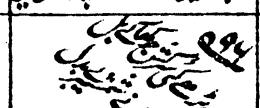

گرز و سنان و تیغ و تبر کاٹنے لگی
لوہے میں پیر پیر کے سر کاٹنے لگی

۹۹۷

سرتے قلم حساب ابھی گو بنا نہ تھا
تھا کون جسکا تیغ سے چہرہ کٹا نہ تھا

۹۹۸

نظر وہیں تھیں صفیں جو بیں ویسا رہ گئیں
منہ اُس بلا کا ایک تھا آنکھیں ہزار تھیں

۹۹۹

سوزان تھے جسم گرم تھا میدان تیغ کا
پانی جلائے دیتا تھا ہر آن تیغ کا

۱۰۰

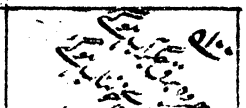

تا رفس جو اہل ستم توڑنے لگے
مُنھ دیکھتے ہی تیغ کا دم توڑ دینگے

۱۰۱

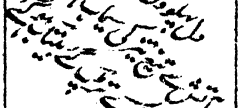

ہر حرف میں آتی جاتی ہے لب ہلتی ہوئی
بجلی تڑپتی پھرتی ہے سر کاٹتی ہوئی

۱۰۲

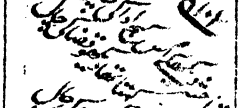

رخصت جو گھائیاں تھیں تو دل ٹوٹے جاتے تھے
ہر ہاتھ میں جھکتی تھیں کہ دل چھوٹے جاتے تھے

۱۰۳

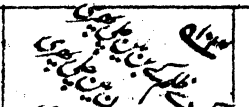

مارا کسی نے دم کو لہو چاٹنے لگی
مُنھ جسنے دیکھا اُسکا کاٹنے لگی

۱۰۴

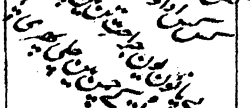

ہر لاش کا یہ رنگ تھا نزدیک گھاٹ کے
مچھلی کو ٹکڑے کرتے ہیں جسطرح کاٹ کے

۱۰۵

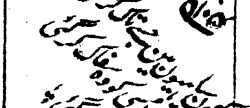

ٹکڑے تھے دل ہر تن تھی اس تن تابین
گویا ملا تھا سودۂ الماس آب مین

۱۰۶

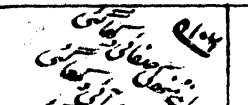

مت تھی بدن تھا نرخ سجاوت غضب کی تھی
ملتی تھی خود گلے سے لگاوٹ غضب کی تھی

۱۰۷

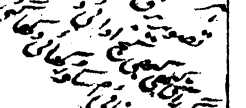

ڈھالین بھی خون سے سرخ تھین اس نقال مین
ڈوبے ہوئے تھے ابر کے کل شہاب مین

۱۰۸

وہی موت نے صدا غضب آیا رحیم کا
جاؤ کہ یان سے راست ہے رستہ جحیم کا

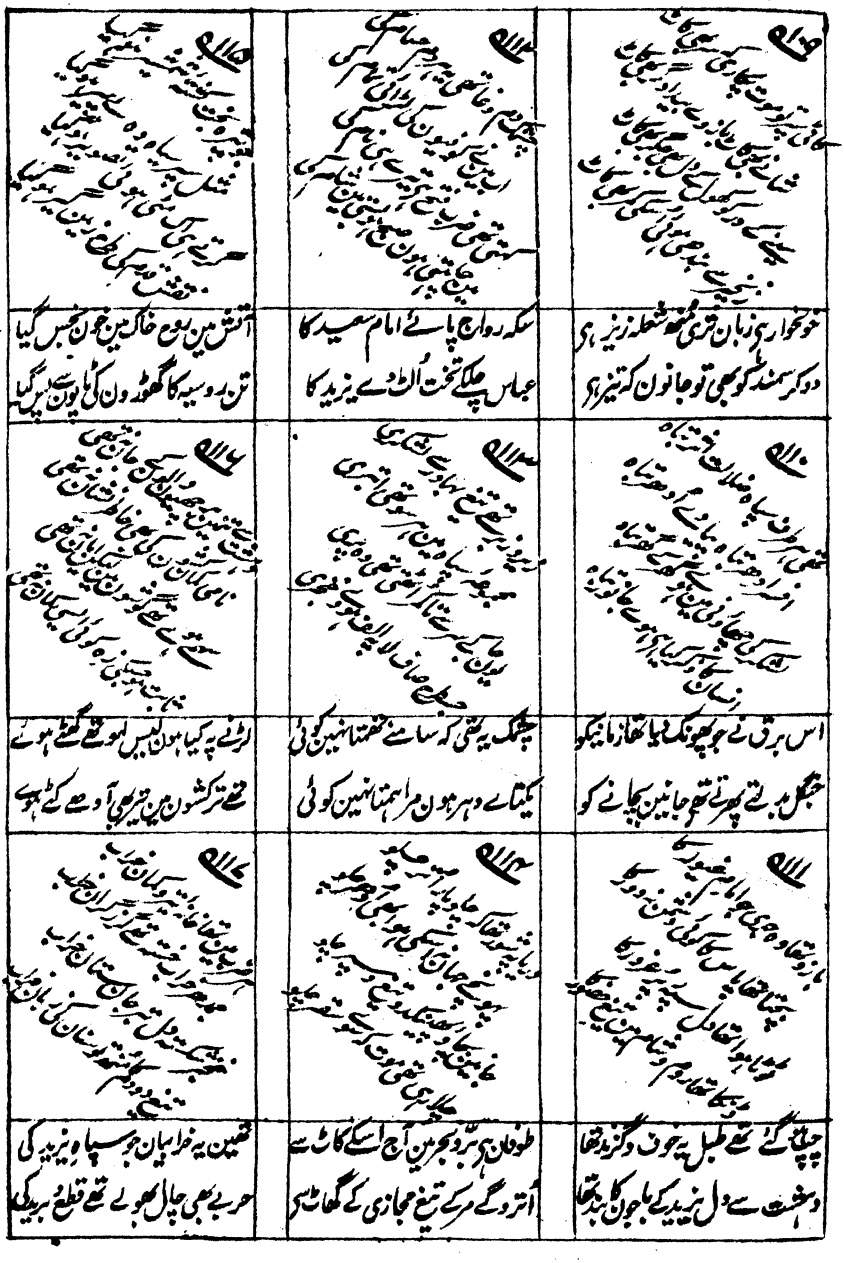

۱۱۸

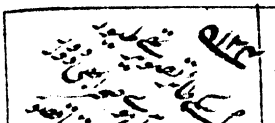

سر کو نگاہ شام کے چہرے بگاڑ کر
دم لو نگاہ پر کو فے کے پیچھے کو گاڑ کر

۱۱۹

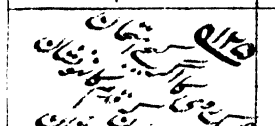

دونوں طرف تھے وار جو حیدر کے چاند کر
جاتا تھا ہنے بائیں فرس پھاند پھاند کر

۱۲۰

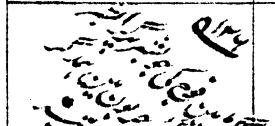

غل تھا ہٹو زمین پہ ہے تو سن چڑھا ہوا
فارس پہ کیا فرس پہ بھی ہے رن چڑھا ہوا

۱۲۱

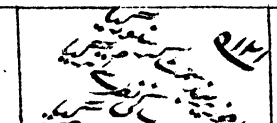

ایسا سوار ہو تو وہ فرس فرض دبے
زانو سے کسکے پون دو کا یہ فرس دبے

۱۲۲

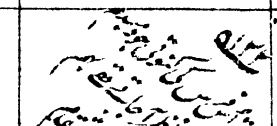

حسن مصوری دم تحریر دیکھلو
عباس کے سمند کی تصویر دیکھلو

۱۲۳

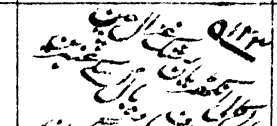

ہمتل کیون نہو فرس اس طمطراق کا
دل دل کے ہاتھ پانون تھے چہرہ براق کا

۱۲۴

پایا جدھر کا رخ اسی جانب روا تھا
راکب کے دل کا عزم اُسے تازیانہ تھا

۱۲۵

گو تین دن سے بے جل و آب و دانہ تھا
ہان کا الف بھی اُسکے لیے تازیانہ تھا

۱۲۶

پیدا شکست فاش تھی فوج شریر سے
گھائل تھی تیغ تیغ سے اور تیر تیر سے

۱۲۷

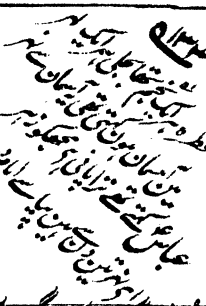

رایت کا حرم نشان شکست سپاہ تھا
پرچم رخ علم پہ نہ تھا دود آہ تھا

۱۲۸

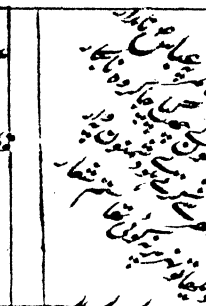

دریا ہر برساتی کو تر کو مل گیا
تیغون مین آب خضر سکندر کو مل گیا

۱۲۹

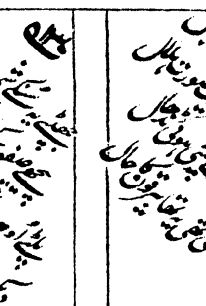

تو اُنسے مل گئی جو توکل مین گھاٹ کے
پہونچی حسینؑ تک نہ کنارے کو کاٹ کے

۱۳۰

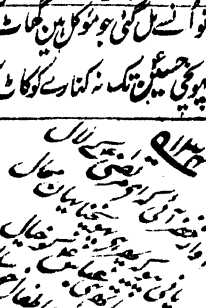

غل تھا ظفر ہوئی خلف بوتراب کی
گردون پہ بند ہو گئی آنکھ آفتاب کی

۱۳۱

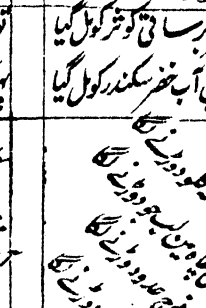

تھا بیقرار دل کی حرارت بجھانے کو
اک آگ ہو گیا تھا وہ پانی مین جانے کو

۱۳۲

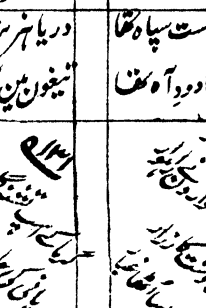

مٹ جاویگا وہ نام جو کچھ عمر بھر کیا
دریا دلی سے دور ہے گر حلق تر کیا

۱۳۳

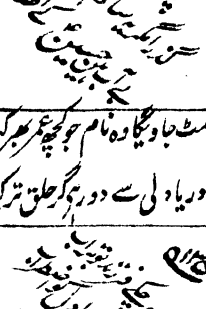

دیکھو دبونہ ابن شہ کائنات سے
چھاتی پہ نیزے رکھکے ہٹا دو فرات سے

۱۳۴

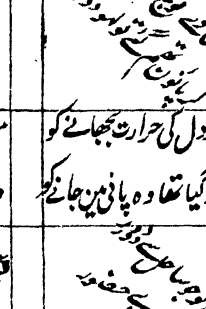

صنوبھی شعاع مہر کی ہر اک حباب مین
سنونے کی مچھلیان نظر آتی تھین آب مین

۱۳۵

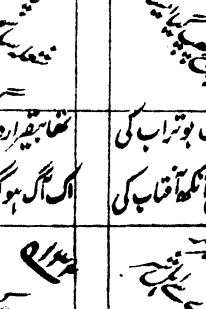

وان انتظار ہوگا تشنہ مشرقین کو
پانی پینگے ہم تو پلا کر حسینؑ کو

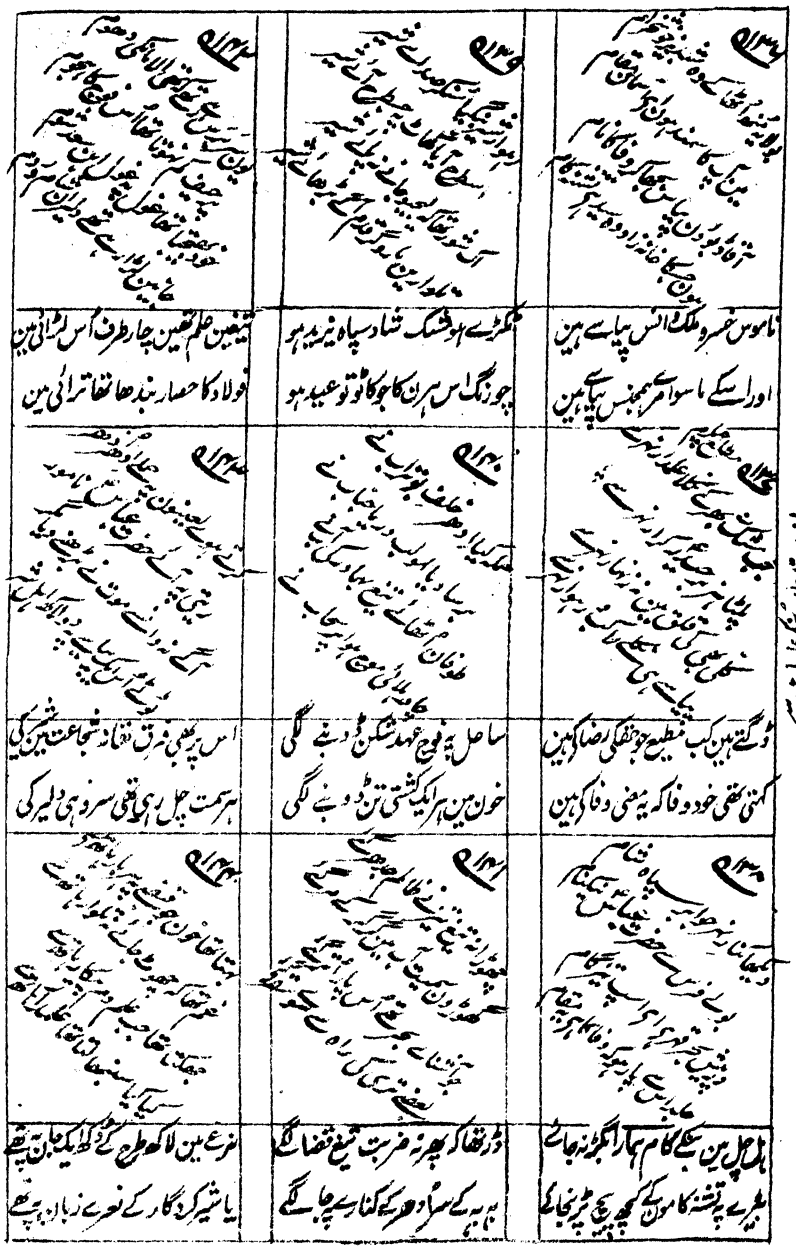

۱۳۵
ناموس خسرو ملک انس پیاسے ہین
اور اسکے ماسوا سب جنس پیاسے ہین

۱۳۶
ٹکڑے ہو شمشک شاد سپاہ یزید ہو
جو رنگ اس ہرن کا جو کاتو توعید ہو

۱۳۷

۱۳۸
تیغین علم تھین چار طرف اس لڑائی مین
فولاد کا حصار بندھا تھا ترائی مین

۱۳۹
ڈگتے ہین کب مطیع جو تقدیر کی رضا کہین
کہتی تھی خود وفا کہ یہ معنی وفا کی ہین

۱۴۰
ساحل پہ فوج عہد شکن ڈوبنے لگی
خون مین ہر اک کشتی تن ڈوبنے لگی

۱۴۱

۱۴۲
اس پر بھی فرق تفاوت شجاعت نہین کی
ہر سمت چل رہی تھی سر و ہی دلیر کی

۱۴۳
ہاتھ چل مین سکے کام ہمارا بگڑ نہ جائے
ڈر تھا کہ پھر نہ ضربت تیغ قضا لگے

۱۴۴
نرغے مین لاکھ طرح کے فکر ایک جان پہ تھے
یا شیر کردگار کے نعرے زبان پہ تھے

نسخہ وفا یہاں سے شروع ہوتا ہے

۱۴۸
زخموں کا غم نہ جان کے جانے کا تھا الم
سب سے زیادہ مشک بجانے کا تھا الم

۱۴۹
پاس آگیا ہے تیر جو ہے بسملِ جان کے
سنبھلے ہیں ہاتھ ہاتھ میں پھر کونپا کر

۱۵۰
قوت تھی سب اسی سے شہِ خوش خصال کو
بے تیغ مار ڈالا ہے زہرا کے لال کو

۱۴۷
سینے کو جھک کے رکھتے تھے مشکِ آب پر
نیزوں کی ڈانڈ پڑتی تھی پشتِ جناب پر

۱۴۸
ضربت لگی اک اور کہ دو ٹکڑے سر ہوا
آئی صدا فلک سے کہ شق القمر ہوا

۱۴۹
کیجئے نہ کیونکہ زخم بدن ہیں پھٹے ہوئے
شانوں سے پھر ملائے ہیں بازو کٹے ہوئے

۱۴۶
تڑپا جگر فگار مین شیر آلہ کا
شانے سے ہاتھ کٹ گیا بازوئے شاہ کا

۱۴۷
یہ کہکے پشت زین سے اصبد بس گر پڑے
رینی پہ مشک عباس پر گر پڑے

۱۴۸
عباس کو پکار کے خاموش ہو گئے
چھاتی پہ ہاتھ مار کے بیہوش ہو گئے

۱۵۴

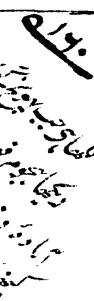

نرغہ ہی قاتلون کا تنِ پاش پاش پر
جاتا ہون اپنے عاشقِ صادق کی لاش پر

۱۵۵

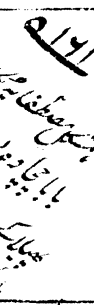

اٹھتا تھا دل مین درد قدم لڑکھڑاتی تھی
ہر بار آہ کرتے تھے اور بیٹھ جاتی تھی

۱۵۶

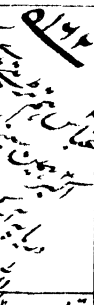

تا شہ دکھائی دیگا اب اس خوش صفا کا
ولا وہ سامنے ہے کنارا فرات کا

۱۵۷

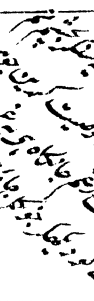

قبرین نہ فرق سے مری دلبر بنائیو
تربت مری اور انکی برابر بنائیو

۱۵۸

آیا ہی یہ ضعیف بھی خدمت کو آپ کی
بھائی سے ملکے جائیو خدمت مین باپ کی

۱۵۹

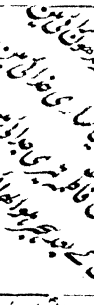

ٹوٹی کمر جگر تری ماتم مین پھٹ گیا
بس آج زور سبط پیمبر کا گھٹ گیا

۱۶۰

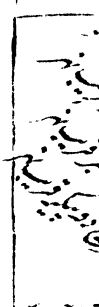

جھپٹے صفون پہ دونون جری اس حواس سے
جلاد سب سرک گئے لاشے کے پاس سے

۱۶۱

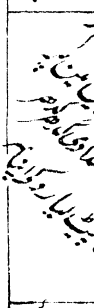

چلائی دم لبون پہ ہی درد جدائی سے
ای بھائی جان آ کے لپٹ جاؤ بھائی سے

۱۶۲

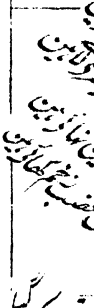

تیغون سے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے تن پاک ہوگیا
شانون سے ہاتھ کٹ گئے سر چاک ہوگیا

۱۶۳
عباس ان کو دیکھ کے بھائی کو بھولے تھے
بے ہاتھ دیکھ کر یہ علمدار رو دیئے
بیدل ہیں بیکس خلق میں تنہا ہیں بے کس
بے ہاتھ تھے جو پیر وہ اب ہاتھ ہو گئے

۱۶۴
نکلا علی کے لشکر سے یہ سلطان حجاز کا
پانی نہ تھا فرات میں جوش ملال تھا
گرنے کو خاک پر تھے کہ آیا نظر انھیں
خیمے کے پاس بیکس و بے آب کا علم

۱۶۵
بے ہوش آ کے ہوش میں عباس نامور
دیکھا کہ دو طرف سے ہے یورش سپاہ کی
بولے کہ آ گیا ہے یہی وقت اے پسر
اٹھو غبار خاک سے ڈھانپو سپاہ کو

۱۶۶
بیٹھے تھے ایک سمت کو عباس نامور
دریا کی سمت سے جو ہوا آئی دفعتہً
لیکن جو دور دور تھا دھوا اور بھی فزوں
صدمہ ہوا یہ سن کے کہ خیمے میں آگ ہے

۱۶۷
ہبہات تفرقہ ہوا لشکر میں شور ہے
عاشق مرا بچھڑ گیا گھر میں نہ آؤنگی
آزردہ کیوں ہو فاطمہ کے نور عین سے
ضایع نہ اپنی جان ابھی بہر خدا کرو

۱۶۸
ہے ہے علی کے بیٹے کی پیاس سے یہ جان
ای جان اب نکل کہ جگر آب ہو گیا
نازاں ہو آسمان پہ زمین قتلگاہ کی
لیجئے سواری آئی رسالت پناہ کی

۱۶۹
یہ ہاتھ دی گئے تھے علی شیر کے ہاتھ میں
کہیو کہ اسکے حال پہ رونا ضرور ہے
آزردہ کیوں ہو فاطمہ کے نور عین سے
یہ داغ دل کے ساتھ زمانے سے جائیگا
نازاں ہو آسمان پہ زمین قتلگاہ کی
یہ ہاتھ ہیں علمدار شہ بحر و بر کے ہاتھ

۱۷۰
عاشق مرا بچھڑ گیا گھر میں نہ آؤنگی
سر ننگے پیٹتی ہوئی دریا پہ جاؤنگی
صدقہ حسینؑ بات کرو کچھ حسینؑ سے
پانی منگانے والی کو پہلے فدا کرو
صدقہ حسینؑ بات کرو کچھ حسینؑ سے
کوثر پہ اب چچا تمھیں پانی پلائیگا

۱۷۱
سقہ ترا خدا کی قسم بے قصور ہے
یہ داغ دل کے ساتھ زمانے سے جائیگا
ہے ہے علی کے بیٹے کی پیاس سے یہ جان
ای جان اب نکل کہ جگر آب ہو گیا

۱۷۲

بھر بھر کے دم والے تہ مشرقین کے
بس مر گئے تڑپ کے قدم پر حسین کے

۱۷۳

کی اسنے جب نگاہ تن پاش پاش پر
اک آہ کر کے گر پڑی عمو کی لاش پر

۱۷۴

اس پر بھی وہ ٹھٹی جو لاشہ کو چھوڑ کے
ریتی میں منھ چھپا لیا گردن کو موڑ کے

۱۷۵

فرزند مر گیا ہے نہ تربت میں سوئے گی
ہی ہی جوان لیلے کہہ کہہ کے روئے گی

۱۷۶

کراب دعا کہ سبط پیمبر مدد کریں
عباسؑ نامدار اس آفت کو ڈر کریں

رباعی

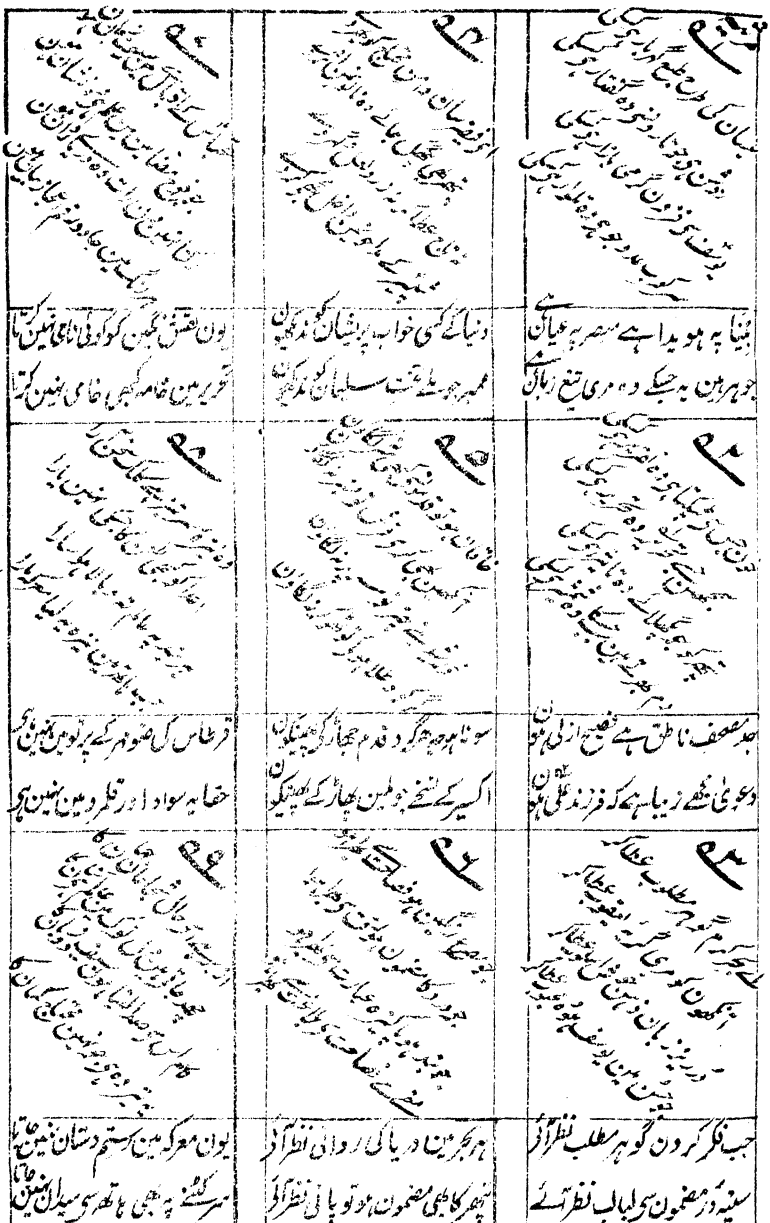

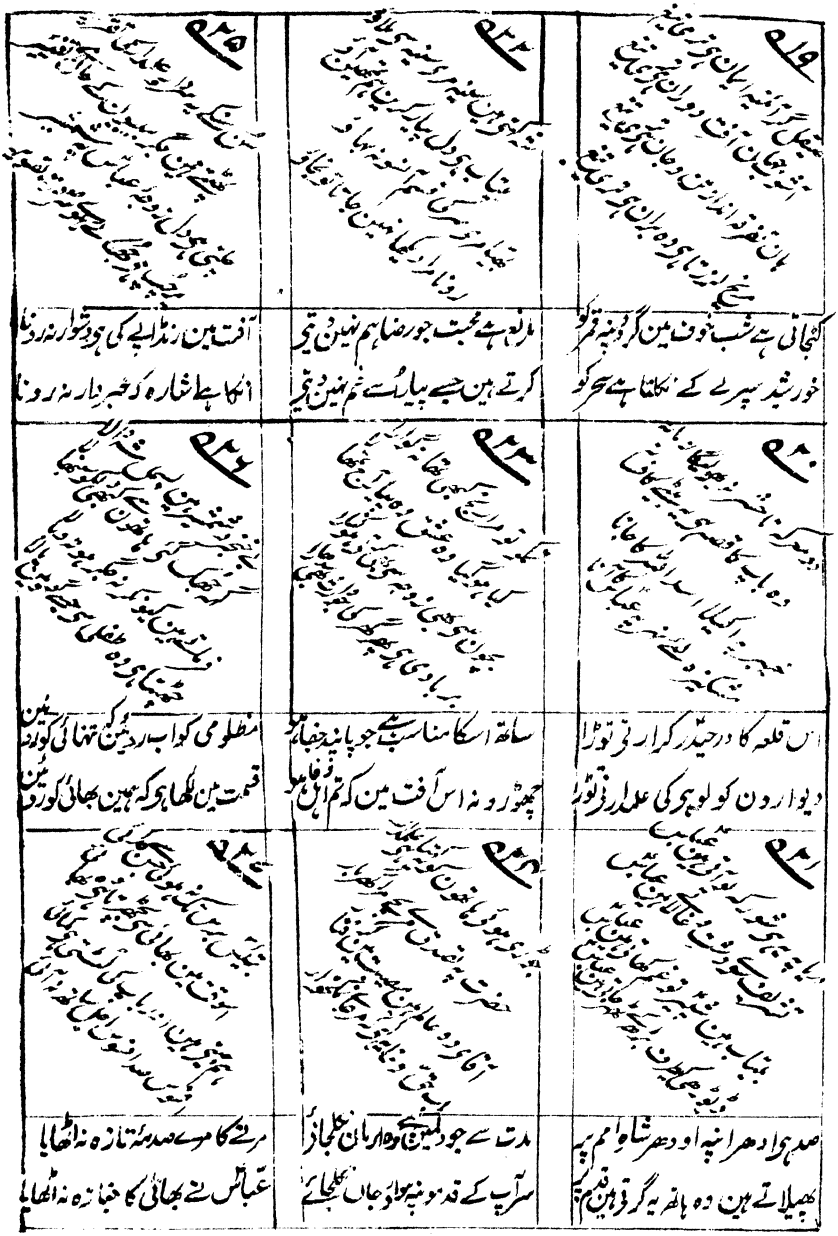

۱۹
کنجائی ہے شب خوف مین گر دو پنہ قمر کو
خورشید سپرے کے نکلتا ہے سحر کو

۲۰
اس قلعہ کا در حیدر کرار نے توڑا
دیوار دن کو لوہے کی علدار نے توڑا

۲۱
صدہا ادھر اپنہ اودھر شاہ امم پر
پھیلاتے ہین وہ ہاتھ یہ گرتے ہین قدم پر

۲۲
ملغہ ہے محبت جو رضا ہم نہین دیتے
کرتے ہین جسے پیار اُسے غم نہین دیتے

۲۳
ساتھ اسکا مناسب ہے جو پاوے خدا تو
چھوڑ و نہ اس آفت مین کہ تم اہل وفا ہو

۲۴
مدت سے جو دل مین ہے وہ ارمان نکلجائے
سر آپ کے قدمون پہ ہو اور جان نکلجائے

۲۵
آفت مین رنڈاپے کی ہو دشوار نہ رونا
انکا ہے اشارہ کہ خبردار نہ رونا

۲۶
مظلومی کو اب اردی مین کہ تنہائی کو دیکھو
قسمت مین لکھا ہے کہ ہین بھائی کو روتے

۲۷
مرنے کا مرے صدمۂ تازہ نہ اٹھایا
عباس نے بھائی کا جنازہ نہ اٹھایا

۲۸

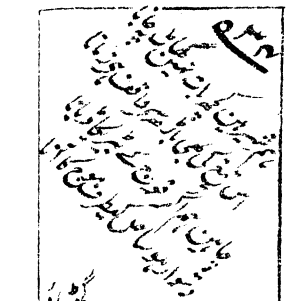

۲۹

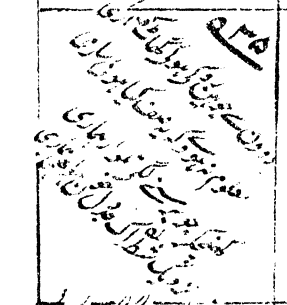

۳۰

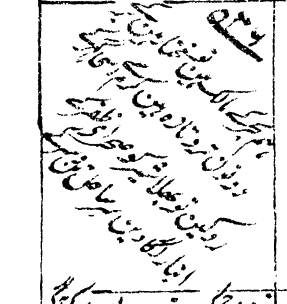

۳۱

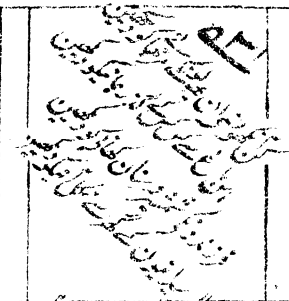

۳۲

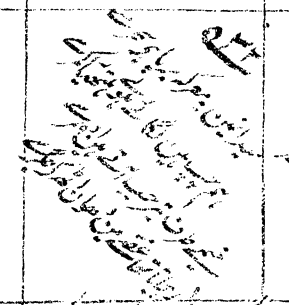

۳۳

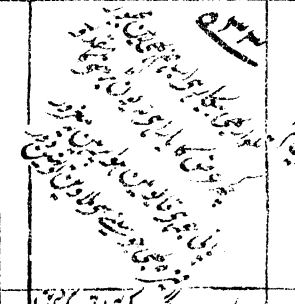

۳۴

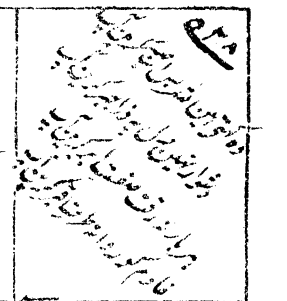

۳۵

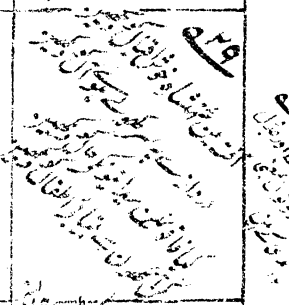

۳۶

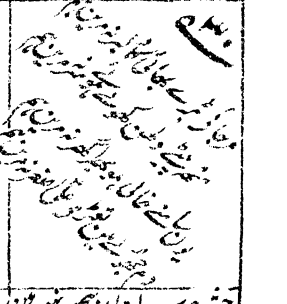

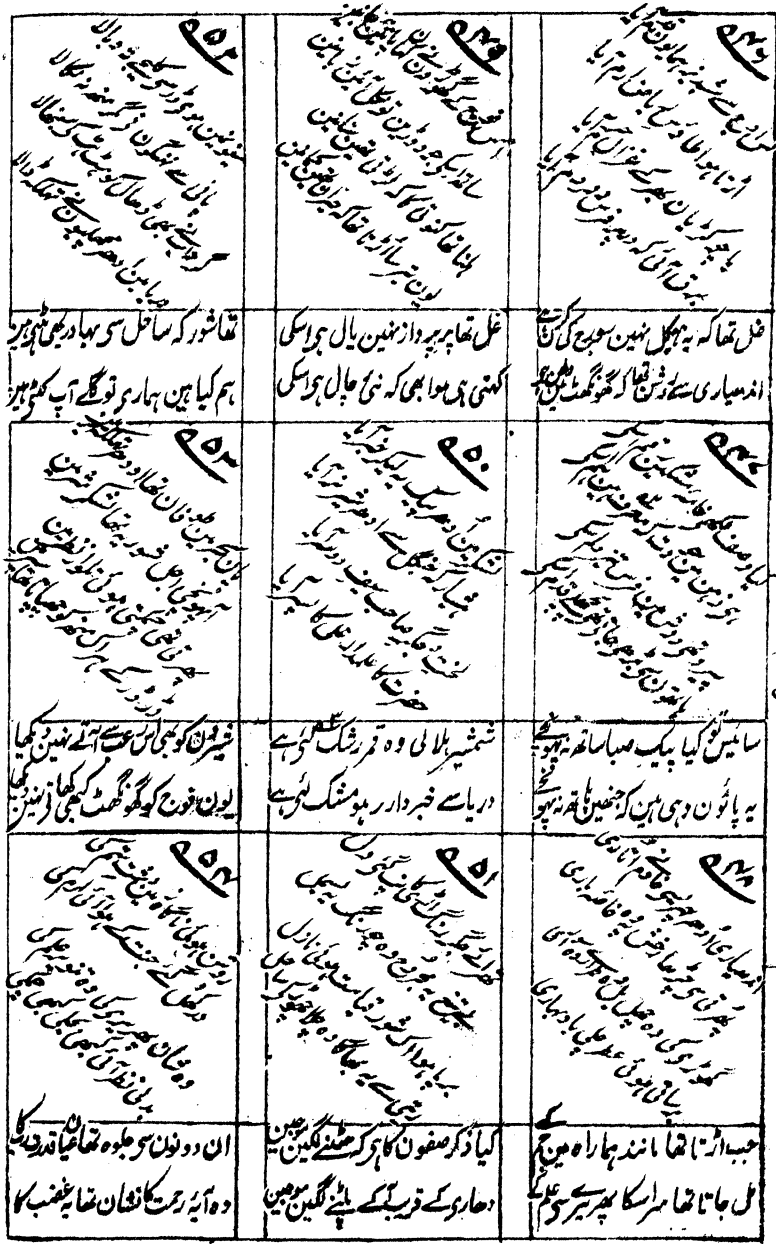

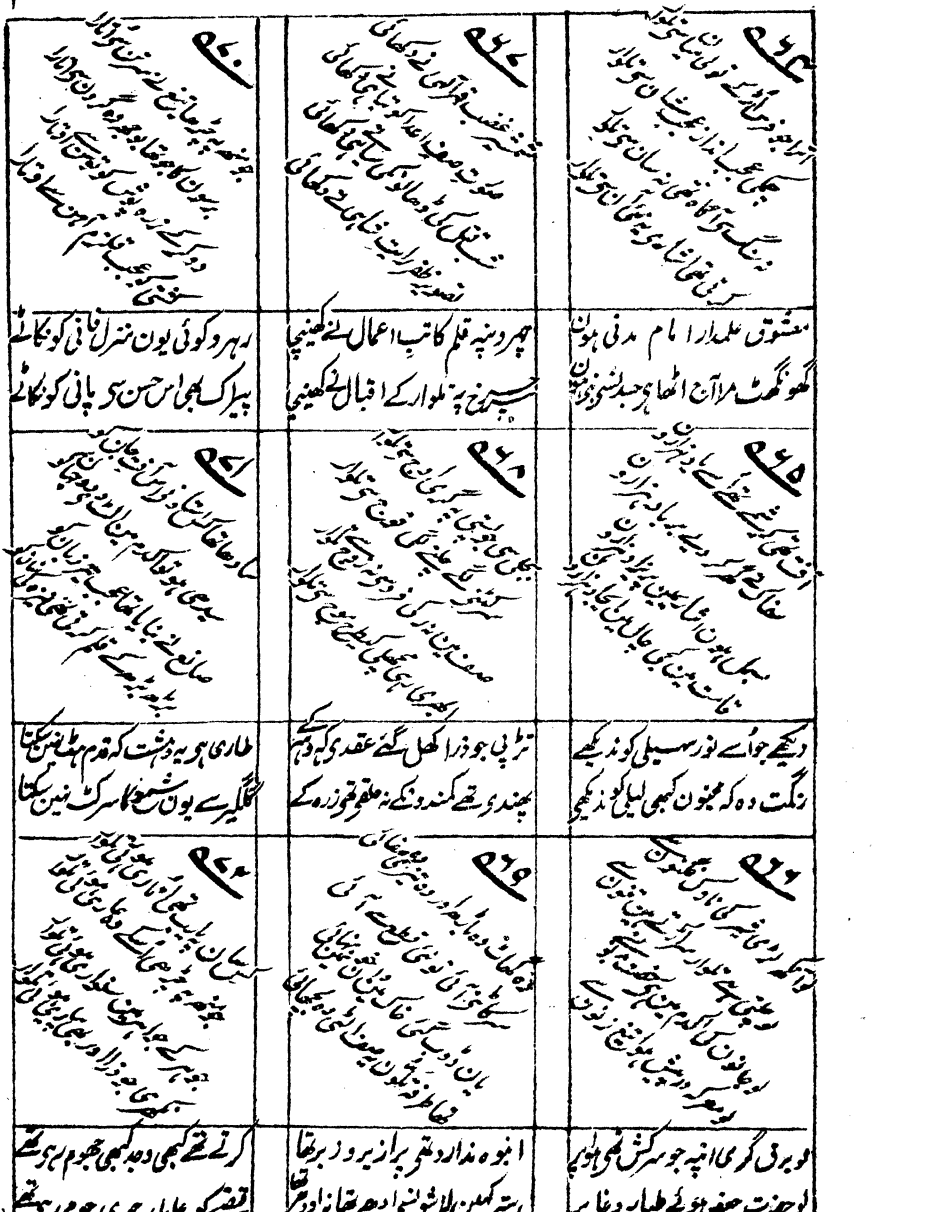

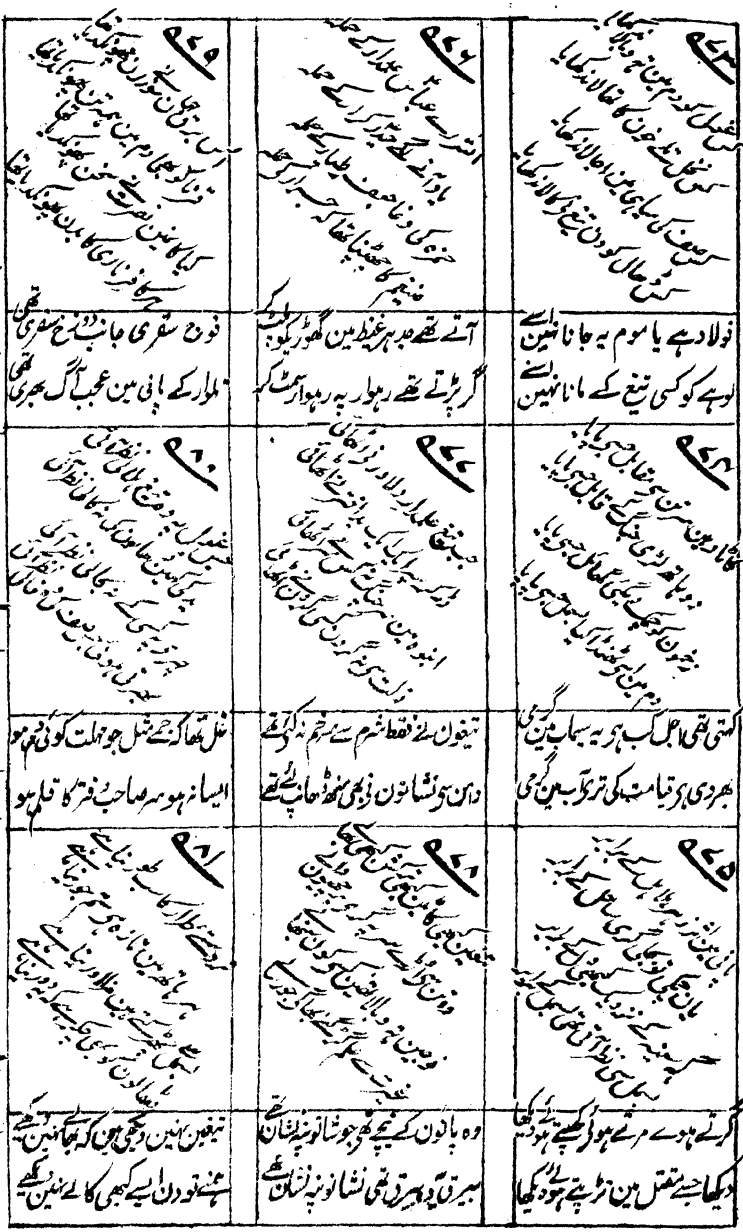

۸۴

بھاگڑ مین سپر چہرے پہ لاتا نہین کوئی
سر کٹتے ہین اور کان ہلاتا نہین کوئی

۸۵

تلوار و کمی ہو جون پہ چڑھ جاتی تھی عباس
ہر ہاتھ مین بھالے سے بڑھ جاتی تھی عباس

۸۶

پیاسا ہی مگر قلعہ کشائی نہین جاتی
اب قبضۂ قدرت سے ترائی نہین جاتی

۸۲

پامال سوارون کے پرے گرد اڑائے
جوزین سے گر اسپنے پہ سم خرد اڑائے

۸۳

طوفان مین دم آرستہ کوشش لب جو کی
پڑ جاتی تھین چھینٹین بھی جو منہہ پہ لہو کی

۸۴

تھہتا ہوا دریا نہ سمائیگا سبو مین
ہٹجاؤ تو بہتر نہین ڈوبو گے لہو مین

۸۸

گردش تھی نگاہون کی بڑھے تھے نہ قدم کے
ملقے کو جو دیکھا تو گلے رہ گئے تھے

۸۹

یون موج زرہ کو کوئی شمشیر نہ پیرے
اس شان سے ندی کو کوئی خیز نہ پیرے

۹۰

تلوار سے ہم سب کے سر اکبار اتر جائین
ہم چاہین تو اس بار سے اس پار اتر جائین

۹۱

ناگاہ فضا سرد ہوئی برق بکف ابر
لو لشکر اعدا پہ چمکنے لگا دریا
تلواروں سے پیدا ہوئی یہ آب کی صورت
لہرانے لگا تیغوں کا در یاب دریا

۹۲

ہاں عمرو کو مارا تمہیں یاں قتل کریگی
خندق کی طرح نہر کو لاشوں سے بھریگی

۹۳

جو نوک تھی نیزے کی انشتی کی طرف تھی
فولاد کی دیوار زرہ پوش کی صف تھی

۹۴

دنیا نہ گر روک کے تشہیر نہ ٹھہرتی
اب بیر وہ تیرا ہے جہاں شیر نہ ٹھہرتی

۹۵

وہ تیر ہیں وہ شعلے بھی جو سینوں میں نہیں ہیں
پھل برچھیوں کے زہر ہلاہل میں بجھے ہیں

۹۶

ہر مرکب اک قاف سے تا قاف ہوا ہے
لڑ آئے ہیں وان ہاتھ تو اعجاف ہوا ہے

۹۷

دریا تھا کنارہ فلک نیلوفری کا
کھولے ہوئے تھی سر پہ ہما چتر زری کا

۹۸

اسکو اسد حق کی لڑائی نہ سمجھنا
دریا ہے یہ خندق کی لڑائی نہ سمجھنا

۹۹

تلوار کی بجلی جو چمکتی نظر آئی
صف کیا تھی کہ ریتی تھی سر کی نظر آئی

۱۰۰

کس قہر کی ندی کو جری جھیل تا تھا
ہر دن سے ترا یمین گویا کیل تا تھا

۱۰۰

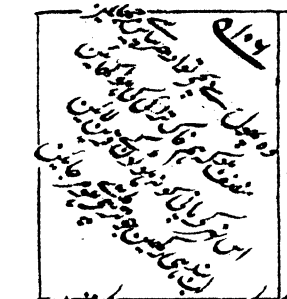

غصّے مین جو ہی شیر تو تو کانپتی جاتا
تلوار کا گھاٹ ایک سی رد کا نہین جاتا

۱۰۱

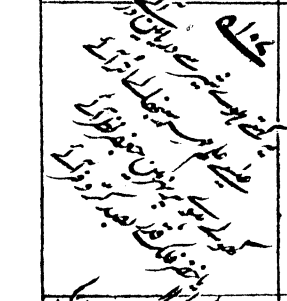

چورنگ ہوے ہوکے دالب ہوکے
کٹ کٹ گئی رینی بھی ڈریرو نسی لہو کے

۱۰۲

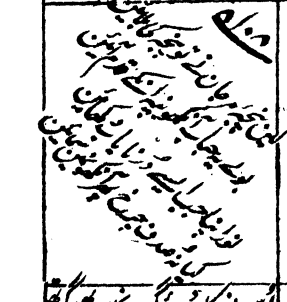

دکھلا دیا دم بھر مین کہانھا جو جہان سے
تلوار رکھ لی تلوار چلو ورہان سے

۱۰۳

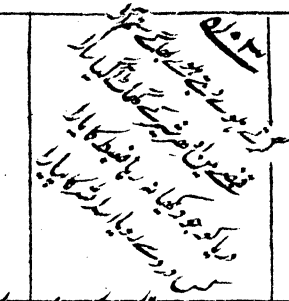

تازہ ہوا غم ساقی کوثر کے پسر کا
خون کر دیا پیاسو نکی مصیبت نے جگر کا

۱۰۴

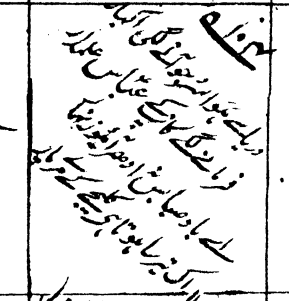

دم بند ہی گرمی سے ولی ابن ولی کا
وہ دھوپ مین خیمہ ہی حسین ابن علی کا

۱۰۵

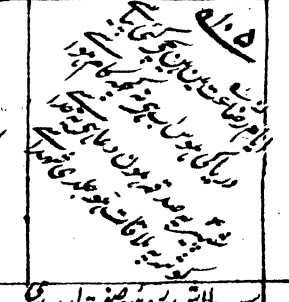

سب لاش پہ دین صفت ابر بہاری
دریا کی ترائی مین بنے قبر ہماری

۱۰۶

کوثر کی نہ جانب ہو نہ دریا کی طرف ہون
دم نکلے تو آنکھین شہ والا کی طرف ہون

۱۰۷

نور صمدی بحر کے گرداب مین دیکھا
خورشید نے منھ آئینۂ آب مین دیکھا

۱۰۸

اُس نور کا ہر دیدۂ گردون مین بھی گھر تھا
قطرے جو ستارے تھے تو گرداب قمر تھا

۱۰۹

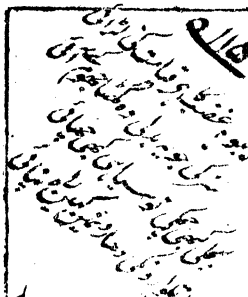

اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا
الماس و زمرد کا وہ دریا نظر آیا

۱۱۰

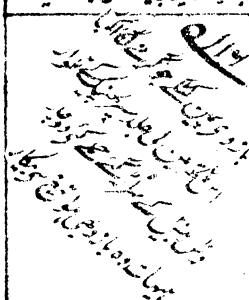

اُدھر یہ تھین یہ فوجیں کہ نہ لیتا نظر آیا
پھر شور وہی پھر وہی طوفان نظر آیا

۱۱۱

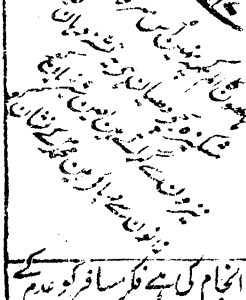

اک دل ہوئے سب قتل پہ سقائے حرم کے
چھدا کئی تیروں نے پھریرے کو علم کے

۱۱۲

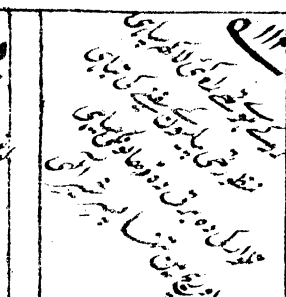

بیداد تھی بھائی پہ شہ تشنہ گلو کے
اُن لوگوں کا نرغہ تھا جو پیاسے تھے لہو کے

۱۱۳

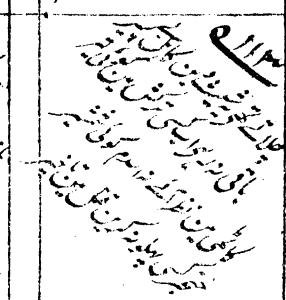

پائے نہ امان سفر زیبا کا بازو
ہاں توڑ دو فرزند ید اللہ کا بازو

۱۱۴

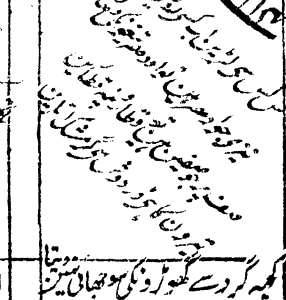

کچھ گرد سے گھوڑوں کی سوجھائی نہیں دیتا
خیمہ شہ والا کا دکھائی نہیں دیتا

۱۱۵

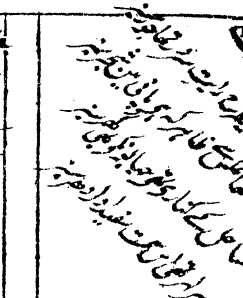

حملے تھے اگر کوہ گراں تھا تو وہ ہٹ جاتا
پر کیا کریں پیاسوں کی جو قدرت الٰہی تھی

۱۱۶

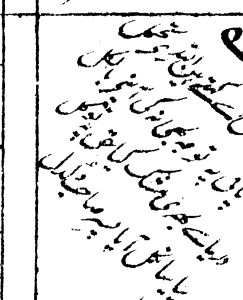

بیدست علمدار ہیں بے پیر ہزاروں
اب شکر تو دانتوں میں ہے اور تیر ہزاروں

۱۱۷

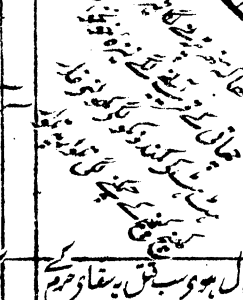

انجام کی ہے فکر سا فر کو عدم کے
منظور یہی ہے کہ گریں ساتھ علم کے

۱۱۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

طاقت اسد اللہ کی دکھلاتے ہیں عباس
غش آتا ہی جب ہوم کے تھم جاتے ہیں عباس

۱۱۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بالائے زمین خون میں نہائی ہوئی لاشے
شبیر کی چھاتی سے لگائے ہوئے لاشے

۱۲۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

لاشے کی طرف بانوئے بیداد بڑھے ہیں
کھینچے ہوئے خنجر کئی جلاد بڑھے ہیں

۱۲۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کس طرح ملیں راہبر و خلد بریں سے
تم ہاتھ پکڑ لو تو بڑھیں پاؤں زمیں سے

۱۲۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تکلیف بہت ہوگی تہمتنا ہاشم کو
لے آتا ہوں میں لاشۂ سقائے حرم کو

۱۲۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

باتیں نہ کروں شکل عمل دار نہ دیکھوں
مرتے ہوئے میں بھائی کا دیدار نہ دیکھوں

۱۲۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دم سینے میں حسرت کی نظر سر دین پر
مشکیزہ تو چھاتی پہ کٹے ہاتھ زمین پر

۱۲۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دولت اسد اللہ کی کھو فی کو خبر تھے
پیری میں جوان بھائی کے لاشے کو خبر تھے

۱۲۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

صدمہ نہ اٹھا روح نے رخصت کیا تن کو
جنت میں گئے چھوڑ کے ہستی کی چمن کو

۱۲۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پر خون علم و مشک کو ساتھ آپ لے چلیں
مین لاش اٹھا لیتا ہون ہاتھ آپ اٹھائیں

۱۲۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تھے نوحہ گر اکبر بھی امام ازلی بھی
سر پیٹتے جاتے تھے محمد بھی علی بھی

۱۳۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہ بھی ہے مری چھوٹے برادر کی نشانی
سب دیکھ لین عباس دلاور کی نشانی

۱۳۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کچھ مشکل فرار دل شبیر بتا دو
کس طرح کروں خیمہ جو تدبیر بتا دو

۱۳۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کوتل فرس نیز قدم آتا ہی لوگو
ماتم کو سب اٹھو کہ علم آتا ہی لوگو

۱۳۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

عباس کی شمشیر و سپر خون مین بھی تھی
تینون کی کٹی ہرنے پہ سنسار مصر تھی

۱۳۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اکرم کے لیے جیسے مین ہم جاہن بھائی
زینب کو علم دیکھے ابھی آتے ہین بھائی

۱۳۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

چلائے کہ اب دین کسے بابکے علم کو
روتا ہے مین نہر پہ سقائے حرم کو

۱۳۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

منہ تکتی تھی رو رو کے کوئی دہن زین پہ
اٹھتی تھی کوئی اور کوئی گرتی تھی مین پہ

۱۳۶

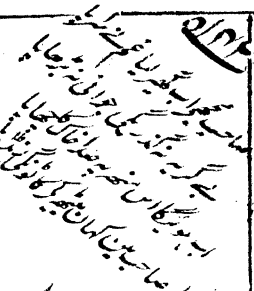

کیا وجہ جو اسوار سے منھ موڑ کے آیا
ہے ہے مرے عمو کو کہاں چھوڑ کے آیا

۱۳۷

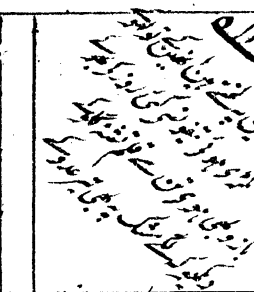

منھ تکو نہ بابا نے دکھایا اسی غم میں
یہ خون میں بھری مشک لٹکتی ہے علم میں

۱۳۸

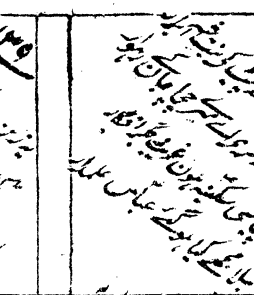

صورت یہ کسی کو نہیں دکھلائیگی قابل
یاں رہنے کے قابل وطن جانیکے قابل

۱۳۹

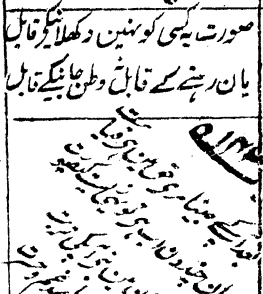

کہتا تھا یہ صدقہ نہیں تھوڑا مجھے پانی
پیاسے مرے اسوار نہ چھوڑا مجھے پانی

۱۴۰

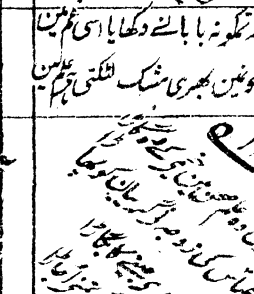

یوں ترک وفاداری کا شیوہ کیا صاحب
بچوں کو یتیم اور بہن بیوہ کیا صاحب

۱۴۱

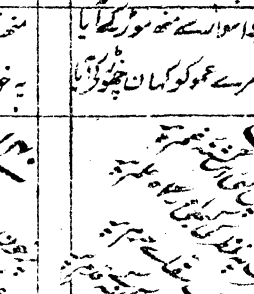

سوت آئے نہ جبتک میں دیکھ لوں پھر بہن
جاروب کشی آپکی مژگان پہ کروں میں

۱۴۲

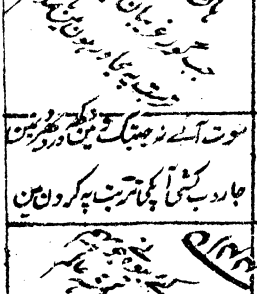

دنیا میں یتیم آج ہمیں کر گئے بابا
تکو نہیں معلوم ہمیں مر گئے بابا

۱۴۳

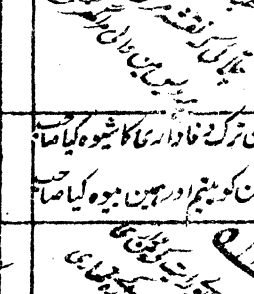

جل تھل ہوا بابا آن اشکوں سے میں غلطاں
اب بانگ میں صندل کی عوض خاک ملونگی

۱۴۴

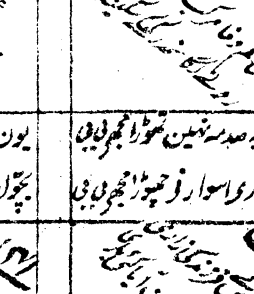

اک خشر ہے فرزند کی رخصت طلبی سے
خیمے پر جدا ہوتے ہیں ہمشکل نبی سے

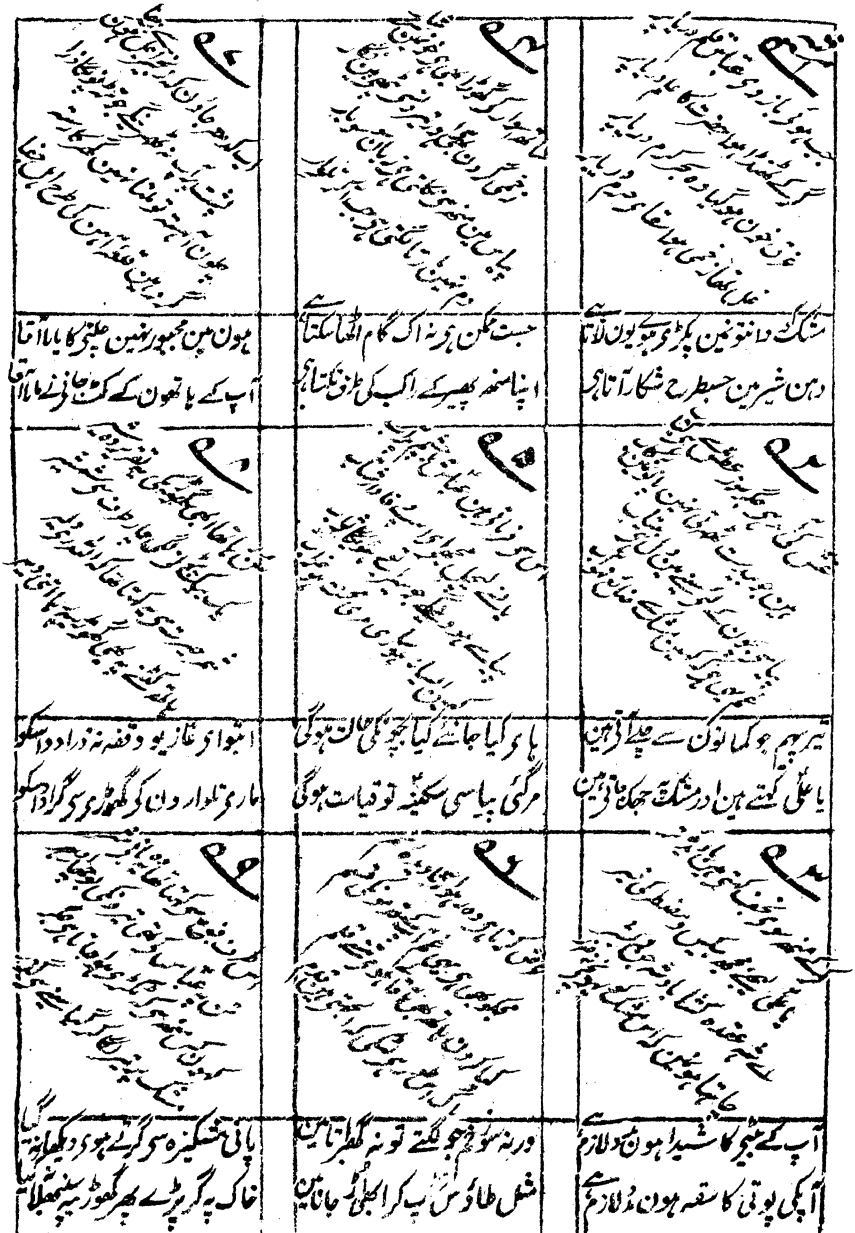

۱۰

یاں اجل مجھ سے بغلگیر ہوا جاتی ہے
تن سے سر کٹنے کی تدبیر ہوا جاتی ہے

فوج اندوہ و الم کشور دل لوٹ گئی
بھائی کے ہاتھ کٹے میری کمر ٹوٹ گئی

۱۱

لڑ کھڑاتے ہیں قدم ٹھوکریں کھاتے ہیں ہم
آپکے پاس عجب حال سے آتے ہیں ہم

آکے یاں بھائی کی صورت بھی بھائی نہ دیکھے
بھائی بھائی کے سر تن میں جدائی دیکھے

۱۲

ہاں خبردار خبردار کہ ہم آپہونچے
تن زخمی کو نہ عباس کے ایذا پہونچے

کبھی منھ پھیر کے اعدا پہ نظر کرتا ہے
اور کبھی پیاس سے دریا پہ نظر کرتا ہے

۱۳

تن مجروح میں جان اب کوئی دم باقی ہے
آؤ بابا کہ چچا میں ابھی دم باقی ہے

اور تقدیر ہر اک رنج و بلا دکھلائے
لاش بھائی کی نہ بھائی کو خدا دکھلائے

۱۴

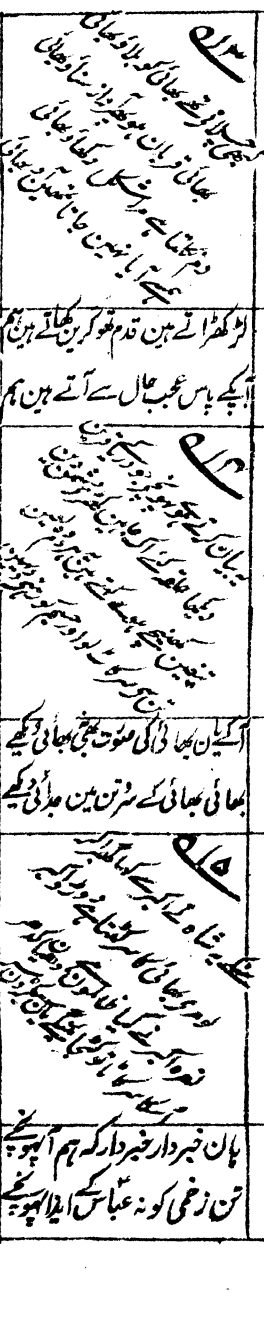

۲۸

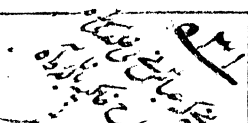

ہو گے سبد ست مجھ سے بھی کھانا نہ گیا
ہم تو آئے مگر اس شرم سے آیا نہ گیا

۲۹

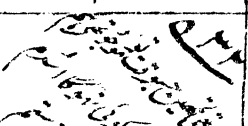

ساتھ بچپن سے ہے بھائی تو ہم چھوڑتی ہو
ہائے تم تشنہ دہن خالیہ دم توڑتی ہو

۳۰

ہو بجا اسکی غریبی پہ جو ہم رحم نہ کہیں
ایسے مظلوم بھی آفاق میں کم ہوتے ہیں

۳۱

تو نے خیمہ ہی کی گردن پہ نہ چلتے دیکھا
ہائے میں نے ترا دم تجھ سے نکلتے دیکھا

۳۲

نہ برادر نہ بھتیجا نہ پسر ہوگا
کیسی تنہائی میں تو بنا ہی سفر ہوگا

۳۳

جا کے دریا کے کنارے اسے دا ئی ہم
لو بہن ہاتھ سے بھائی کو بھی کھو آئی ہم

۳۴

اسکے فرزند کو چھاتی سے لگا دیکھنا
کپڑے رنڈسالے کے بھابھی کو پہنا دیکھنا

۳۵

دیکھ کر مشک علم چھاتی پھٹی جاتی ہے
آپ کے خو ملکی ہے مجھے بو آتی ہے

۳۶

نہر سے آپ کے مرنے کی خبر آئی ہے
مشک پانی کی عوض خون میں تر آئی ہے

۳۶

کیا کہے بیٹی دو عالم کی خوشی ہے تجھ سے
تھا اگر باپ تو بیٹا تھی تو بیٹی ہے تجھ سے
سنبھلو بھائی کہ تم بن یہ بکھیڑا ہے کیا
جھگڑا بیٹوں کا ہے بیٹی کا تو جھگڑا ہے کیا

اٹھ گیا خلق سے حیدر کا وہ جانی ہو کر
اب یہی ہے ترے وارث کی نشانی ہو کر

۳۷

کہتے ہیں بیٹی ہے ہر باپ کو پیاری لیکن
دیکھا اس بیٹی کی صورت کسی بیٹی کی نہ ہو
ہے یہ اک علم لدنی کی عطا کی حق سے
ایسی بیٹی کسی پیغمبر کی بیٹی کی نہ ہو
ہے یہ اک علم لدنی کی عطا کی حق سے
ایسی بیٹی کسی پیغمبر کی بیٹی کی نہ ہو

تمام اب تو سن خامہ کی عنان اے مونس
آگے ہے رخصت اکبر کا بیان اے مونس

۳۸

سلام

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

بند ۱۸
کہاں شہ نے اصغر کو دودھ پلایا
کہاں گہوارہ بیٹھے شہ مشکلا نے
اسد ہوں میں کشتہ شہ مشکلا کا
قدم کیا بہشت بریں سے ہٹے گا

بند ۱۹
ارے نگاہ میں اور سینہ میں دل ہے بھوکا
کہاں جا کے ٹھنڈا ہو اب خاندانِ زہرا
علی کی میں بیٹی حسین کی بہن ہوں
میں کھو لے سے کیونکر بلا دوں بیابیں

بند ۲۰
اشارہ ہوا قطعہ
کہ خنجر ہو بے شیر جاری حلق پر
ہوا حکم جب یہ حسین ابن حیدر
ہوا ہاتھ بے شیر خنجر کی فی پر
گرا خنجر اور ہو گیا ہاتھ چکنا

بند ۲۱
ہوا قطعہ
ہوا ہاتھ بے شیر خنجر کی فی پر
ہوا حکم جب یہ حسین ابن حیدر
گرا خنجر اور ہو گیا ہاتھ چکنا
کہاں تک ہو بے شیر جاری یہ دھوکا

بند ۲۲
ہوا قطعہ
کہا شہ نے اصغر کو دودھ پلانے کو
ہوا حکم جب یہ حسین ابن حیدر
گرا خنجر اور ہو گیا ہاتھ چکنا
کہاں تک ہو بے شیر جاری یہ دھوکا

بند ۲۳
ہوا قطعہ
کہا شہ نے اصغر کو دودھ پلانے کو
ہوا حکم جب یہ حسین ابن حیدر
گرا خنجر اور ہو گیا ہاتھ چکنا
کہاں تک ہو بے شیر جاری یہ دھوکا

بند ۲۴
ہوا قطعہ
کہا شہ نے اصغر کو دودھ پلانے کو
ہوا حکم جب یہ حسین ابن حیدر
گرا خنجر اور ہو گیا ہاتھ چکنا
کہاں تک ہو بے شیر جاری یہ دھوکا

بند ۲۵
ہوا قطعہ
کہا شہ نے اصغر کو دودھ پلانے کو
ہوا حکم جب یہ حسین ابن حیدر
گرا خنجر اور ہو گیا ہاتھ چکنا
کہاں تک ہو بے شیر جاری یہ دھوکا

بند ۲۶
ہوا قطعہ
کہا شہ نے اصغر کو دودھ پلانے کو
ہوا حکم جب یہ حسین ابن حیدر
گرا خنجر اور ہو گیا ہاتھ چکنا
کہاں تک ہو بے شیر جاری یہ دھوکا

بند ۲۷
ہوا قطعہ
کہا شہ نے اصغر کو دودھ پلانے کو
ہوا حکم جب یہ حسین ابن حیدر
گرا خنجر اور ہو گیا ہاتھ چکنا
کہاں تک ہو بے شیر جاری یہ دھوکا

۱

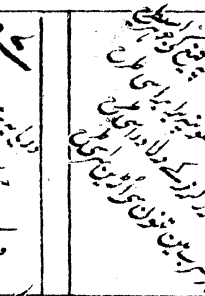

تیغ علی کی جنبش قسم دم نہ لیجیو
جبتک نہ لاکھ سر ہون قلم دم نہ لیجیو

۲

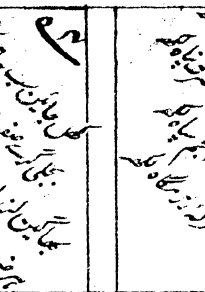

ہر یک تاز مورد فتہ کریم ہو
جو پہلوان ہو صورت مرحب دو نیم ہو

۳

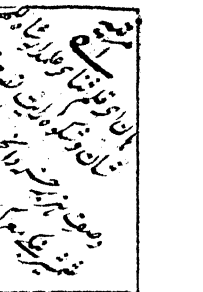

دیکھے وہ معجزے جو ہوئے یا ہوئے نہ تھے
مشکلکشا تھے اور بھی پیدا ہوئے نہ تھے

۴

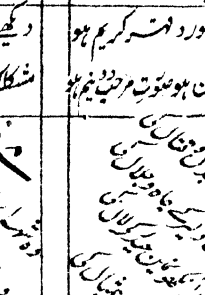

عالم کے حاسدون کا جگر غم سے خون ہے
فردوسی بلند سخن سرنگون ہے

۵

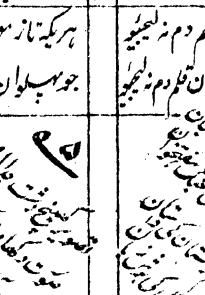

مصرع ہر اک بلند ہو سطح زمین سے
تعنین کھنچی ہوئی نظر آئین نہم مین

۶

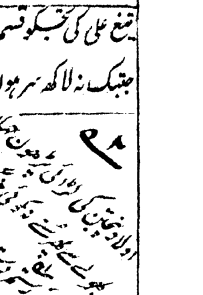

دست خدا خطاب ملا حسن جناب کو
مغرب سے کھینچ لایا ہے جو آفتاب کو

۷

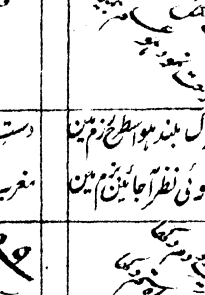

دست خدا کی ضرب کا ہست و نہنگ ہے لین
خیبر مین جو ہوئی تھی وہی جنگ پھر لین

۸

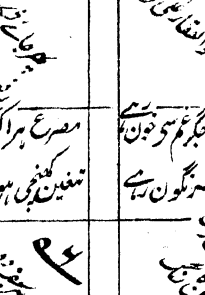

سب پر عیان ہون شیر کے جوہر لڑائی مین
پھر جنگ نہروان نظر آئے ترائی مین

۹

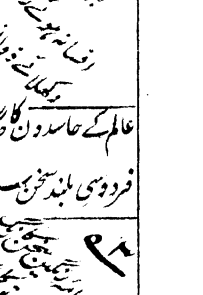

افواج روم و شام کی دم مین قضا ہی
وہ جنگ اور تھی یہ علی کی لڑائی ہی

۱۰

بجلی گرے گی جنگ میں ہر ذبیحات پر
پل زخمیوں کے آج بندھینگے فرات پر

دھڑکا لگا ہے غیر کا جنگی سپاہ کو
سب دیکھتے ہیں گھوڑوں کے لٹھ کی راہ کو

صدمے سے سننے والوں کے دل ٹکڑے ہوتے ہیں
عباس بھی حسین بھی اکبر بھی ذہن میں

۱۱

جاتی ہے یوں سمٹ کے یہ فوج اور فوج پر
آندھی میں موج گرتی ہے جیسے موج پر

خالف ہے چار آئینہ اپنے حصار سے
ڈھالیں پناہ مانگتی ہیں کردگار سے

لاکھوں ہیں غم انھیں ہیں صدیوں ہیں ذہن میں
سینوں میں دل لہو میں کلیجے فگار ہیں

۱۲

دریا فریب تر ہے جو میدانِ جنگ سے
ماہی ہر ایک پلٹی ہے کشتِ نہنگ سے

بیتاب نہر تھی کہ نکل جاوے فوج سے
پر سر پٹک کے رہگئی زنجیرِ موج سے

بھائی جو چھٹ گئے تو جیناحرام تھا
انصاف شرط ہے کہو کیا دل کا حال تھا

۱۹

آخر تم ہو ن بھی کبھی غمگین ہوئے ہین
تنہائی مین فضا مین اکیلے ہوئے ہین
ہنسنے کا اس نشانے کا الم ہوگا یا نہین
راضی ہون کسطرح کہ یہ رنج عظیم ہو ن
بھاوج جوان رانڈ ہون بچے یتیم ہو ن

۲۰

بچپن کی خدمتون کو بھی کچھ یاد کرتے ہو
بیکس کے کیون ریاض کو برباد کرتے ہو
جان اپنی پہلے عبد وفادار کھوئیگا
مطلب جو آپ کا ہے یہ ہرگز نہ ہوئیگا

۲۱

غلامون کی ہے عرض کہ اب فیصلہ کرین
یہ فوج کیا ہے آپ کا اقبال چاہئے
پیاسون کی فکر اب تو بہر حال چاہئے
آفت مین کوئی چاہنے والا تو پاس ہو
کسکی امید پھر جو برادر سے یاس ہو

۲۲

ناز اسپہ ہے کہ فدیۂ شاہ انام ہین
بیٹے اگر ہین آپ تو ہم بھی غلام ہین

۲۹
جھپکا لڑکپن سے جب یہ چشم گریان
دیکھا ہے کس کے بھائی کی تعش میں
جب سے کہ دیکھا دشمنوں کا اول ہوا ہے حملہ
ہے ہے ہمیں ہے فوج اول ہوا ہے حملہ

۳۰
جب سے کہ ہوش سنبھالا ہے تعش میں ہم
تنہا ہیں کس کو ڈھونڈھیں کس کو پکاریں ہم
ہر سو کمان و تیر ہے ہر سو ہے تیغ و خنجر
ہر سو ہے ہر طرف سے ہر سو ہے ہر طرف سے

۳۱
اچھا علمدار ہے بھائی تمام ہو
اس بے کسی میں ہم کو سہارا ہے کون سا
دیکھیں گے بھی نہ آنکھ اٹھا کر جو ہم طرف
لاشے پہ بھی ہمارے نہ روئے گا کوئی

۳۲
ہے ہے ہمارے سر پہ ہے تلوار کا ہے حملہ
ہے ہے ہمارے سر پہ ہے تلوار کا ہے حملہ
ہے ہے ہمارے سر پہ ہے تلوار کا ہے حملہ
ہے ہے ہمارے سر پہ ہے تلوار کا ہے حملہ

۳۳
ہے ہے ہمارے سر پہ ہے تلوار کا ہے حملہ
ہے ہے ہمارے سر پہ ہے تلوار کا ہے حملہ
ہے ہے ہمارے سر پہ ہے تلوار کا ہے حملہ
ہے ہے ہمارے سر پہ ہے تلوار کا ہے حملہ

۳۴
ہے ہے ہمارے سر پہ ہے تلوار کا ہے حملہ
ہے ہے ہمارے سر پہ ہے تلوار کا ہے حملہ
ہے ہے ہمارے سر پہ ہے تلوار کا ہے حملہ
ہے ہے ہمارے سر پہ ہے تلوار کا ہے حملہ

۳۵
ہے ہے ہمارے سر پہ ہے تلوار کا ہے حملہ
ہے ہے ہمارے سر پہ ہے تلوار کا ہے حملہ
ہے ہے ہمارے سر پہ ہے تلوار کا ہے حملہ
ہے ہے ہمارے سر پہ ہے تلوار کا ہے حملہ

۳۶
ہے ہے ہمارے سر پہ ہے تلوار کا ہے حملہ
ہے ہے ہمارے سر پہ ہے تلوار کا ہے حملہ
ہے ہے ہمارے سر پہ ہے تلوار کا ہے حملہ
ہے ہے ہمارے سر پہ ہے تلوار کا ہے حملہ

یہ دو ہلون ہاتھ حیدر صفدر کے ہاتھ ہین
مین جانتا ہون شیر خدا میرے ساتھ ہین

کرتے ہو کوچ تم کہ جہان مین مقام ہو
پروا ہے کیا جیے کہ یہ بھائی تمام ہو

اک اک قدم مین اسکے چلون لبر کا تھا
آمد فرس کی تھی کہ جھکڑ اڑا پری کا تھا

دریا پہ ہو کے آپ تو کوثر پہ جاتے ہین
چلیے ہم اور اکبر مہرو بھی آتے ہین

گھوڑا اڑا جو وادی مینو سرشت مین
اک غل ہوا کہ جاتی ہین جعفر بہشت مین

اللہ رے غم کہ صنعف سے تصویر ہو گئی
اسوقت تک جوان تھے اب پیر ہو گئی

نرغہ مرا امام پہ ہے بیقرار ہون
پیدل قریب آگئے جلدی سوار ہون

غل تھا پیادہ ہون جو سپاہی سوار ہین
دلدل پہ آج شیر الٰہی سوار ہین

۳۶
شاہی ملی ملا جو علم بو تراب کا
کیا فیض ہے خدیو سلیمان جناب کا

۳۷
ضرب اسکی کھا کے جب تنِ بدخو خمدر ہو
اسپر نظر کرے تو کلیجہ فگار ہو

۳۸
اڑنا برابر اسکے اُسے بھی محال ہے
جادو ہے مرغ وہم ہی پیک خیال ہے

۳۹
فرگان کی برہمی ہے غضب کردگار کا
کس بل ہے دونوں ابروؤں میں ذوالفقار کا

۴۰
وہ کیا پری بھی سانگ نہیں کبھی
پچھلی سموں کی گرد بھی پاتی نہیں کبھی

۴۱
حیدر پہ کیا یہ سب اسد کردگار میں
ہاتھ انکے وقتِ غیظ و غضب ذوالفقار میں

۴۲
نسبت ہے کیا صفائی رخ لاجواب سے
ہے خشک آب آئینہ اس آفتاب سے

۴۳
فرق آگیا ادب سے نشانو کی فوج میں
ڈنکا ہوا درود کا خود انکی فوج میں

۴۴
زہرے ہیں سب کے آب یہ ایسی لہر میں
پلکوں میں پنلیا ہیں کہ نیتاں ہیں شیر میں

۴۵
فرق آگیا ادب سے نشانو کی فوج میں
ڈنکا ہوا درود کا خود انکی فوج میں

۴۶
شاہی ملی ملا جو علم بو تراب کا
کیا فیض ہے خدیو سلیمان جناب کا

۴۷
ضرب اسکی کھا کے جب تنِ بدخو خمدر ہو
اسپر نظر کرے تو کلیجہ فگار ہو

۴۸
اڑنا برابر اسکے اُسے بھی محال ہے
جادو ہے مرغ وہم ہی پیک خیال ہے

۴۹
فرگان کی برہمی ہے غضب کردگار کا
کس بل ہے دونوں ابروؤں میں ذوالفقار کا

۵۰
وہ کیا پری بھی سانگ نہیں کبھی
پچھلی سموں کی گرد بھی پاتی نہیں کبھی

۵۱
حیدر پہ کیا یہ سب اسد کردگار میں
ہاتھ انکے وقتِ غیظ و غضب ذوالفقار میں

۵۲
نسبت ہے کیا صفائی رخ لاجواب سے
ہے خشک آب آئینہ اس آفتاب سے

۵۳
فرق آگیا ادب سے نشانو کی فوج میں
ڈنکا ہوا درود کا خود انکی فوج میں

۵۴
زہرے ہیں سب کے آب یہ ایسی لہر میں
پلکوں میں پنلیا ہیں کہ نیتاں ہیں شیر میں

۵۵
فرق آگیا ادب سے نشانو کی فوج میں
ڈنکا ہوا درود کا خود انکی فوج میں

۴۶

لرزہ ہے ڈر سے گنبد نیلی رواق کو
نعرے ہلا رہے ہیں زمین عراق کو
چمکے نہ کیوں وہ جسکو خدا آب و تاب دے
کیا منہ کسی کا ہے کہ جو ٹھہر کر جواب دے

۴۷

یہ تیغ وہ نہیں جو تھمے یا کہیں رکے
واں کیا ہوا جہاں پر روح الامین رکے
جبریل بھی رکاب کو تھامے کھڑے رہیں
ہلنا تو درکنار ہو جنبش نہ پر کو بھی

۴۸

صبتک بھروں میں مشک لڑائی کو چھوڑ دو
شیرا گیا قریب ترائی کو چھوڑ دو
شیریں محل سے تڑپ کر نکل پڑی
لیلائے فتح خیمے سے باہر نکل پڑی

۴۹

مرحب فقط سمند سے گر کر نہ اٹھ سکا
گاو زمیں سے تیغ کا لنگر نہ اٹھ سکا
لہرین سیاہ سانپ کی دم اژدہے کا تھا
یارا نہ عندلیب کو بھی چہچہے کا تھا

۵۰

جب میں بڑھا تو کوفہ کو الٹو گا تا مگر
حملے کرو تو قبلۂ دیں کے غلام پر
سب طور ہیں علی ولی کے جلال کے
سن لو کلام مصحف ناطق کے لال کے

۵۱

مرحب کو بھی ہلاک کیا تیغ مار کے
ہے ہے میں ان کے دانت کھٹے کر دیے ہیں مار کے
خیبر میں ہیں نشان ابھی تک لگے ہوئے
ہیں در پہ اب تک اس کے طمانچے لگے ہوئے

۵۲

فقرے ہیں یہ سپہر پہ تھامے کہ ہیں ستون
سر ہیں کہ ہیں عمود ہیں بازو کہ ہیں ستون
ہیں ان کے ہاتھ پاؤں میں جو زور ہیں ستون
ہاں کیوں نہ ہوں کہ ان کی ہی تو یادگار ہیں

۵۵

آئی شکست فوج کہ اس دشت و بست میں
گھوڑا اسفو کو بھاگ گیا ایک جست میں

۵۶

یکتا ہر جنگ جو یہ نیستوک سے نشان ہو
تیغ ایسی ایسا خنجر ہو ایسا جوان ہو

۵۷

نشکر کی عقل گم ہوئی اور اک اڑ گئی
جسجا صیفین جمع تھیں رن خاک اڑ گئی

۵۸

بر بان ڈر ہیں کہ تازہ بلا آئی کیا نئی
الٹی زمین یہ شور ہوا آسما نئی

۵۹

پیدل تھا خون گرفتہ کوئی با سوار تھا
جو اس مہیب میں سانس آیا سکا تھا

۶۰

جنبان تھا عرب سے طبقہ اس زمین کا
جھنڈا علی کرلانے گاڑا تھا ہین کا

۶۱

رستم تھا سر کہ مین کہ اسفندیار تھا
اکدم بھی تھم گیا تو یہ دو تھا وہ چار تھا

۶۲

چھوٹے بھی اگر تو خون رگ بانکو کا ٹکے
جب چاہو سر کو بھینکدو گردن سے کاٹکے

۶۳

بھاگا اگر نہ جنگ کے قابل ہوا کوئی
دو ہو کے رہ گیا جو مقابل ہوا کوئی

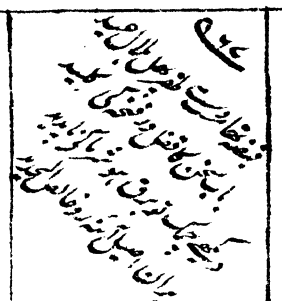

اک سیر تھی سوار جو کرتے تھے زیب تن
کوندی وہ برق فر تو نکڑے جبال ہون

صانع جنھین یہ جوہر ذاتی عطا کرے
کلک زبان بریدہ ثنا اسکی کیا کرے

خالی سمند دوڑتے پھرتے تھے جا بجا
برسی وہ خون کہ زنگ پہاڑون کے لال ہون

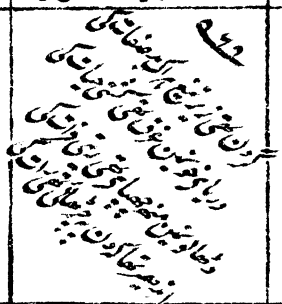

مردہ تھا وہ جو زد رین بہ رام گور تھا
ظلمت مین بیخواس تھر شامی جال تھا

منھ مین وہ آگ ہر کہ کلیجے کباب ہین
چار و نطرف سرون کی برسنے کا شور تھا

لامع نوتی تیغ تو لڑنا محال تھا
زہرہ اسی کی زہر ہے نیزون کے آب مین

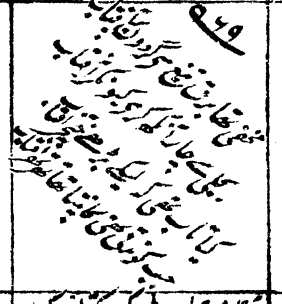

دو نونسی دار کیا رکہ اس تیغ کا
آتا نہ تھا جو بڑھکے سر کشا سپر کسطرح

خولی صبحی نے پڑہا یا نشان کو
وہ موج آب کی پہ پھولے حباب کا

ڈرتھا کہ دو نو کین شوا لقمر کسطرح
حرت کا جوش تھا اک پہلوان کو

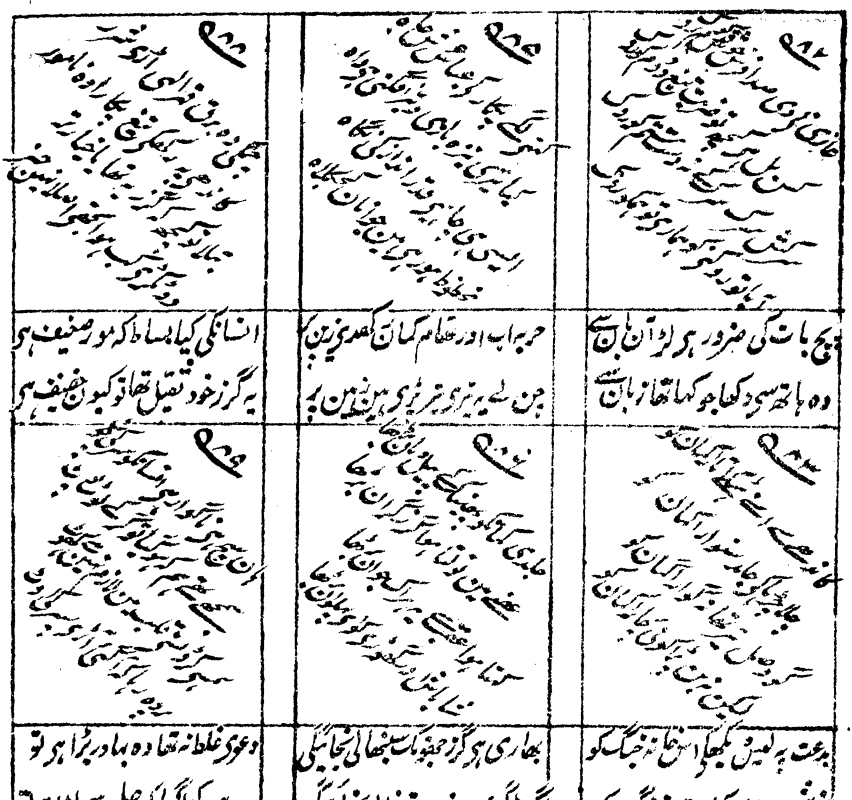

۹۱

مطلع صاف و روشن
اک برق طور زمین کی طرف لپکتا دیکھا
انداز بیگانہ اول دیکھا نہ محل دیکھا
نیزہ بدست جو خیمہ سے نکلا دل دل دیکھا
ہلچل میں ایک قبر بھی لحد زمین کے
دریا بہا دیں خون کی تری کو چھین کے

۹۲

ٹھا اسد اللہ کہہ کر شیر نر پر حملہ
نہایت تھا کہ کرتا تھا ہر ایک پر حملہ
وہ تیور تھا کہ ہوتا تھا ہر ایک پر حملہ
آتا تھا جو بڑھ کر سو پھر آتا نہ پھر کبھی
جھپکی نہ یوں وہ تیغ بلبان عرب لیکر
جیسے ہرن دبکتے ہیں جنگل میں شیر کے

۹۳

ہ ہیبت سے تھا ہر ایک کا دل پانی
ہ صورت تھی کہ ہوتی تھی ہر ایک کی نانی
ہ ہمت تھی کہ کرتا تھا ہر ایک پر حملہ
ہ ہیبت تھی کہ ہوتا تھا ہر ایک پر حملہ
ب دبگئی تھی وہ بھی جو ضیغم شکار تھے
گویا ہوا پہ صاحب دلدل سوار تھے

۹۴

ہ ہیبت سے تھا ہر ایک کا دل پانی
ہ صورت تھی کہ ہوتی تھی ہر ایک کی نانی
ہ ہمت تھی کہ کرتا تھا ہر ایک پر حملہ
ہ ہیبت تھی کہ ہوتا تھا ہر ایک پر حملہ
ب دبگئی تھی وہ بھی جو ضیغم شکار تھے
گویا ہوا پہ صاحب دلدل سوار تھے

۹۵

ہ ہیبت سے تھا ہر ایک کا دل پانی
ہ صورت تھی کہ ہوتی تھی ہر ایک کی نانی
ہ ہمت تھی کہ کرتا تھا ہر ایک پر حملہ
ہ ہیبت تھی کہ ہوتا تھا ہر ایک پر حملہ
ب دبگئی تھی وہ بھی جو ضیغم شکار تھے
گویا ہوا پہ صاحب دلدل سوار تھے

۹۶

ہ ہیبت سے تھا ہر ایک کا دل پانی
ہ صورت تھی کہ ہوتی تھی ہر ایک کی نانی
ہ ہمت تھی کہ کرتا تھا ہر ایک پر حملہ
ہ ہیبت تھی کہ ہوتا تھا ہر ایک پر حملہ
ب دبگئی تھی وہ بھی جو ضیغم شکار تھے
گویا ہوا پہ صاحب دلدل سوار تھے

۹۷

ہ ہیبت سے تھا ہر ایک کا دل پانی
ہ صورت تھی کہ ہوتی تھی ہر ایک کی نانی
ہ ہمت تھی کہ کرتا تھا ہر ایک پر حملہ
ہ ہیبت تھی کہ ہوتا تھا ہر ایک پر حملہ
ب دبگئی تھی وہ بھی جو ضیغم شکار تھے
گویا ہوا پہ صاحب دلدل سوار تھے

۹۸

ہ ہیبت سے تھا ہر ایک کا دل پانی
ہ صورت تھی کہ ہوتی تھی ہر ایک کی نانی
ہ ہمت تھی کہ کرتا تھا ہر ایک پر حملہ
ہ ہیبت تھی کہ ہوتا تھا ہر ایک پر حملہ
ب دبگئی تھی وہ بھی جو ضیغم شکار تھے
گویا ہوا پہ صاحب دلدل سوار تھے

۹۹

ہ ہیبت سے تھا ہر ایک کا دل پانی
ہ صورت تھی کہ ہوتی تھی ہر ایک کی نانی
ہ ہمت تھی کہ کرتا تھا ہر ایک پر حملہ
ہ ہیبت تھی کہ ہوتا تھا ہر ایک پر حملہ
ب دبگئی تھی وہ بھی جو ضیغم شکار تھے
گویا ہوا پہ صاحب دلدل سوار تھے

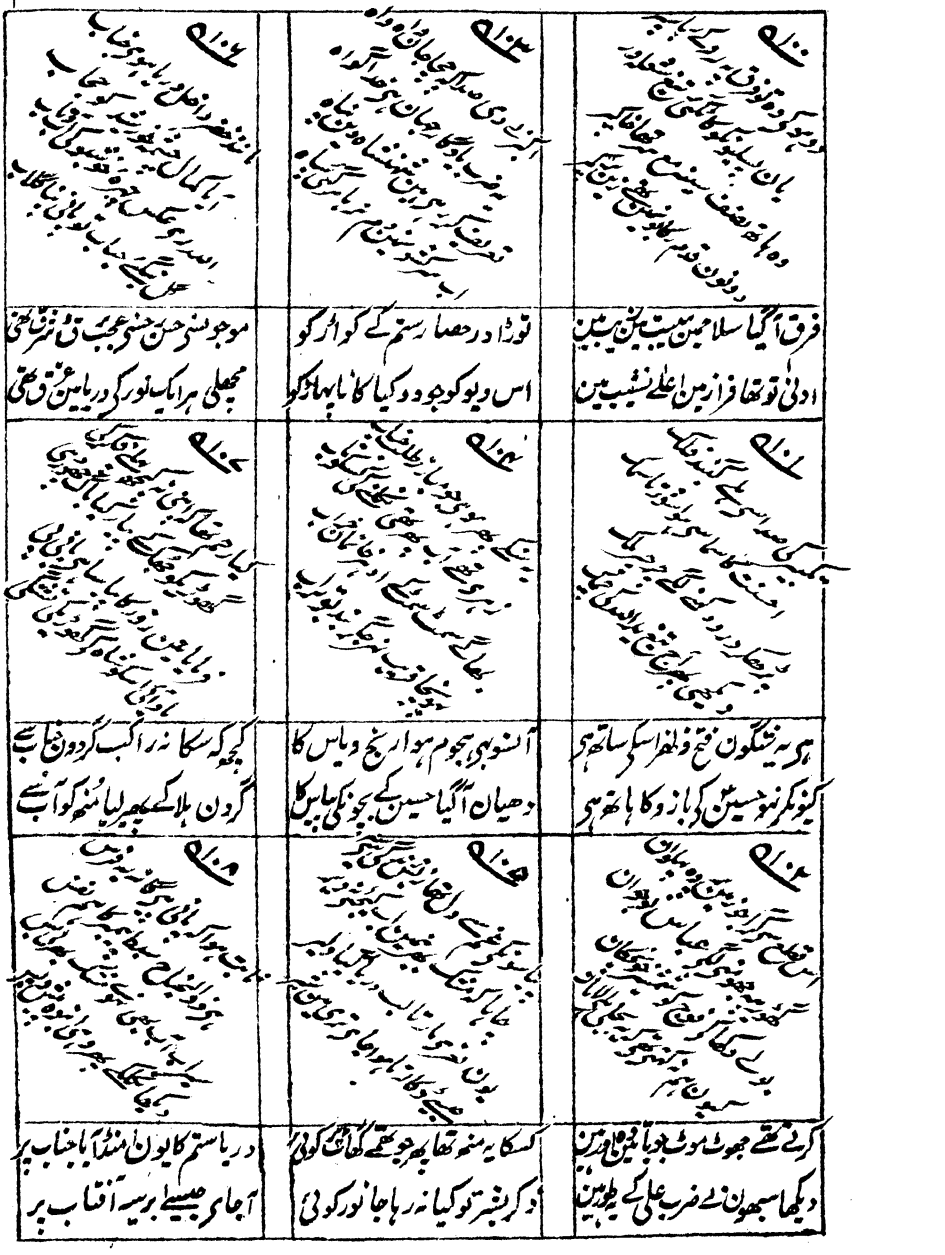

۱۱۸

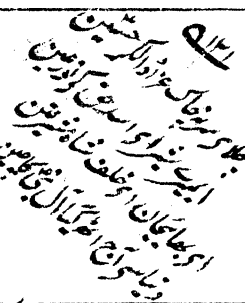

صد وہ سی گرچہ میری بھی جان عجب ہے
مضطر نون حضور کہ لاش تب ہے

۱۱۹

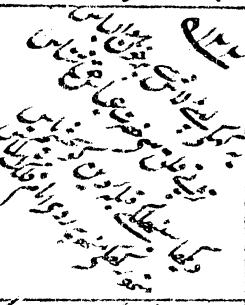

بابا جری کو خلق سے منہ موڑتے ہوی
بھائی کو دیکھا بھائی نے دم توڑتے ہوی

۱۲۰

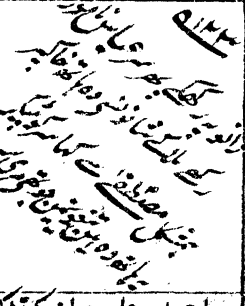

آنکھوں نے عین بہی وان جوی انشک
رخون علم ہے خاکیہ چھاتی پہ شک ہے

۱۲۱

آئی تباہی گھر پہ عقلی و مقول کے
بچے تباہ ہو گئی سبط رسول کے

۱۲۲

اللہ رے عشق گرد بھری اس دیر کے
بوسے لیے اٹھا کے کٹے ہاتھ غیر کے

۱۲۳

ہیہات اب چلے مری بازو کو توڑ کے
آتے تھے سامنے انھیں ہاتھوں کو جوڑ کے

۱۲۴

تھامے قدم بنیسہ رسول انام نے
گردن سبھالی ہاتھوں نہ بیکس امام نے

۱۲۵

روکی اجل نے راہ جب اڑ کر فرس چلا
شانوں سے ہاتھ قطع ہوی کچھ نہ بس چلا

۱۲۶

سن لیجیو پدر سے جو صدمے گذر گئے
شربت نہ دیجو کہ ہم پیاسے مر گئے

۱۲۶

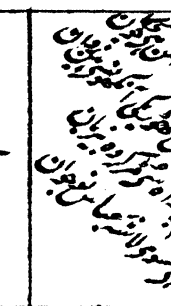

ماتم کیا علی نے تن پاش پاش پر
آئین جناب فاطمہؑ دیکو لاش پر

۱۲۷

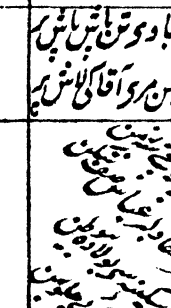

معلوم ہین یہ واقعے ساری خدائی کو
مرنے پہ بھی نہ شیر نے چھوڑا ترائی کو

۱۲۸

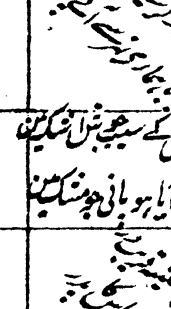

ڈھلکا ہوا ہے زین بھی خود بھی ڈھلا ہے
تیر اسقدر لگے ہین کہ چلنا محال ہے

۱۲۹

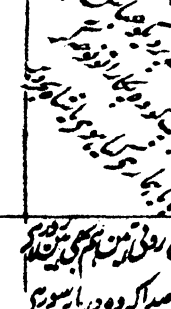

کب سے بدن بھی روتی ہے تم بھی رو رہی
حضرت نے دی صدا کہ وہ دریا پہ سو رہی

۱۳۰

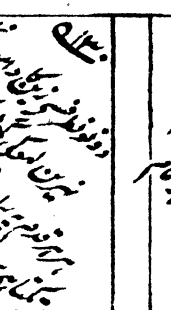

مطلب یہ ہے کہ جا دی تن پاش پاش پر
ہی ہی کوئی نہین مری آقا کی لاش پر

۱۳۱

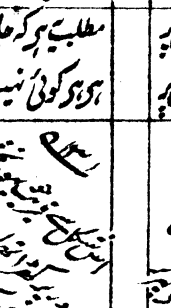

ہے فرق تشنگی کے سبب شل تمام تن
ہمکو بھی دیکھو آیا ہو پانی جو مشک مین

۱۳۲

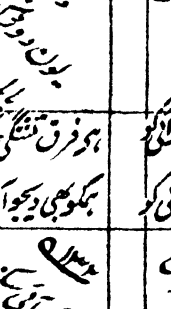

پیٹا جو سر نے سینہ و سر بھائی بھگنی
زینب گلے سے بھائی کے آکر لپٹ گئی

۱۳۳

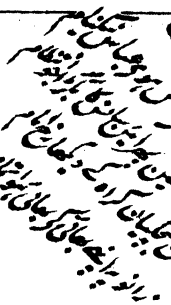

کیونکر نہ روئے سبسے یہ رنج عظیم ہو
منہ پر لگاؤ خاک کہ اب تم یتیم ہو

۱۳۴

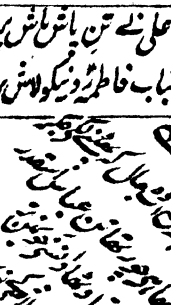

حضرت مین ننگے سر فرس و سعدم کے ساتھ
آتی ہر خالی مشک تمھاری علم کے ساتھ

۱۳۵

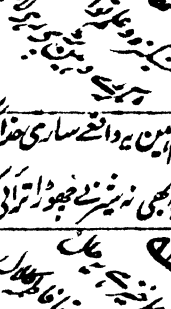

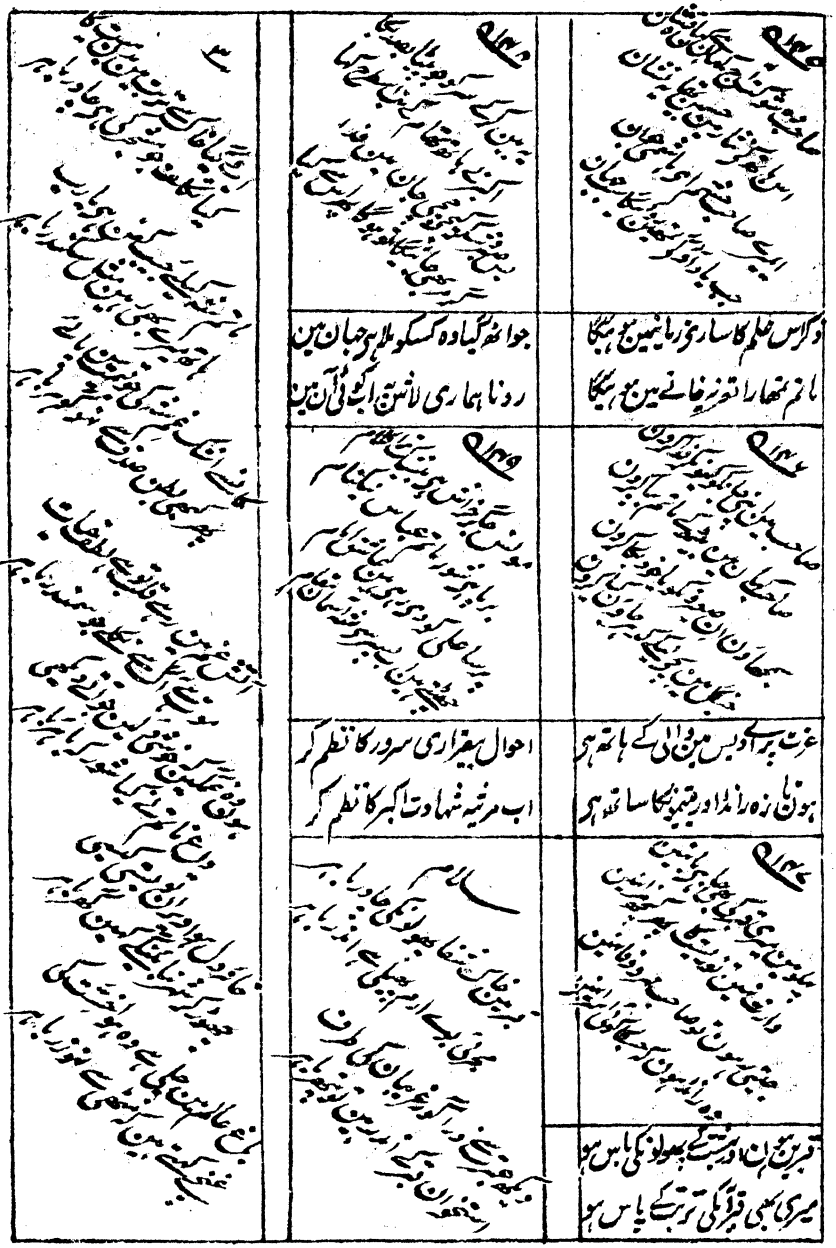

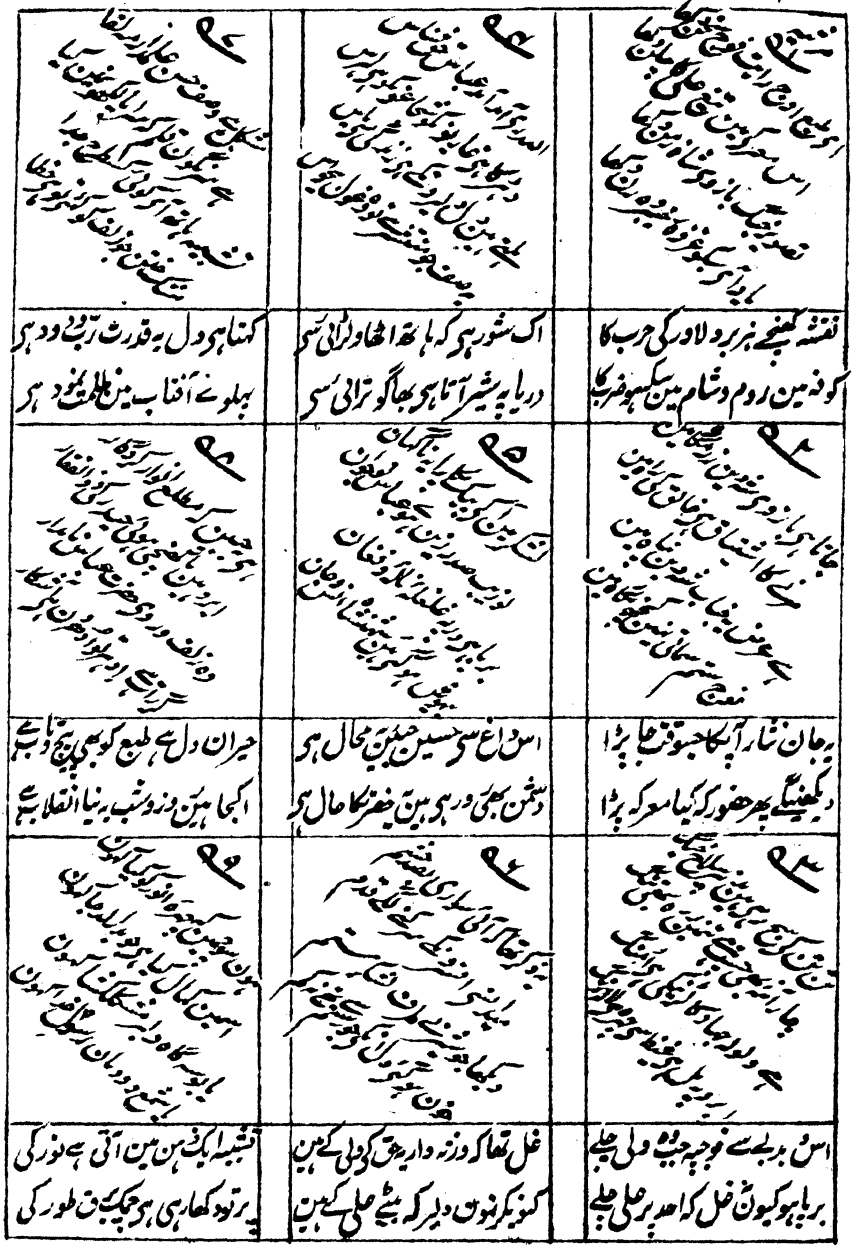

مہلت نہ دی تیغ نے کہ امان ملی
ایمان جنبش لائی تو انکو امان ملی

غارت ہی کے دبدبے سے جگر کے خون ہوئے
بھر یکو ہر بر یکے نشان سر نگون ہوئے

دانسی بڑھی جو تیغ تو در آئی زین میں
زین سے گئی تو در بمن دنس سے زمین میں

دم بھر نہ پھر سنبھال تمام اسکو کل پڑی
گویا زمیں کے ابر سے بجلی نکل پڑی

شعلونسی اسکے چار طرف تیری ہوئی
گویا تھی آب تیغ میں آتش بھری ہوئی

ہر تیرہ رو کے دیدہ سے سونو نکارتھی
بھاگو ہو بچو کی ہر اکسو پکار تھی

بڑھنا تھا تیغ کا کہ لہو میں گھٹ گئے
دھانو نکو منہ پہ لیکے سیہ کار ہٹ گئے

منہ دیکھا اسکا جسنے سو جانکنی ہوئی
بھرتی تھی فوج شام میں بجلی بنی ہوئی

وہ شعلہ فوہ رکنی تھی دس سے نہ بچ سکی
ڈھالیں سیاہ ہو گئیں بکتر میں اسکی آنچ سے

۲۸

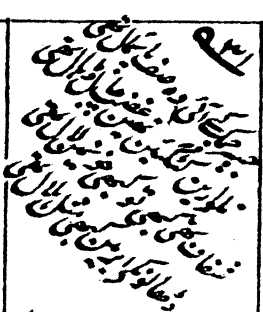

حملوں سے فوج شام کا ستھراؤ کر دیا
دم میں زمین آنچو کا جھرکا کو کر دیا

۲۹

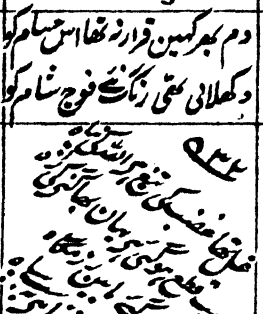

تھا شور اسکا گھاٹ جہنم کی راہ ہے
اے ناخدا مدد کہ یہ بیڑا تباہ ہے

۳۰

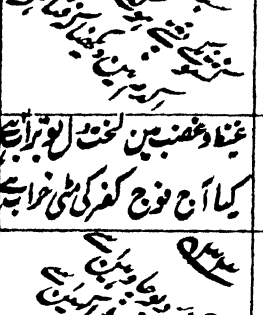

لاشوں سے پاٹا دہ زمین ایک سیل تھا
دریا سے اسکے گھاٹ کو کیا متصل تھا

۳۱

دم بھر کہین قرار نہ تھا اس حسام کو
دکھلائی تھی رنگ نے فوج شام کو

۳۲

غیظ و غضب میں لخت جگر تولے ہر ایک
کیا آج فوج کفر کی مٹی خراب ہے

۳۳

ٹوٹے جو استخوان تو عجب حال ہو گیا
سر کش فرس کی پاؤں سے پامال ہو گیا

۳۴

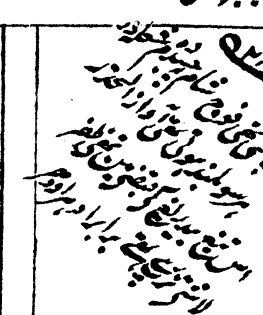

حلقے میں گھیر گھیر صف صفات کو
کرتی تھی گل ہر اک کے چراغ حیات کو

۳۵

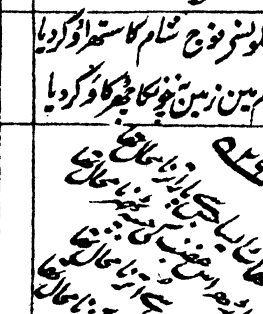

منہ کنگرے تھے نشتر زنو کا یہ حال تھا
بان تیغ آبدار کا چہرہ بحال تھا

۳۶

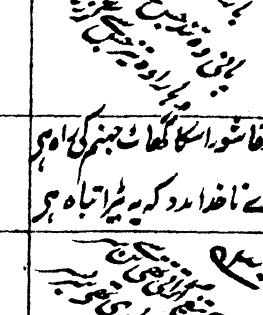

جس سر پہ آئی رنگ وہ اپنا دکھا گئی
اک دم میں استخوان بھی لہو بہکے کھا گئی

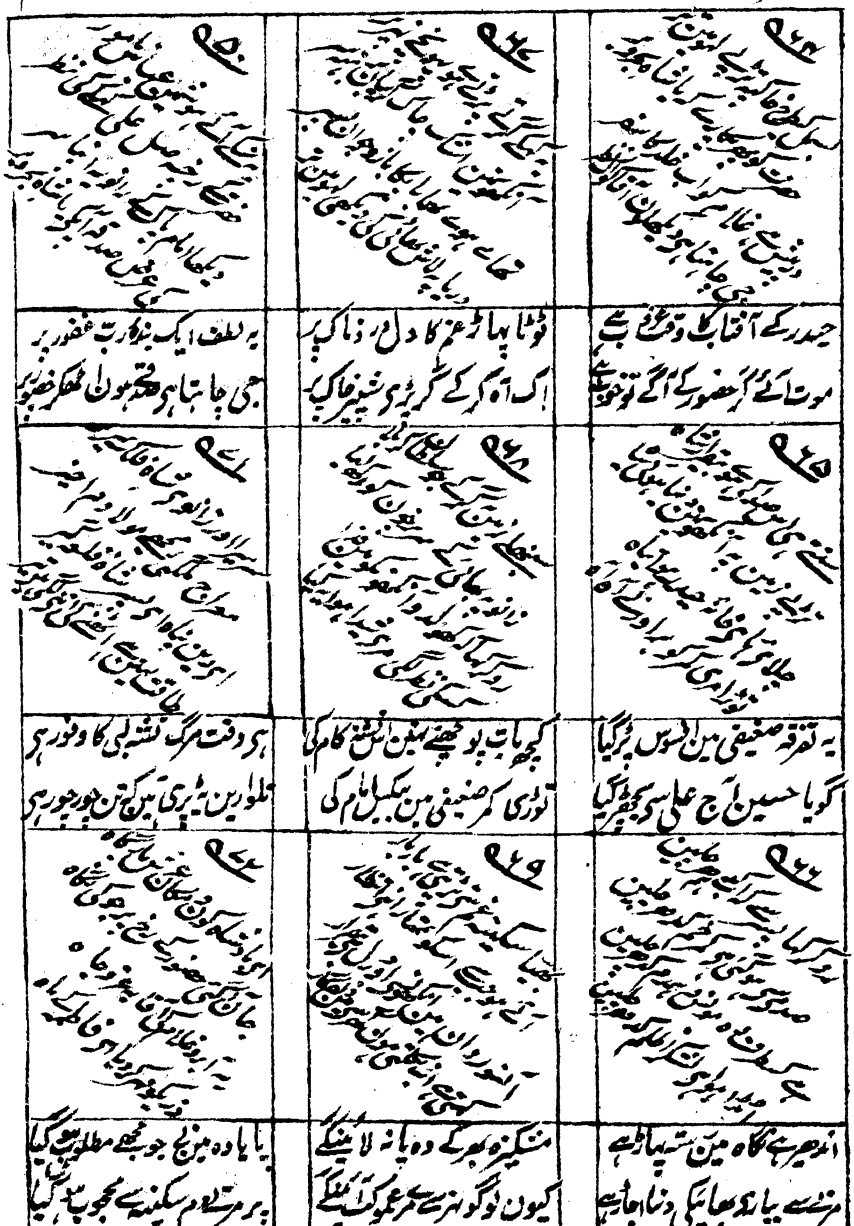

خاموش ہو کے دار فنا سے گذر گئے
شبیر روتے رہ گئے عباس مر گئے

عاشق ہے وہ جہاں سے گذر جائیگی ابھی
دیکھی چچا کی لاش تو مر جائیگی ابھی

صدمہ بڑا ہے فاطمہ کے نور عین کو
یہ کیا ہوا ہو آپ نے چھوڑا حسین کو

بچوں کے حق میں بھی نہ کہا کچھ زبان سے
قدموں کو منہ کو رکھکے سدھارے جہان سے

راکب بغیر مضطرب و اشکبار تھا
پر خون علم سے غم کا نشان آشکار تھا

بنسیوں نے سمن جہاں سے گذر گئے
جنگل میں آپ چھوڑ کے نوٹڑی کو مر گئے

ہم رو رہے ہیں آنکھ بھی نم کھولتے نہیں
کیسی تہ بند آئی کہ اب بولتے نہیں

کیوں مجھسے اپنی چاند سی صورت چھپائی ہے
ہے ہے یہ کیسی خون بھری مشک آئی ہے

کہتے ہیں وہ کہ جان ہماری گنوا نہ دینگے
کیا رن سے یا بچا کے ہمارا نہ آئینگے

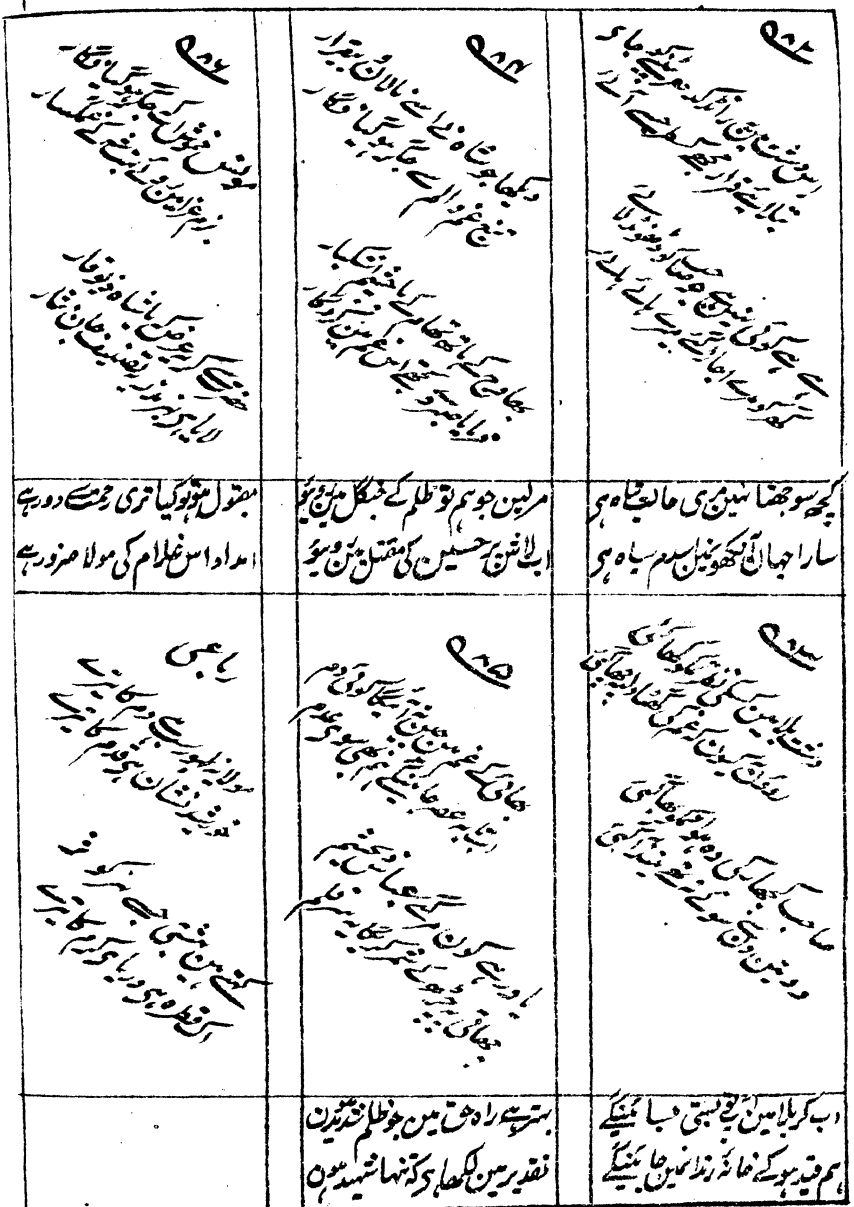

کچھ سوجھتا نہیں مری حالت تباہ ہے
سارا جہان آنکھوں میں اب سرسام سیاہ ہے

مرثیہ جو ہم تو ظلم کے شکل میں رو گئے
اب لاش حسین کی مقتل میں رو گئے

مقبول ہو تو کیا تری رحمت سے دور ہے
امداد اس غلام کی مولا ضرور ہے

اب کربلا میں آئے تو بستی بسا گئے
ہم قید ہو کے خانۂ زنداں میں جا گئے

بہتر ہے راہ حق میں جو ظلم شدید ہیں
تقدیر میں لکھا ہے کہ تنہا شہید ہوں

۱ مرثیہ

کیسا مصور نازکخیال ہے
دل نقش بند جلوۂ حسن جمال ہے
بیشل ہے خامہ کلک رواں میں ہے کیا خیال ہے
زیبا ہین نکتہ کان میں کیا کیا مقال ہے

کس کی ہر طبع مشکل رسول زمان کھنچے
خامہ یہ چاہتا ہی کہ تصویر جان کھنچے

۲

جان کون ہے کہ جان جہان جہان ہے
محبوب حق یوسف کنعان ہین
والا نثار وہ بصر و نور دیدہ ہین
آرام دل وقرار عرش منیر ہین

نخ ہی کہ شمع شاہ کی دولت سرا کی ہے
تصویر نوجوانی خیر الورا کی ہے

۳

خیر الورا حبیب شاہ انبیا
جسکا نظیر کوئی ہوا ہے نہ ہوگا
جسکا حسن کو خدا نے عطا کیا
جیسا کہ حسن کو بھی حسن آفریں نے

یہ بات فہم وعقل رسا سے قریب ہے
افضل وہی ہی سب سے جو اسکا حبیب ہے

۴

جلوہ یہ سب ہے نور رسالت مآب کا
وزہ ہوئین بھی اسی آفتاب کا
ہر ہر عضو پر ہے نور خدا کا عیان
ہر ہر عضو پر ہے نور خدا کا عیان

خالی ہو ہر یہ ہاتھ کہ سائل کف ہوئی

۵

وہ نور سرمدی جو گزرتا نگاہ سے
یوسف تو عمر بھر بھی نکلتے نہ چاہ سے
ہر ہر عضو پر ہے نور خدا کا عیان
ہر ہر عضو پر ہے نور خدا کا عیان

دیکھی جو شوکت در شاہی ادب کیا

۶

مجرم کو سبھی چاہیے عفو وقصور ہین
حال اپنا جاکے عرض کرے اسکے حضور ہین
ہر ہر عضو پر ہے نور خدا کا عیان
ہر ہر عضو پر ہے نور خدا کا عیان

دربانسے اذن داخلہ اسنے طلب کیا

۷

صورت رفاہ کی ہے غریبون کے حال ہین
ابر کرم برستا ہی اس قحط سال مین
ہر ہر عضو پر ہے نور خدا کا عیان
ہر ہر عضو پر ہے نور خدا کا عیان

دیکھی جو شوکت در شاہی ادب کیا

۱۰

روداد جانتی ہیں سب اس خوش خصال کی
بیحد مرید تھی اسے ہمسایہ سال کی

۱۱

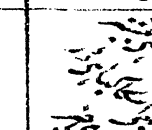

لیکر بلا میں دور سے تیر قضا رسید
یوسف ہوئے غبار زلیخائے روزگار

۱۲

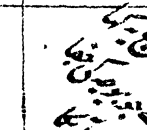

دم بھر قرار جان حزیں کو نہیں نہیں
حقا کہ خلق میں کوئی تجھ سا حسیں نہیں

۱۳

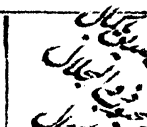

بدلا جو اس نے یوسف مصر جمال کا
جبکہ اتر کے آئینے میں ہو عکس آفتاب کا

۱۴

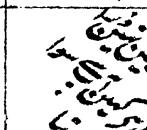

سنتے ہی جان روح دو جگر میں تڑپ گیا
الفت نے اس نبی کے ترے دل میں گھر کیا

۱۵

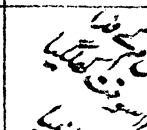

غم سے ضعیف خستہ دل و ناتوان ہیں نہیں
کہیے دعا کہ پھر نئے سر سے جوان ہوئیں

۱۶

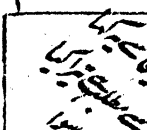

چھوا انھیں جو بیکی پرستش کی تک ہے
سجدہ کرو گی اب سبھی جو لا شریک ہے

۱۷

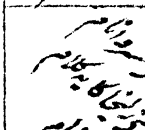

نزدیک ہے کہ حور بنے نازنین بنے
عاشق بلا سے تو ہو اگر حسین بنے

۱۸

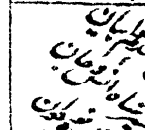

گر دیکھتے حسین کے نور نظر کا حسن
یعقوب بھول جاتے پسر کا حسن

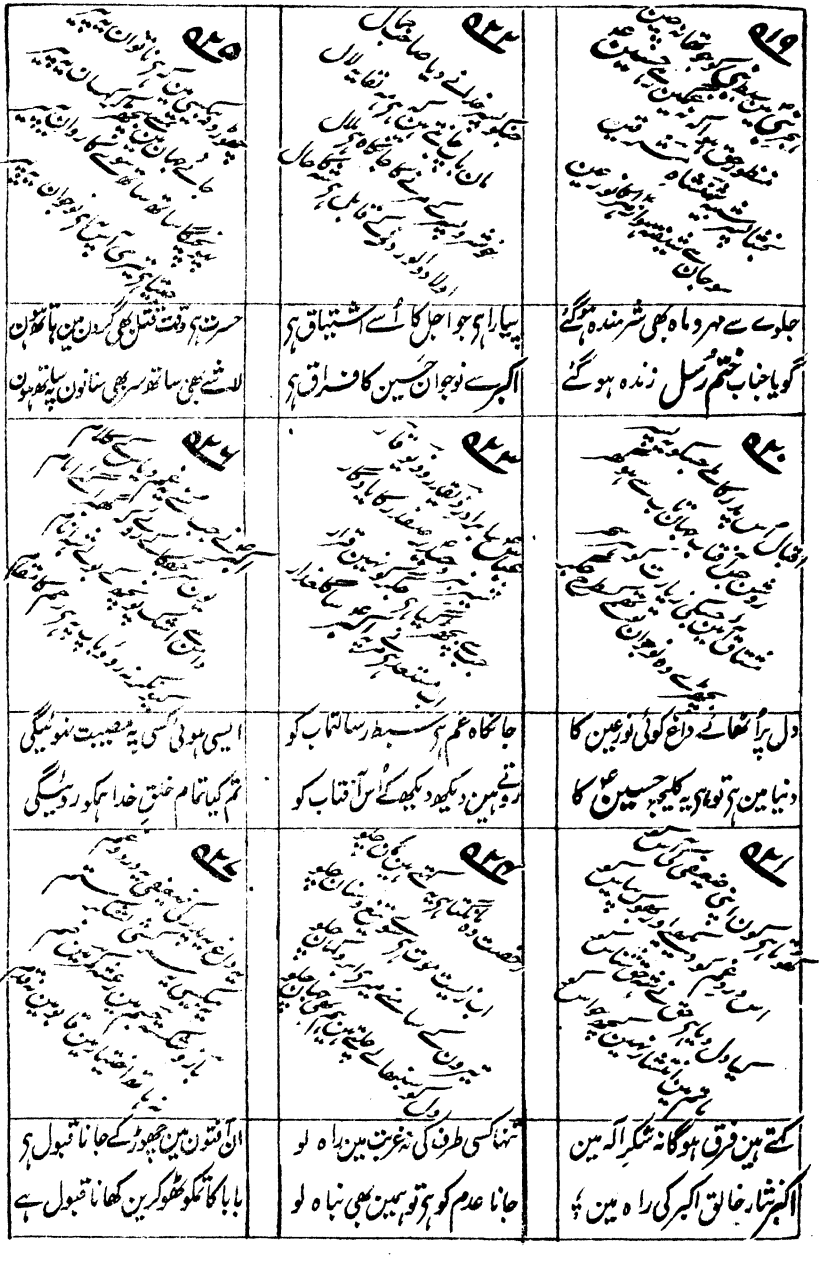

۲۱
جلوے سے مہر و ماہ بھی شرمندہ ہو گئے
گویا جناب ختم رسل زندہ ہو گئے

۲۲
پیارا ہی جو اجل کا اُسے اشتیاق ہی
اکبر سے نوجوان حسین کا فراق ہی

۲۳
حسرت ہی وقت قتل بھی گردن میں ہاتھ ہون
لاشے بھی ساتھ سر بھی سنانون سیاہ ہون

۲۴
دل پر اُٹھائے داغ کوئی نوعین کا
دنیا مین ہی تو ہی یہ کلیجہ حسین ع کا

۲۵
جاں گاہ غم ہی سب پہ رسا تاب کو
روتے ہین دیکھ دیکھے کے اُس آفتاب کو

۲۶
ایسی ہوئی کسی پہ مصیبت نہو گی
تم کیا تمام خلق خدا ہمکو روئیگی

۲۷
کہتے ہین فرق ہو گا نہ شکر اکہ مین
اکبر نثار خالق اکبر کی راہ مین

۲۸
تنہا کسی طرف کی نہ غربت مین راہ لو
جانا عدم کو ہی تو ہمین بھی نباہ لو

۲۹
ان آفتون مین چھوڑ کے جانا قبول ہی
بابا کا تمکو ٹھوکرین کھانا قبول ہے

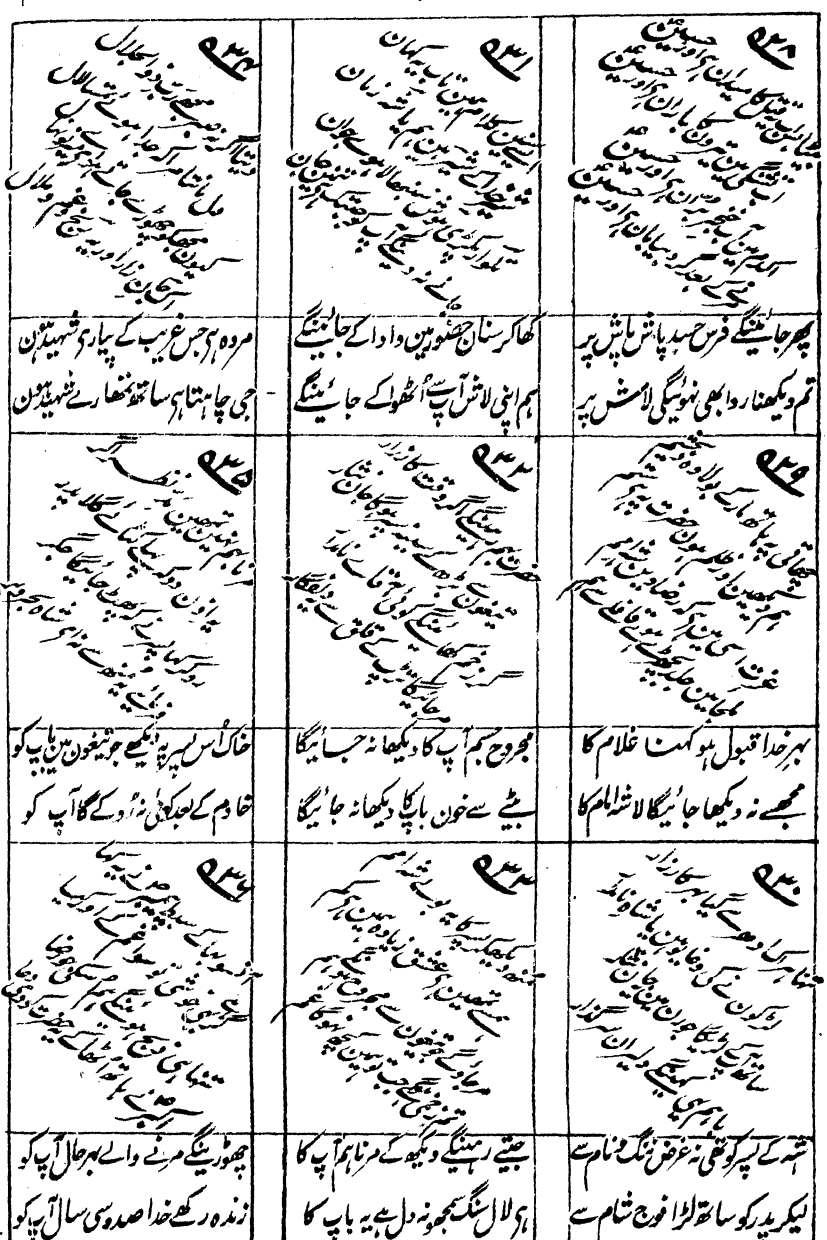

۲۹

پھر جائینگے فرس سبد پاش پاش پر
تم دیکھنا رواں بھی نہ ہوگی لاش پر

۳۰

شہ کے پسر کو تھی نہ غرض ننگ و نام سے
لیکر پدر کو ساتھ لڑا فوج شام سے

۳۱

کھا کر سنان حضور میں داد اے جائینگے
ہم اپنی لاش آپ اٹھوا کے جائینگے

۳۲

مجروح بہم آپ کا دیکھا نہ جائیگا
بیٹے سے خون باپ کا دیکھا نہ جائیگا

۳۳

جیتے رہینگے دیکھ کے مرنا ہم آپ کا
ہے لال سنگ سمجھو نہ دل ہے یہ باپ کا

۳۴

مردہ ہے جس غریب کے پیارے شہید ہیں
جی چاہتا ہے ساتھ تمہارے شہید ہیں

۳۵

خاک اس پسر پہ بیکسے جو تیغوں میں باپ کو
خادم کے بعد کون دفن دے گا آپ کو

۳۶

چھوڑینگے مرنے والے بہر حال آپ کو
زندہ رکھے خدا صد و سی سال آپ کو

۳۷
رخصت ہمیں بھی دیجئے اسکندر آپ کا
ہم بھی تو ہیں غلام پیمبر آپ کا
ہے ہے جو فرق آپ سے لشکر آپ کا
ہم آپ کے ہیں بیٹے برادر آپ کا
ہم سے بھی ہو کسی کو توقع تو کیا کرین
ہم آپ کے ہیں کون سا کہنا ادا کرین

۳۸
ہو حکم تو جہان پہ ہم وار کر چلین
تلوار کی دھار پر دھرتے ہیں سر چلین
ہو حکم تو ابھی صف دشمن کو سر کرین
قرآن لے کے ہاتھ میں ہم جنگ پر چلین
ہے ہے خدا نہ وہ دن لائے کہ گھر چلین
دشمن کو تاکے ضعف میں یورش اگر کرین

۳۹
رخصت ہمیں بھی دیجئے اے شاہ دیں پناہ
ہم بھی تو ہیں غلام علی شیر حق الٰہ
ہے ہے جو فرق آپ سے لشکر آپ کا سپاہ
ہم آپ کے ہیں بیٹے برادر آپ کا سپاہ
ہم سے بھی ہو کسی کو توقع تو کیا کرین
ہم آپ کے ہیں کون سا کہنا ادا کرین

۴۰
ہو حکم تو ابھی صف دشمن کو سر کرین
تلوار کی دھار پر دھرتے ہیں سر چلین
ہو حکم تو جہان پہ ہم وار کر چلین
قرآن لے کے ہاتھ میں ہم جنگ پر چلین
ہے ہے خدا نہ وہ دن لائے کہ گھر چلین
دشمن کو تاکے ضعف میں یورش اگر کرین

۴۱
رخصت ہمیں بھی دیجئے اے شاہ دیں پناہ
ہم بھی تو ہیں غلام علی شیر حق الٰہ
ہے ہے جو فرق آپ سے لشکر آپ کا سپاہ
ہم آپ کے ہیں بیٹے برادر آپ کا سپاہ
ہم سے بھی ہو کسی کو توقع تو کیا کرین
ہم آپ کے ہیں کون سا کہنا ادا کرین

۴۲
ہو حکم تو ابھی صف دشمن کو سر کرین
تلوار کی دھار پر دھرتے ہیں سر چلین
ہو حکم تو جہان پہ ہم وار کر چلین
قرآن لے کے ہاتھ میں ہم جنگ پر چلین
ہے ہے خدا نہ وہ دن لائے کہ گھر چلین
دشمن کو تاکے ضعف میں یورش اگر کرین

۴۳
رخصت ہمیں بھی دیجئے اے شاہ دیں پناہ
ہم بھی تو ہیں غلام علی شیر حق الٰہ
ہے ہے جو فرق آپ سے لشکر آپ کا سپاہ
ہم آپ کے ہیں بیٹے برادر آپ کا سپاہ
ہم سے بھی ہو کسی کو توقع تو کیا کرین
ہم آپ کے ہیں کون سا کہنا ادا کرین

۴۴
ہو حکم تو ابھی صف دشمن کو سر کرین
تلوار کی دھار پر دھرتے ہیں سر چلین
ہو حکم تو جہان پہ ہم وار کر چلین
قرآن لے کے ہاتھ میں ہم جنگ پر چلین
ہے ہے خدا نہ وہ دن لائے کہ گھر چلین
دشمن کو تاکے ضعف میں یورش اگر کرین

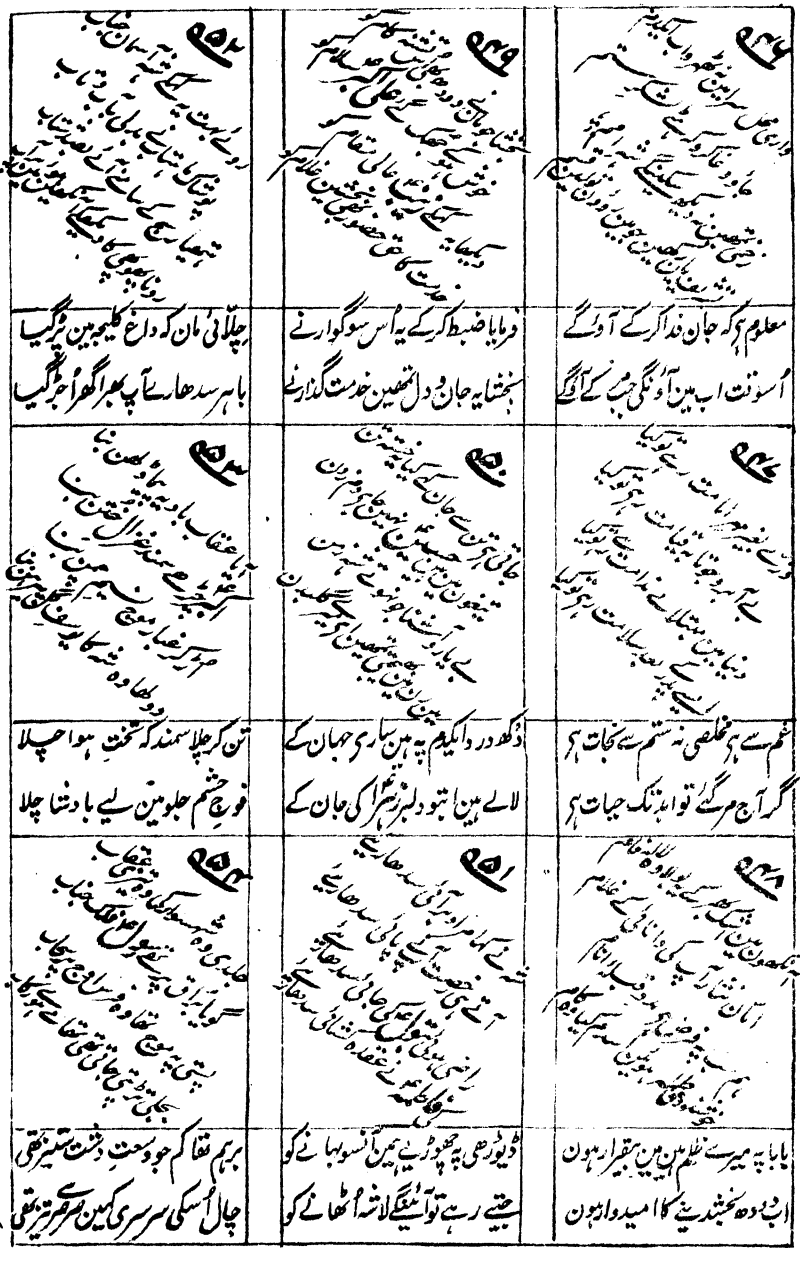

معلوم ہے کہ جان فدا کر کے آؤ گے
اُسوقت اب مین آؤنگی جب مر کے آؤ گے

فرمایا ضبط کر کے یہ اُس سوگوار نے
بخشا یہ جان و دل تمھین خدمت گذار نے

چلائی مان کہ داغ کلیجہ مین پڑ گیا
باہر سدھارے آپ بھرا گھر اُجڑ گیا

غم سے ہے مخلصی نہ ستم سے نجات ہے
گر آج مر گئے تو ابد تک حیات ہے

لالے ہین اتبو دلبر زہرا کی جان کے
فوج ستم جلو مین لیے بادشا چلا

یا بابا پہ میرے نظم مین مین بیقرار ہون
اب دودھ بخشنے کا امیدوار ہون

ڈیوڑھی پہ چھوڑنے ہمیں آنسو بہانے کو
جیتے رہے تو آئینگے لاشہ اُٹھانے کو

برہم تھا کہ جو وسعت دشت ستیز تھی
چال اُسکی سرسری کہین صرصر تیز تھی

۱۵۵

قرقر ہوا نفس کی جو تھکنوں سے آتی تھی
صرصر بھی مثل گرد قدم سر کی جاتی تھی

۱۵۶

گرد اٹھکے بیٹھنے بھی نہ پائے زمین پر
دورہ یہ ختم کر کے پھرائے زمین پر

۱۵۷

ترہین عرق میں شرم سے گھوڑے عراق کے
ہر قرع میں ہے یہ برق جنبدہ برق کے

۱۵۸

اڑ جائے برگ کاہ اگر متصل ہلے
لشکر کے قلب میں ہو اگر کبک کا دل ہلے

۱۵۹

دکھلا رہا ہوں جلوۂ تنویر مصطفےٰ
دیکھو ہوا کے گھوڑے پہ تصویر مصطفےٰ

۱۶۰

صدقے تھے شان حسن پہ خورشید و جہان کے
حوریں بھی کہتی تھیں کہ شمار اس جوان کے

۱۶۱

بگڑا ہوا ہے رنگ بھی ہر طرح طور بھی
ہوتا نہ پا بہ گل تو اکڑتا کچھ اور بھی

۱۶۲

گلچین سے پوچھو سمن اگر اشتباہ ہے
یہ عنبر ارم وہ چمن کی گیاہ ہے

۱۶۳

ژولیدہ وہ یہ سلسلۂ احمد کی آل کا
دعویٰ کبھی صنم نہیں آشفتہ حال کا

۶۵

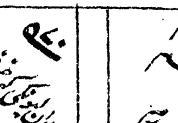

انداز اسکے حسن میں سارا سحر کا ہے
سجدے کا یہ نشان نہیں تازا سحر کا ہے

۶۶

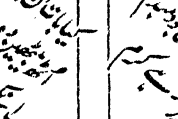

دیکھو بچشم غور یہ شان آلہ ہے
پتلی سیاہ خانۂ لیلیٰ نگاہ ہے

۶۷

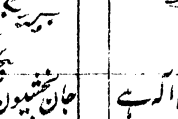

جان بخشیدن کی انکے بھلا کیا بیان ہے
یہ لب اُسی کے ہیں جو خدا کی زبان ہے

۶۸

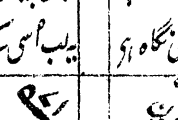

ہوتے ہیں ہم میں قتل جو سرکش جہان میں ہیں
قدرت خدا کی تیغ کے جوہر کمان میں ہیں

۶۹

صورت میں شان حسن نبی کا ظہور ہے
قرآن میں ہے جو نور مبیں یہ وہ نور ہے

۷۰

خالی تہا میں آب گہرے دہن نہیں
موتی بھرے ہیں منھ میں محال سخن نہیں

۷۱

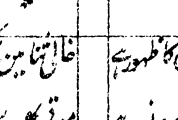

گر چشم سرمہ سا پہ نظر ایک دم کرے
آہو چرا کے آنکھوں کو سو میل رم کرے

۷۲

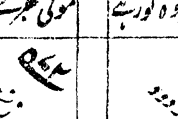

ہاں قرب اس دہان کا قرب لقا سے ہے
سرسبز کیوں نہ ہو کہ یہ کوثر کے پاس ہے

۷۳

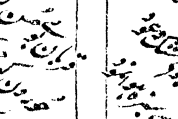

پاتے ہیں رنگ نسترن اس سے نظر ہے
سیراب جامیہ یا نوے عالم کے شجر ہے

۱ یعنی آنکھوں میں

۷۵
سر اور کلاہ فتح کے ہمراہ دوش پر
پرتو سے ہو رہی ہے ضیا چرخ نہم پر
بازو پہ صاف صاف ہے جوشن درخشاں
سینہ سپر کیا ہے کہ ہے سد راہ دشمن

خالی نہیں بھرے ہوئے ساغر صفا سے
روشن کلائی پنجے سے پنجہ کلائی سے

۷۶
آندھی گھٹا سپاہ بھی سرواں کی اوج میں
لہرائیں مچھلیاں بھی سمندر کے موج میں
ابن الحسین صف شکن و صید افگن آیا
بازو میں صف شکستگی و دست ہوی تیغ آب

حجت کے بھی زبان پہ ہیں نکتہ داں کے بھی
رحمت کے بھی ہیں فتنہ کنائے غضب کے بھی

۷۷
سینہ صفا میں صبح کا مصدر ہے سینہ
آگے بیان ہوگا جو اس کا جواہر ہے سینہ
بر پر ہو علم ہو تو ہو ہر ہو ہر ہے سینہ
یا در رکاب ہو تو ہو یا خنجر ہے سینہ

منظور ہو کہ جلد جہاں سے سفر کریں
جنت کی راہ سر کو قدم کر کے سر کریں

۷۸
باجے بجے ہوں عرب و ترک و روم کے
جنگی جوان صفوں سے بڑھے جھوم جھوم کے
نیزوں کو تولتے تھے کماں کو نمیدتے
تلواریں کھینچ کھینچ کے بجلی تھے پھینکتے

سینوں میں دل نہیں ہے بیتاب ہو گئے
جو خیمہ گی تھے اُنکے جگر آب ہو گئے

۷۹
آیا جو کر کے فتح کا ڈنکا حسین تیغ
باہر سے رن کے گھر میں پھری فوج دیں تیغ
بوسے لب و دہن کے لیے آستیں تیغ
زانو پہ رکھ کے سو گئی آخر کہیں تیغ

حیرت ہوئی صفوں میں ہر اک مہ جبیں کو
اک غل ہوا کہ آئے محمد جہاد کو

۸۰
حسن بیان پہ جتنے جواں تھے اچھل پڑے
جو جو سُن تھے اُنکے تو آنسو نکل پڑے
عشق نے تھا پھیر والا صفات کو
گودی میں دیکھ سوتے تھے چھاتی پہ رات کو

۸۱
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱ شباب
یعنی سردار
جوانان بہشت ۱۲

۸۴

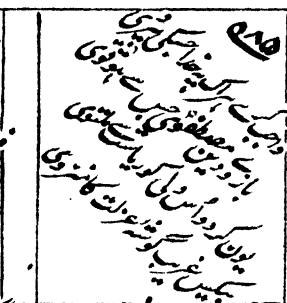

جسم نبی کی جان دل و ہوش مصطفےٰ
طفلی مین جسکا مہد تھا آغوش مصطفےٰ

۸۵

باطل کا ساتھ دیتے ہو نہق حق موڑ کے
پیرو ہوے یزید کے سید کو چھوڑ کے

۸۶

مولا ضعیف دوست ہین با احتیاط ہین
چونڑی کا پاس ہے وہ سلیمان بسا ہین

۸۷

چاہین جسے یہ اسکو خطا بے بری کرین
کافر ہو دین پرست اگر رہبری کرین

۸۸

اگو آج غدر بھی ہے مخالف ہوا بھی ہے
کل روز بازپرس بھی ہے اور خدا بھی ہے

۸۹

امداد کی گئی نہ کسی بیدریغ سے
کاٹا گلے کو تیسرے فاقے مین تیغ سے

۹۰

ہمت نے چھوڑا ساتھ نہ ہوش و حواس نے
کیا کرتے قتل تم ہمین مارا ہے پیاس نے

۹۹۱
دیکھی نہ غاصبوں نے جو عزت حسین کی
غازی کسی نے تیغ سے توڑی زمین کی
دھاکے لگائے گھوڑے نے چھاتی پہ کس کی
چھٹیا جو تیغ گھاٹ سے سر پر کسی کے

۹۹۲
آنحضرت کی جب یوسف جمال نے
تلوار کھینچی برق سے بدلی نکالنے
سر کاٹی ہے پسر کے جو فرق اصفہان نے
مرحبا لیں مرحبا لیں صورت دکھائی شیر خدا کے جلال نے

۹۹۳
ساحل پہ ہاتھ دھوکے وہ آتے تھے جل سے
بجلی کمین بنا کمین کبک دری بنا
دریا دلی دکھا کے سدھارے جہان سے
اژدر ہوا پہ اسپ ہمایوں پری بنا

۹۹۴
پیاسا وہ شیر جو نہ ہوا تو سو کیجے
ہاں مون کا گذر جو نہ ہوا تو سو کیجے
بشکار وہ دوش پر جو نہ ہوا تو سو کیجے
عمر اس کا گر جو نہ ہوا تو سو کیجے

۹۹۵
وہ تھوتھنی کی ہوئی وہ مہک کہ فرشتہ اقبال
مرحبا ہوئی وہ آنکھ چھپوں کی سی بال
عنبر شان ناف سے کفے دلون تک مال
ہیں جاں جیسی کفے دلون تک مال

۹۹۶
بڑھے اگر تو تیغ چمکتی دمشق میں
راکب کا رنگ سمجھ گیا کیا تیز ہمش تھا
غازی نے جانبازی کی پیکینہ کے عشق میں
اژدر اسی پرے میں جو فولاد پوش تھا

۹۹۷
باغی تھے جو ستم کے ثمر اونکو مل گئے
زخموں کے پھول ہر شجر تن پہ کھل گئے

۹۹۸
آتے ہیں لو فرس کے طرارے بھی دیکھ لو
آتے ہیں نہیں جب تو جوانی کے جاتے ہیں
دو چار ہاتھ خیر ہمارے بھی دیکھ لو
کیسے جری ہو تم کہ قدم سر کے جاتے ہیں

۹۹۹
اک چوٹ کھا کے ہٹ گیا جو پیٹھ جو لڑا
دو لاکھ میں نہ ایک شقی دو بدو لڑا

۱۰۰

جس سمت آئی تابِ بشر آنکھ ہو گئی
افشاں شفق کی نوک سے نشتر ہوا ہوا
اختر سپاہ داروں کا تھا مرکز شفق ہوا
دیبا پہ اصل میں یعین کا خفتق ہوا

سینہ بھی چاک ہو گیا چہرہ بھی کٹ گیا
اک دم میں بس حیات کا دفتر اُلٹ گیا

۱۰۱

پہونچا ہی جوش تا بہ فلک اسکی آب کا
چشمہ اُبل پڑے نہ کہیں آفتاب کا

۱۰۲

کیسے گرے کہ تھم کہیں دم بھر قرار لے
مُنھ کاٹ ڈالے ذبح کرے سر اُتار لے

۱۰۳

مُنھ رکھدے جسکے مُنھ پہ وہ بھی چاٹنے لگے
دیکھے تو خود حریف گلا کاٹنے لگے

۱۰۴

تحریر نقش فتح سراسر اُسی میں تھے
پھر دیکھیے تو فرد یہ جو ہم اُسی میں تھے

۱۰۵

گُل تھا کہ پھک رہا ہے وہ جو دیحیات ہے
بھاگو کہ اس سے موت کی گرمی بھی مات ہے

۱۰۶

کیسے جو موت موت میں یہ دلبری نہیں
آتش لباس کیوں ہے اگر یہ پری نہیں

۱۰۷

جوہر وہ دم پھیرتے ہیں جنکی مثال پر
افشاں چُنی ہوئی ہے حسینِ ہلال پر

۱۰۸

مشتاق تھے جو قعرِ جہنم کی سیر کے
سر پہلے اُترے آگ کے دریا کو پیر کے

۱۰۹

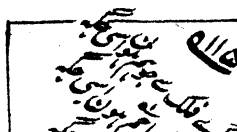

آمد اجل کی خلق کے بادل کی گرج سے
جوشِ فنا کی موج حبابوں کو کر گئی
آفت کی سیل خانۂ خرمن کو بہا گئی

جو صف تھی وہ خاک پہ ہٹ کے گر پڑے
سدِ سکندری ہو تو کٹ کٹ کے گر پڑے

۱۱۰

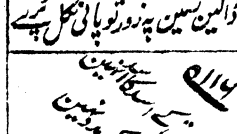

شعلے لپک لپک کے گئے داغ آگ کے
دب کے تری میں تیرِ نیستاں سے بھاگ کے

۱۱۱

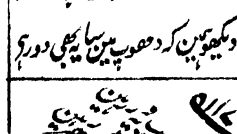

بولی ظفر کہ فتح تری اشکار ہے
اے شاہبازِ تیغ یہ پہلا شکار ہے

۱۱۲

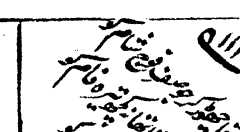

روباہ سے پلک بھی نہ جھپکی دلیر کی
روزِ سیہ دکھا دیا پُتلی نے شیر کی

۱۱۳

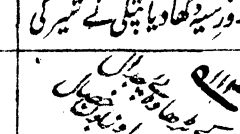

میلا کریگی گرد نہ دامن سحاب کا
آندھی سے گل نہ ہوگا چراغ آفتاب کا

۱۱۴

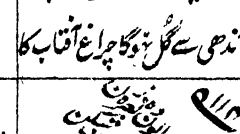

میلان سے شیر دل کبھی منہ موڑتے نہیں
فرزند تو ترائی زمین چھوڑتے نہیں

۱۱۵

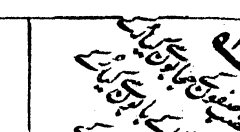

کس بل دکھائین گر تو جبل کو نکل پڑے
ڈالین نسین پہ زور تو پانی نکل پڑے

۱۱۶

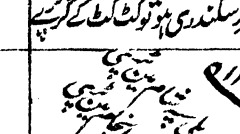

جرأت کا ننگ سمجھو اگر کچھ شعور ہے
دیکھو ہین کہ دھوپ مین سایہ بھی دور ہے

۱۱۷

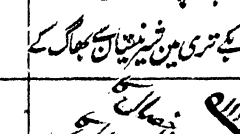

جانے نہ پائے زورِ عدو گیر ہاتھ سے
چھوٹے نہ زمر کے قبضۂ شمشیر ہاتھ سے

نیستان ۱۷

۱۱۸

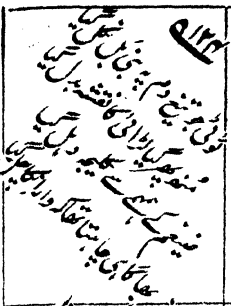

وار نہ چل سکتا تھا اُس خود بند کا
کیونکر مقابلہ کرے حُسن جناب کا
دیتا ہی تیر صید کو اپنا مفر کمین ؛
سر آپ زخمی کرتا تھا اپنی سمند کا
اس رخ آگے زرد ہی رنگ آفتاب کا
دونکڑے خود سر تو کمین تھا سپر کمین

۱۱۹

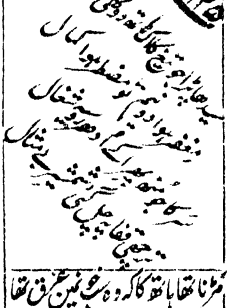

گل تھا سپر پہ سرو پہ مرکز پہ دائرہ
کوندی جو برق قہر تلاطم عیاں ہوا
مڑنا تھا ہاتھ تھا کہ وہ جنبش عین فرق تھا
ابر آگیا ہے قلعۂ کوہ حدید پر
از تیغ موت توڑ کے دریا رواں ہوا
چالیس گام کا سر و گردن میں فرق تھا

۱۲۰

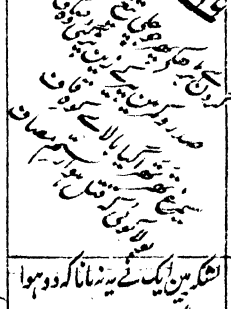

پیہم تھے وار اکبر گردون اساس پر
یاں ہاتھ اُٹھ گیا جو سپر کو سنبھال کے
لشکر میں ایک نے یہ نہ مانا کہ دو ہوا
پر مسکراتے جاتے تھے اُس جیو اس پر
توڑا پھل اُسکی تیغ کا پھولوں نے ڈھال کے
ٹکڑے گرے زمین پہ تو جانا کہ دو ہوا

۱۲۱

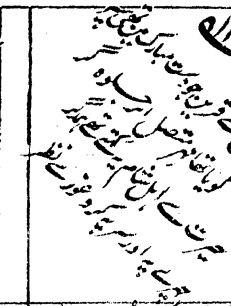

کیونکر مقابلہ کرے حُسن جناب کا
اس رخ آگے زرد ہی رنگ آفتاب کا

۱۲۲

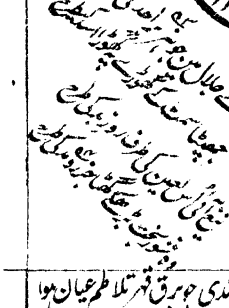

کوندی جو برق قہر تلاطم عیاں ہوا
از تیغ موت توڑ کے دریا رواں ہوا

۱۲۳

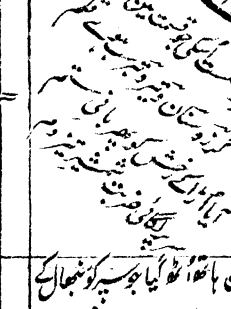

یاں ہاتھ اُٹھ گیا جو سپر کو سنبھال کے
توڑا پھل اُسکی تیغ کا پھولوں نے ڈھال کے

۱۲۴

دیتا ہی تیر صید کو اپنا مفر کمین ؛
دونکڑے خود سر تو کمین تھا سپر کمین

۱۲۵

مڑنا تھا ہاتھ تھا کہ وہ جنبش عین فرق تھا
چالیس گام کا سر و گردن میں فرق تھا

۱۲۶

لشکر میں ایک نے یہ نہ مانا کہ دو ہوا
ٹکڑے گرے زمین پہ تو جانا کہ دو ہوا

فرق آیا طائران ہوا کے عروج مین
ہیبت سے زلزلہ ہوا ذات البروج مین

سر اسکا لائے کوفے کو غلے فراغ ہو
ہان جلد اب حسینؑ کا گھر بے چراغ ہو

مغفر پہ تیر ظلم کا پیکان جڑا ہوا
قبضے مین نسیف ڈاب مین تیغہ پڑا ہوا

۱۲۹
[illegible]

۱۳۰
[illegible]

۱۳۱
[illegible]

۱۳۲
[illegible]

۱۲۸
[illegible]

۱۲۷
[illegible]

۱۲۶
[illegible]

۱۲۵
[illegible]

آنکھین غضب سے سرخ ہوئین رو سیاہ کی
بل کھاکے غیظ سے سوے اکبرؑ نگاہ کی

پیری مین اسکی کاسہارا حسینؑ کو
مارا جو اس جوان کو مارا حسینؑ کو

دنیا ہون تجھسے جو انھین یہ کرو دکھا
میدان کارزار ہے تو کچھ اپنا ہنر دکھا

نکلا تھا کیون جو بھول گیا نام و ننگ کو
نامرد نے سبک کیا شیران جنگ کو

آخر ہی تیری عمر کی مدت جہان مین
ملعون نہین سے ہوا ہے تو کوئی آن مین

۱۳۶

ذکر اُسکا کیا خدا کو جو پہچانتا نہین
دنیا مین کون ہی جو یہین جانتا نہین

۱۳۹

افضل علی ہین حضرت خیر الورا کے بعد
ہمسے بزرگ کوئی نہین ہی خدا کے بعد

۱۴۲

اپنے کرم سے اوج ہی آج آفتاب کا
ہمنے دیا سپہر کو تاج آفتاب کا

۱۳۷

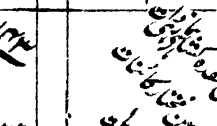

گردون گواہ ہو کہ ملائک حضال مین
ہر سنگ دے صدا کہ یہ ہی ہیرا کے لال مین

۱۴۰

ظاہر مین ہین فقیر مگر بادشاہ ہین
گو دھوپ مین کھڑے ہین پہ ظل الٰہ ہین

۱۴۳

یوں ہاتھ باندھے ہین کہ کسی سے نہ کھل سکے

۱۳۸

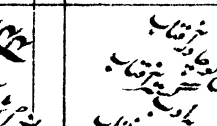

تو آپ پھیلتی ہی پھلے پھولے باغ کی
کیا احتیاج صبح کو شمع و چراغ کی

۱۴۱

خوف و رجا سے خلق کبھی مطمئن نہو
حکم ثبات رات کو ہم دین تو دن نہو

۱۴۴

دیکھی جو طبع اقدس عالی بگاڑ پر
دیکھی جھکی پہاڑ کی چوٹی پہاڑ پر

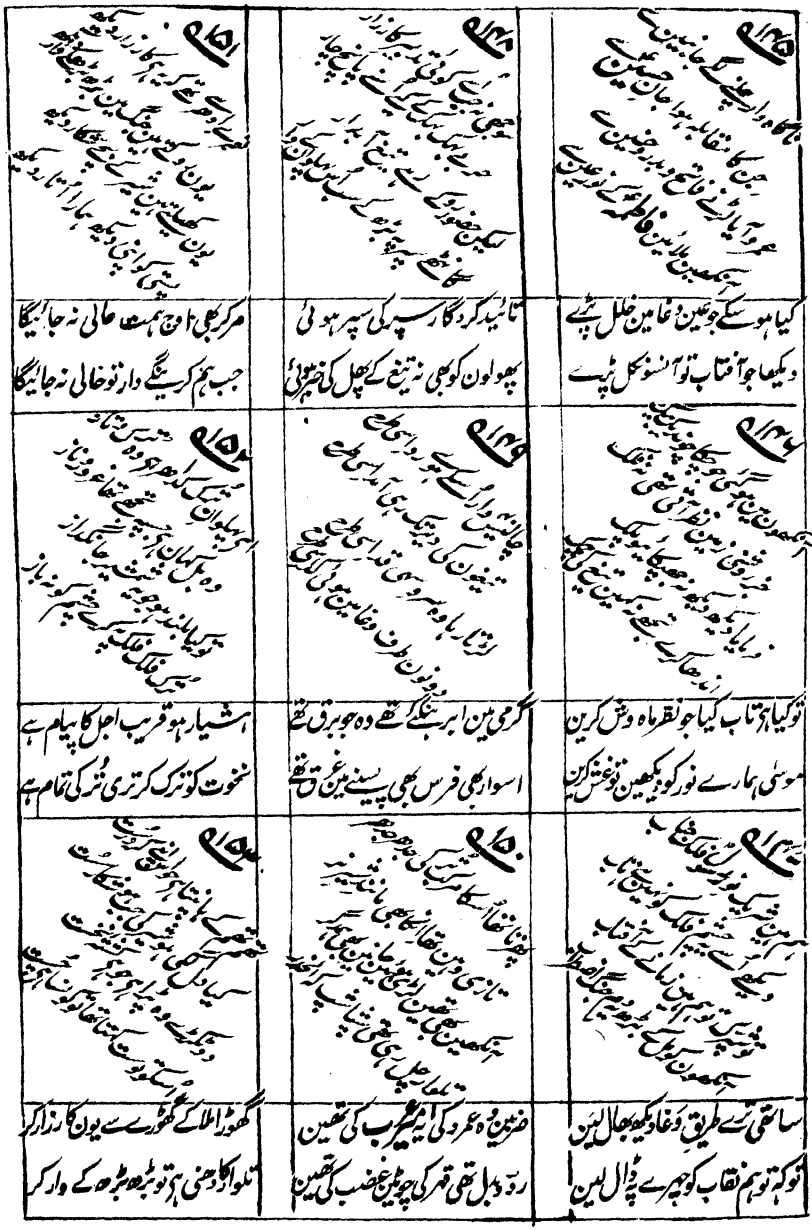

۱۵۴

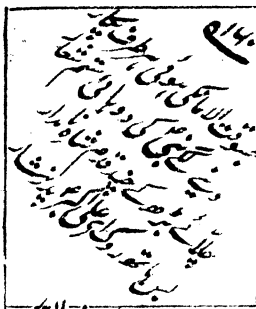

سب ضربِ شیرِ حق کے چلن آشکار تھے
مر کر گرے جو راکب و مرکب تو چار تھے

۱۵۵

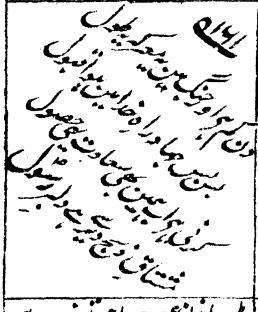

پنہاں نظر سے دشت میں وہ شیر ہو گیا
آندھی ستم کی آئی کہ اندھیر ہو گیا

۱۵۶

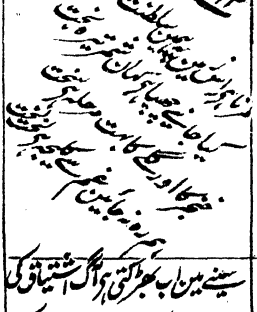

راتوں دن سے کہتی تھی کہ نہ آہ و بکا کرو
اکبر سلامت آئیں یہ حق سے دعا کرو

۱۵۷

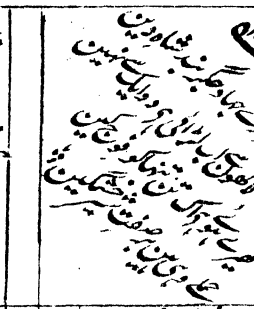

نہ دھوپ پر نظر ہے نہ غم میں نہ چھاؤں پر
سر گر رہے ہیں تیغ سے کٹ کٹ کے پانو پر

۱۵۸

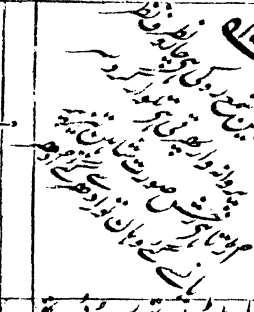

جو جو لپٹ پڑے تھے وہ سب دُور دُور تھے
ٹاپوں سے زخمیوں کے بدن چُور چُور تھے

۱۵۹

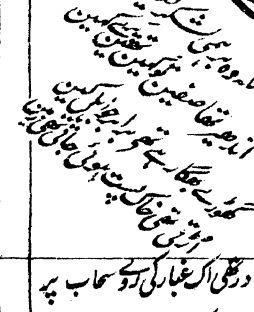

چادر تھی اک غبار کی روئے سحاب پر
سر پوش گرد تھا طبقِ آفتاب پر

۱۶۰

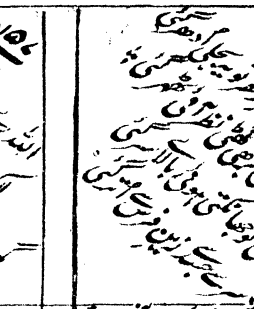

اِس پیاس میں خدا سے شہا طلب کرو
یہ کس کا نام لیتے ہیں پاس ادب کرو

۱۶۱

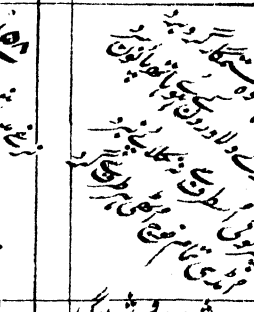

پڑھو نماز عصر جو باہم تو خوب ہے
اب آفتاب کوئی گھڑی میں غروب ہے

۱۶۲

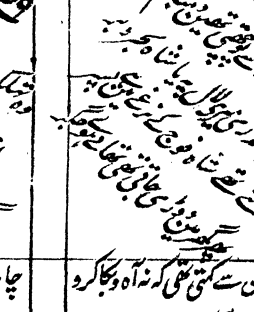

سینے میں اب بھڑکتی ہے آگ اشتیاق کی
خالق نہ شب دکھائے تمہارے فراق کی

۱۶۴
پرسان کوئی ہجوم و تبِ غم نہیں
سالارِ کاروان کی کسی کو خبر نہیں

۱۶۵
پھر دیکھ جائیں ایک نظر نورِ عین کو
لے آئے کوئی تھام کے بازو حسینؑ کو

۱۶۶
کم ہے جو ان کرم کے عوض جانِ دو جہان
پاس آیئے کہ آپ کے قدموں پہ جانِ دو جہان

۱۶۷
آؤ غریب راہِ عدم کو سنبھال لو
باہیں گلے میں ڈال کے ہمکو سنبھال لو

۱۶۸
بازو کو تھاموں گھر کو سنبھالو تو چل کے
برچھی لگی جگر پہ شہِ بے سوال کے

۱۶۹
نیزہ سناں نے سینہ پہ مارا غضب کیا
اس گھاؤ نے حضور مجھ جاں بلب کیا

۱۷۰
دونوں قدم نکل کے رکابوں سے رہ گئے
گھوڑے پہ یا امیرِ عرب کہہ کے جھک گئے

۱۷۱
اٹکی تھی جان آنکھوں میں اس نورِ عین کی
تھی ساتھ ہچکیوں کے صدا یا حسین کی

۱۷۲
تھرائے ہاتھ پاؤں لہو تن کا گھٹ گیا
صدمہ ہوا کہ شہ کا کلیجہ الٹ گیا

لام یعنی شاہِ زمن انیس

۱۷۴

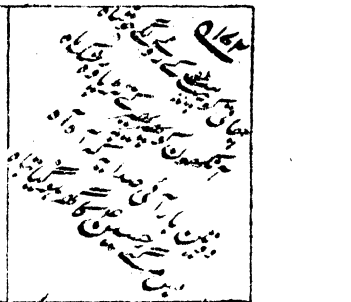

دولت گئی تمام امام دلیر کی
کاندھے پہ لاش لیکے چلے آئے شیر کی

۱۷۵

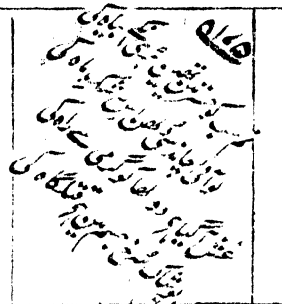

پروان چڑھ کے آئے یہ شادی بڑی ہوئی
زخمون کی مدھیان میں گلے میں پڑی ہوئی

۱۷۶

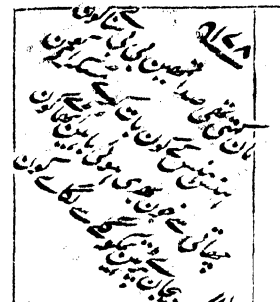

جائینگے اب یہ قبر میں سونے کے واسطے
یہ مان رہیگی پیٹنے رونے کے واسطے

۱۷۷

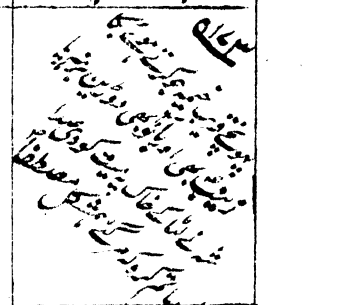

سر پیٹو خاک اڑاؤ تن پاش پاش پر
رو لو انھیں تو رو یو پھر میری لاش پر

۱۷۸

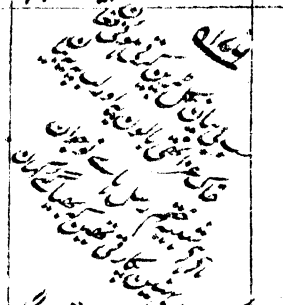

دیکھا جو ماں کو خاک بسر چھاتی پھٹ گئی
لاشے سے آکے بالی سکینہ لپٹ گئی

۱۷۹

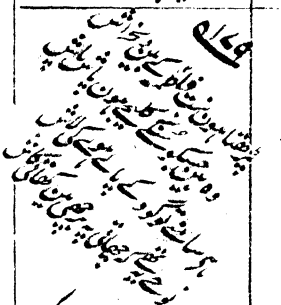

مجروح اس جوان کو سراپا نہ دیکھتی
آنکھوں سے اپنے شیر کا لاشہ نہ دیکھتی

۱۸۰

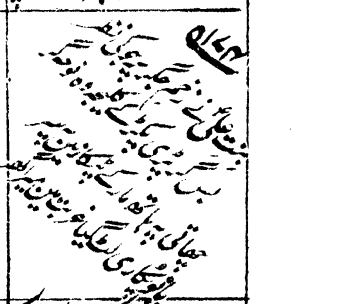

ماں سے چھڑا کے لیگئی موت اس لعیں کو
لو آکے رو لو بی بی لو اب میرے شیر کو

۱۸۱

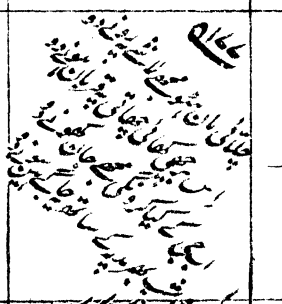

وہ کہتی تھی کہ اشک نہ کینو نکر بہاؤن مین
بھیا تجھے گلے سے لگا لینے جاؤن مین

۱۸۲

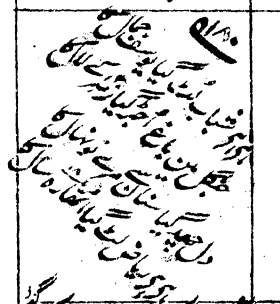

گل سے یہ گل شگفتون سے صد چاک ہو گئے
اب بلبلون کے حوصلے سب خاک ہو گئے

۱۸۱

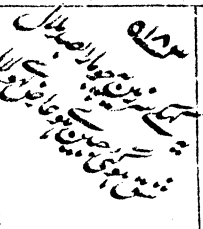

مقتل سے موت خاک پہ تڑپا کے لیگئی
ہاے قضا حسینؑ کو دھوکا دے گئی

۱۸۲

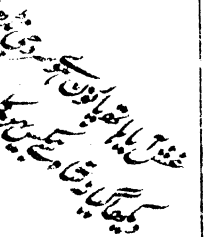

یوسف کو اپنے قتل کے میدان میں لیگئے
لاشہ اُٹھا کے گنج شہیدان میں لیگئے

۱۸۵

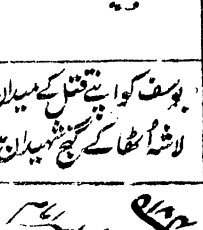

اٹھارہ سال کی ہے یہ دولت حسینؑ کی
اب ہے ترے سپرد امانت حسینؑ کی

۱۸۲

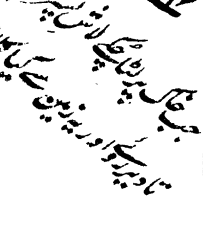

صدقے گئی یہ حال صم جنگ ہوگیا
سنبرہ بھی گورے گال کا گلرنگ ہوگیا

۱۸۲

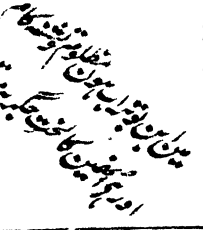

ایذا نہ دیجیو کہ مرا گلعذار ہے
برچھی کے پھل سے اسکا کلیجہ فگار ہے

۱۸۶

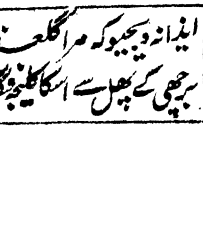

مقبول تیری نذر شہ کربلا کریں
اِسکا صلہ تجھے علی اکبرؑ عطا کریں

سلام

سلام اس پر کہ جس کو حق نے بھیجا سب سے اعلیٰ ہے
سلام اس پر کہ جس کا مرتبہ فکر رسا سے بالا ہے
نشان کف پا جس کا عرش حق پر جا بجا ہے
کیا ہے فرش جس نے اس کو وہ اعلیٰ بوریا ہے
سر بالیں کی اینٹ اس کی نبوت کا اجالا ہے
فقط
بھلا جس کی ولی عدل ایک نور سے پیدا
وہ مرتبہ میں جو ہو شبیہ میں تو یاد ہے
وہ نبی عرش ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں
فلک پناہ وہ ہے اور جہان پناہ ہے
فقط
چلا کل سے ادھر سے جو قافلہ آج وارد ہوا ہے
جلالت اس کی کہتی ہے کہ یہ کوئی بڑا ہے
وہ قافلہ ہے اس کی کہتی ہے کہ یہ کوئی بڑا ہے
کہ خاندان رسالت کا خیمہ ہوا ہے
فقط
حسینؑ ابن علیؑ ہیں جو آئے ہیں کربلا میں
فروغ حسن یہ ماہ کو دو ماہ ہے

قطعہ

کہاں یہ بیٹے یہ باپ جس کا کہاں یہ شاہ
بتا یہ فرق زمین کو کہاں وہ تخت کہاں
بھلا یہ حسن کہاں وہ جمال کہاں
بھلا یہ حسن کہاں وہ جمال کہاں
بھلا یہ حسن کہاں وہ جمال

۱

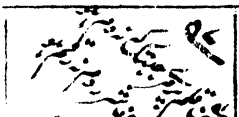

آتے ہین نبی شور ہی بیداد گرون مین
غل صل علے کا ہی فرشتون کے پرون مین

۲

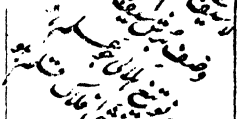

ہیبت یہ ہی مریخ کا منھ زرد ہوا ہی
خورشید فلک گرد بھی یان گرد ہوا ہی

۳

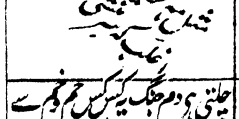

ہین قاف مین جنات پہ شورش پڑی ہی
پریون کو پرستان مین جانون کی پڑی ہی

۴

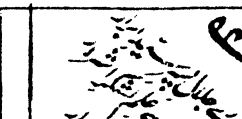

ہلتی ہی زمین گھوڑے کو ڈالا ہی جو زین مین
اک حسن کی فوج آتی ہی صمصام کے جلو مین

۵

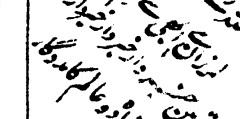

جلوہ جو ہوا عرش تلک نور خدا کا
روحانیون مین شور اٹھا صل علی کا

۶

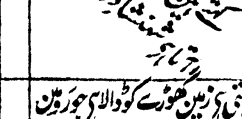

بے نام و نشان فوج کے نامی نظر آئے
رایت جو علم تھے وہ سلامی نظر آئے

۷

چلتی ہی دم جنگ یہ کس کس رقم کم سے
نے لوح سے رکتی ہی یہ آفت نہ قلم سے

۸

ہمدم تھی ظفر قبضۂ شمشیر دو دم سے
نصرت کا یہ عالم تھا کہ لپٹی تھی قدم سے

۹

جنگاہ کو جب تکتے ہین غصے کی نظر سے
تلوار تڑپ کر نکل آتی ہے کمر سے

۱۰

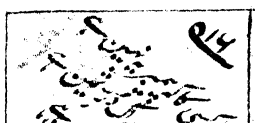

انھوں دم دیدار رسولِ عربی ہے
گھوڑا نہ سمجھنا یہ بُراقِ نبوی ہے

۱۱

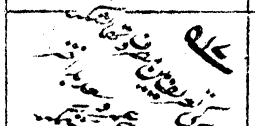

سرعت مین چکارا یہ قرینہ نہیں رکھتا
ایسا تو کوئی شیر بھی سینہ نہیں رکھتا

۱۲

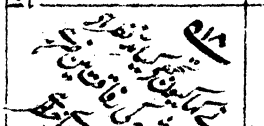

کچھ طرز خرام اسکا تصور سے بری ہے
ظاہر مین تو گھوڑا ہے پہ باطن مین پری ہے

۱۳

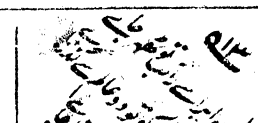

یہ گرم عنانی شہ خاور نہین رکھتا
اُڑ جانے مین طاؤس ہے گو پر نہین رکھتا

۱۴

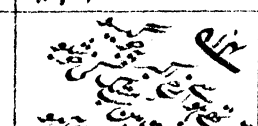

کوسون ہی بھر عنبر سارا سے جو رن تھا
میدان بلا خیز نہ تھا دشت ختن تھا

۱۵

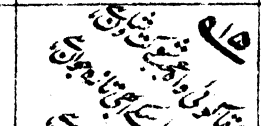

اگلزارِ نبی کا گل بے خار یہی ہے
کہتون نے کہا احمد مختار یہی ہے

۱۶

دیکھو تو دل بادشہ بحر و بشر کو
تیغون کے تلے کوئی بھی رکھتا ہے جگر کو

۱۷

باتین ہین نہ شرکی نہ عداوت کے سخن مین
تقریر ہے سب خیر کی الفت کے سخن مین

۱۸

پھٹتا ہے جگر تشنہ دہانی پہ تمھاری
آتا ہے مجھے رحم جوانی پہ تمھاری

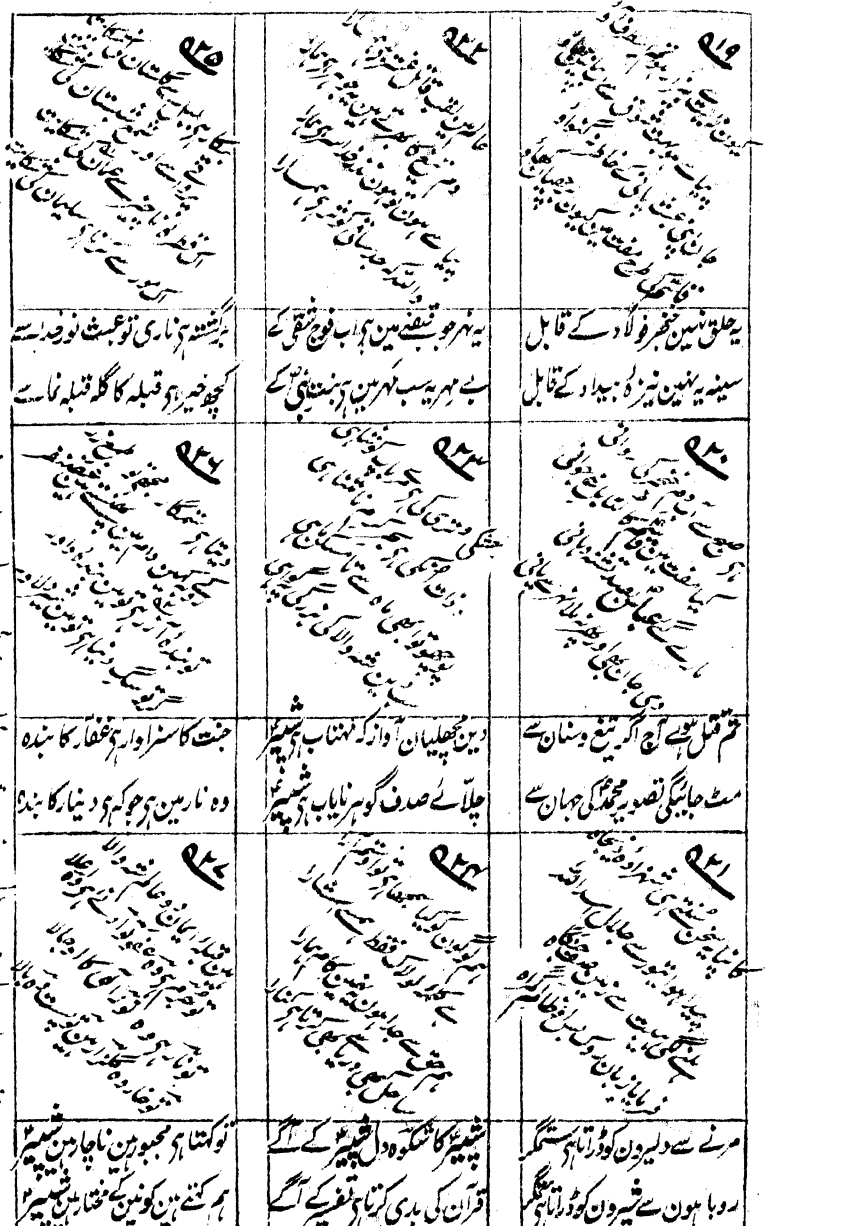

۱۹

یہ حلق نہیں خنجر فولاد کے قابل
سینہ یہ نہیں نیزۂ بیداد کے قابل

۲۲

یہ نہر جو قبضے میں ہے اب فوج شقی کے
بے مہر یہ سب مہر ہیں اس بندۂ جی کے

۲۵

برگشتہ ہے ناری تو عبث نوحہ رسا سے
کچھ خیر ہے قبلہ کا گلہ قبلہ نما سے

۲۰

تم قتل ہوئے آج اگر تیغ و سنان سے
مٹ جائیگی تصویر محمدؐ کی جہان سے

۲۳

دیں پکاریں یا حسینؑ آواز کہ مہتاب ہے شبیرؑ
چلائے صدف گوہر نایاب ہے شبیرؑ

۲۶

جنت کا سزاوار ہے غفار کا بندہ
وہ نار میں ہے جو کہ ہے دینار کا بندہ

۲۱

مرنے سے دلیروں کو ڈراتا ہے ستمگر
روباہوں سے شیروں کو ڈراتا ہے تنگ

۲۴

شبیرؑ کا شکوہ دل شبیرؑ کے آگے
قرآن کی بادی کرتا ہے تفسیر کے آگے

۲۷

تو کہتا ہے مجبور ہیں ناچار ہیں شبیرؑ
ہم کہتے ہیں کونین کے مختار ہیں شبیرؑ

۲۸

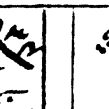

یاں کونسا اعجاز و کرامات نہیں ہے
گویا ہوں اگر مُنہ بھی تو کچھ بات نہیں ہے

۲۹

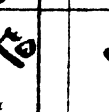

بگڑے جو خضر بھی تو اُسے راہ بتا دیں
اعجاز وہ موسیٰ کا سرِ دست دکھا دیں

۳۰

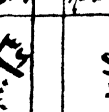

جان بخشی و فریاد رسی کام ہے اُنکا
نامی جو ہے کونین میں وہ نام ہے اُنکا

۳۱

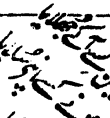

طفلی سے کسے پیار کیا رب علا نے
بھیجے ہیں کسے حلّہ و اندوہ خدا نے

۳۲

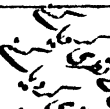

بگڑے جو کوئی بات تو ہے اپنی ہی بگڑی
اسطرح کا بندا تو خدائی میں نہیں ہے

۳۳

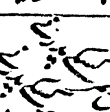

مقتولوں کے خنجر کے گڑھے پاٹ دیئے ہیں
کسنے پہ جو بسمل اُنہیں کاٹ دیئے ہیں

۳۴

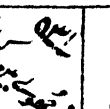

ہر گل میں جو بو ہے یہ ہے تاثیر ہماری
بلبل نے اُڑائی ہے یہ تقریر ہماری

۳۵

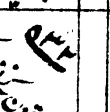

ہے سارے زمانے سے جدا ڈھنگ ہمارا
ہر گل سے ٹپکتا ہے فقط رنگ ہمارا

۳۶

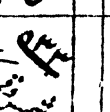

دم بھرتے ہیں ہر دم ملک و حور ہمارا
موسیٰ کے کفِ دست میں ہے نور ہمارا

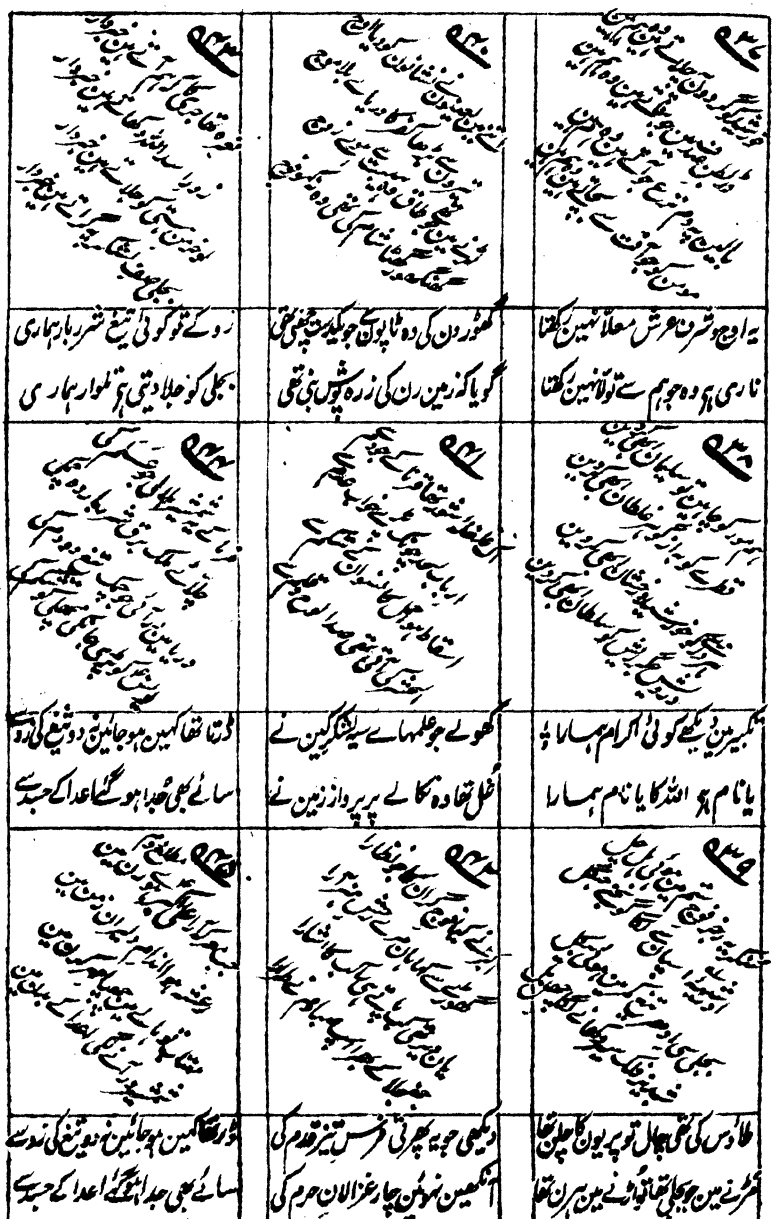

۳۷
یہ اوج و شرف عرش معلا نہیں رکھتا
ناری ہے وہ جو ہم سے تولا نہیں رکھتا

۳۸
گھوڑون کی وہ ٹاپون سے جو یکدست چٹی تھی
گویا کہ زمین ران کی زرہ پوش بنی تھی

۳۹
روکے تو کوئی تیغ شرر بار ہماری
بجلی کو جلا دیتی ہے تلوار ہماری

۴۰
تکبیر مین دیکھے کوئی اکرام ہمارا
یا نام ہے اللہ کا یا نام ہمارا

۴۱
کھولے جو علمہاے سیہ لشکر کین نے
غل تھا وہ نکالے پر پرواز زمین نے

۴۲
ڈرتا تھا کہین ہو جائین دو تیغ کی زد سے
سائے بھی جدا ہو گئے اعدا کے جسد سے

۴۳
طاؤس کی تھی چال تو پریون کا چلن تھا
ٹھوکر مین جو بجلی تھا تو ڈانے مین ہرن تھا

۴۴
دیکھی جو یہ پھرتی فرس تیز قدم کی
آنکھین نہ ٹہین چار غزالان حرم کی

۴۵
ڈر تھا کہین ہو جائین دو تیغ کی زد سے
سائے بھی جدا ہو گئے اعدا کے جسد سے

۴۹

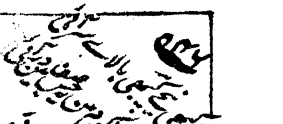

خیرہ تھی نظر تیغ دوادر کی چمک سے
آگے تھی غضب گرتی تھی ہر بار فلک سے

۵۰

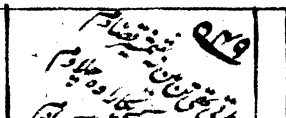

تھا ہاتھ میں اکبر کے جو پھل تیغ علی کا
مہتاب کو دھوکا ہوا انگشت نبی کا

۵۱

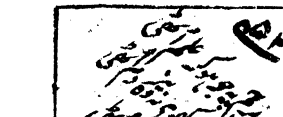

چہرے جو علمدار و ن کے یکدست کھلے تھے
شعلے علموں کی بھی تغیری کے پھٹے تھے

۴۸

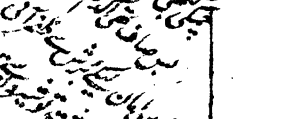

جلاد فلک تیغ و سپہ چھوڑ کے بھاگا
آیا کوئی رستم بھی تو منہ موڑ کے بھاگا

۴۹

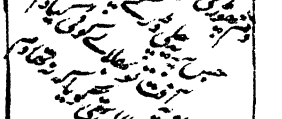

لیتی تھی دو شمشیر خراج اہل ظفر سے
مہ جسم سے پھل تیغ سے اور پھول سپر سے

۵۲

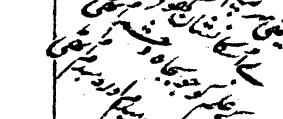

جینے کی جو حسرت تھی دل پیر و جوان میں
چلے تھے نبی بندھ کے نذر کے مہر اکبر کمان میں

۴۸

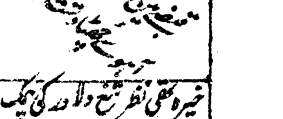

اچکی ہوئی جبوقت دو شمشیر چمک کر
چیریل اگے دیکھنے شہ پر کو جھپک کر

۵۱

لوکین کے اک برق چمک جاتی ہے پیہم
ثابت نہیں ہوتا ہے کہ یک تنتی ہے سر پر

۵۴

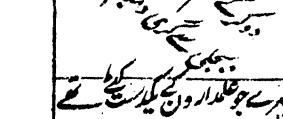

پانی تھا نیا بار دھنی گھاٹ نیا تھا
تیغوں کے بھی دم بند یہ کٹ نیا تھا

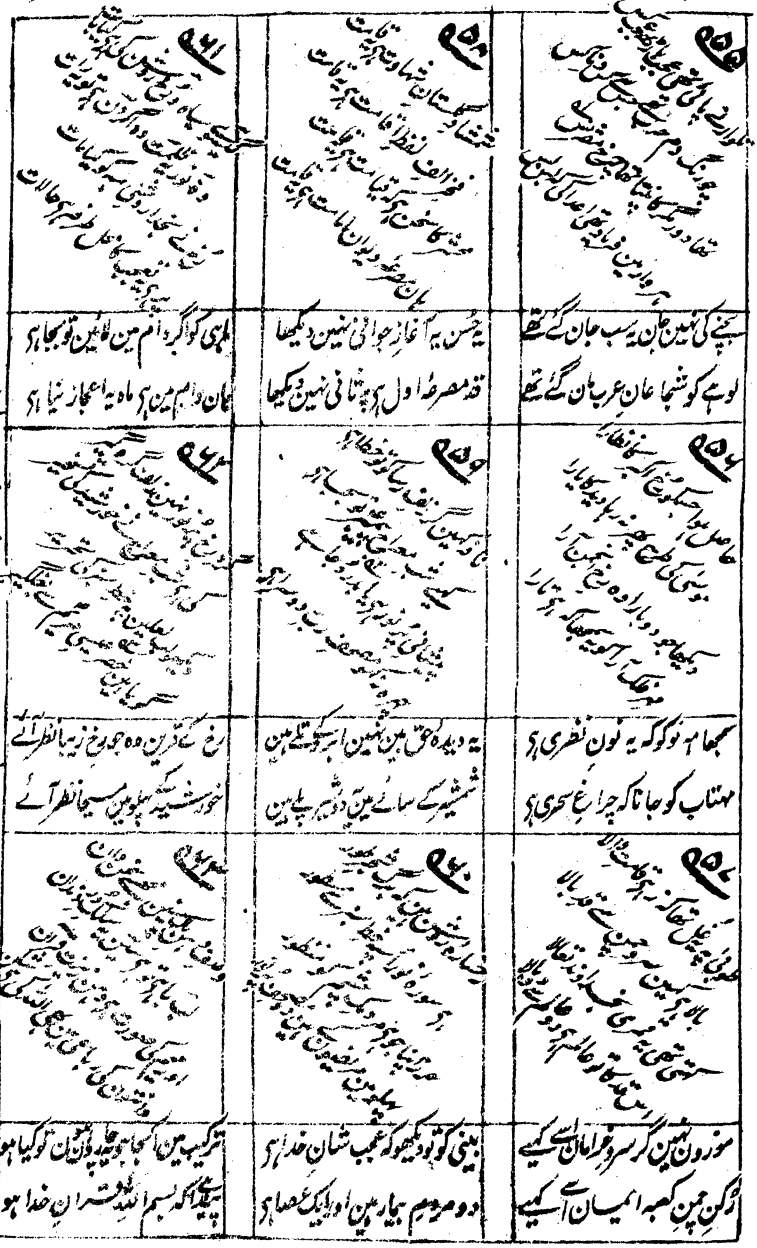

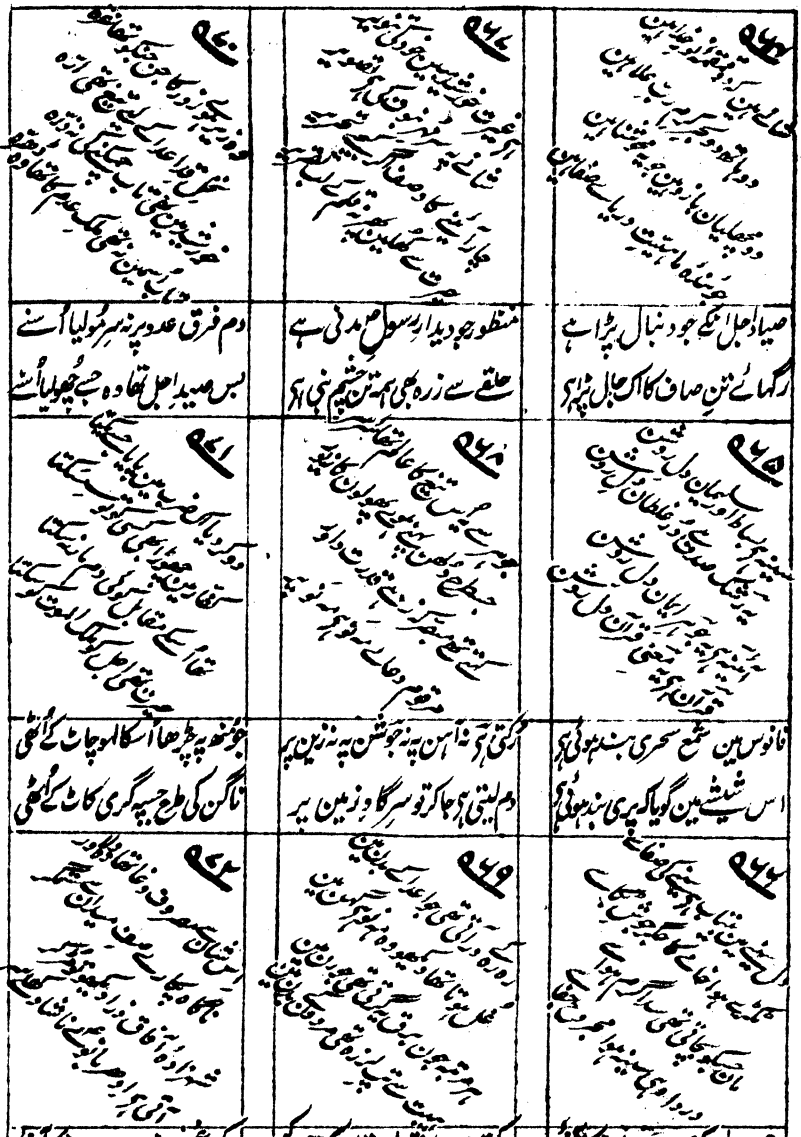

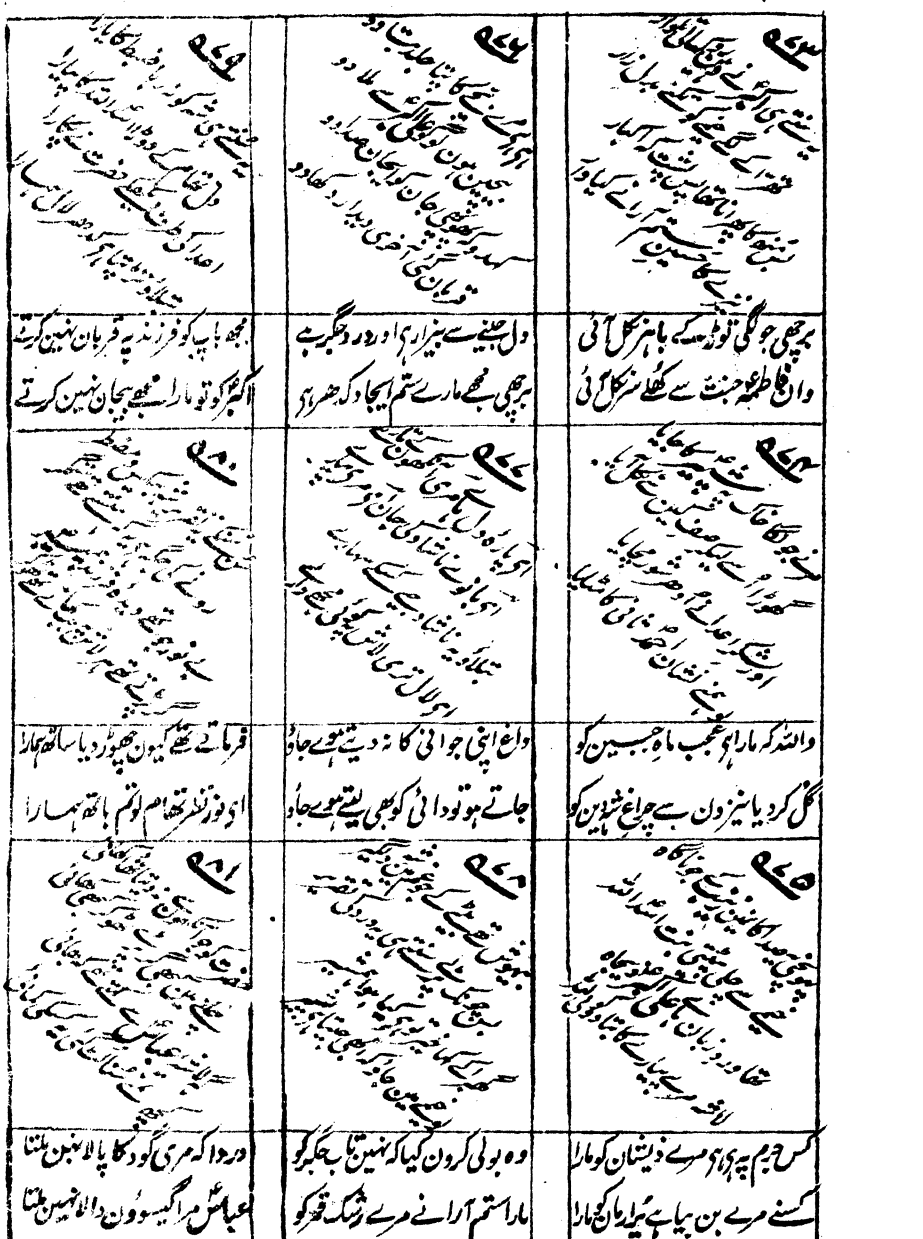

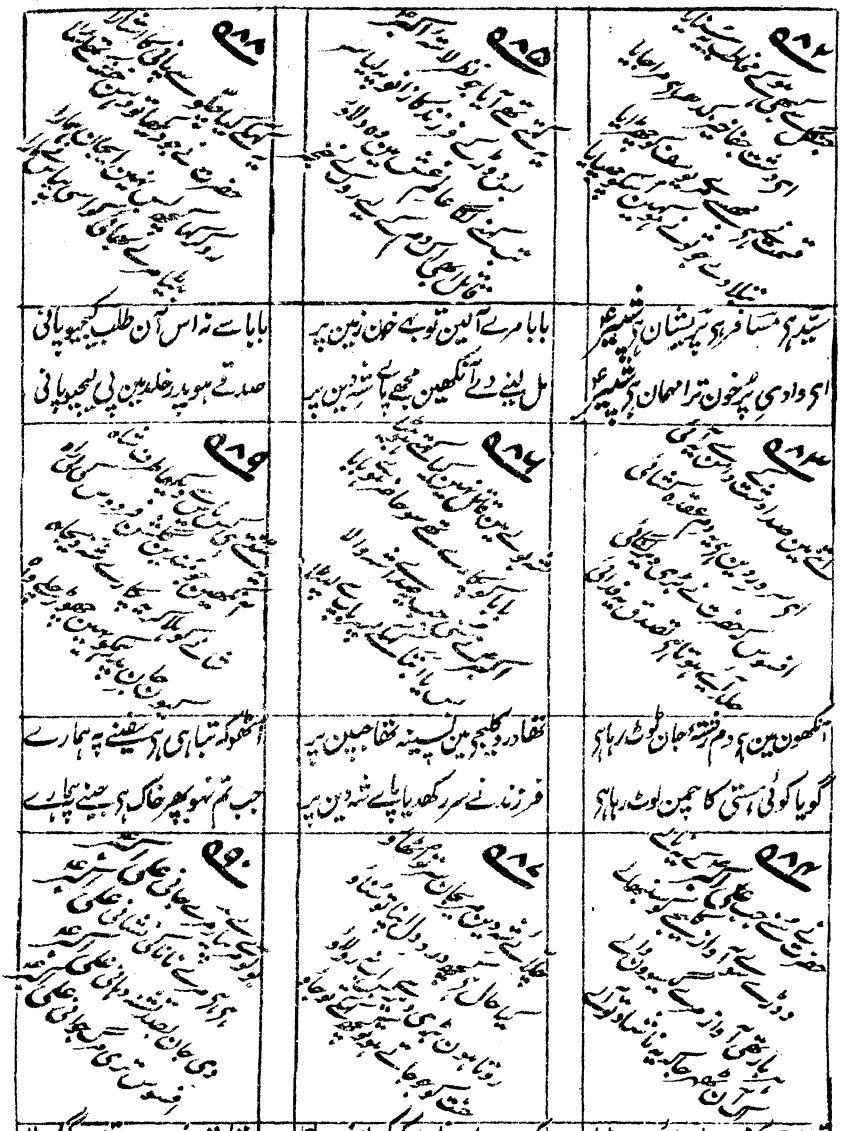

۸۴
سید ہے مسافر ہے پریشان ہے شبیرؑ
اے وادیِ پُرخون ترا مہمان ہے شبیرؑ

۸۵
بابا مرے آئین تو ہے خون زمین پر
مل لینے دے آنکھیں مجھے پامے حسینؑ پر

۸۶
بابا کہا اکبرؑ نے جو ہو کر بسمل
بابا سے نہ اس آن طلب کیجیو پانی

۸۳
آنکھوں میں ہے دم نرغۂ جاں لوٹ رہا ہے
گویا کوئی ہستی کا چمن لوٹ رہا ہے

۸۴
تنہا نہ سوئے خلد چلے جائیو بیٹا
لیکر ہمیں طوبے کے تلے جائیو بیٹا

۸۵
کیا ہے جو لبِ لعل کو کھولا نہیں جاتا
اکبرؑ نے اشارہ کیا بولا نہیں جاتا

۸۶
تھا در و کلیجے میں پسینہ تھا جبیں پر
فرزند نے سر رکھ دیا پائے حسینؑ پر

۸۷
سنتا نہ قدم خون میں تم بھر گئے بیٹا
سبزہ بھی نہ نکلا کہ سفر کر گئے بیٹا

۹۱

۹۲

۹۳

کسو وقت میں بابا سے جدا ہو گئے بیٹا
جنبک کہ نہ فردوس میں آباؤ گے بیٹا
تکیہ نہ کسی شاہ پہ ہے اور نہ گدا پر

پانی جو نہ پایا تو خفا ہو گئے بیٹا
ہمشکل پیمبر کو نہ تم پاؤ گے بیٹا
آقا سے توسل ہے تو کل ہے خدا پر

فرزند تجھی کو کوئی دم میں سفری ہے
کیا ظلم یہ قسمت مجھے دکھلاتی ہے لوگو
اے موت بس اب آ کہ تری منتظری ہے
دیکھو تو یہ کس شیر کی لاش آتی ہے لوگو

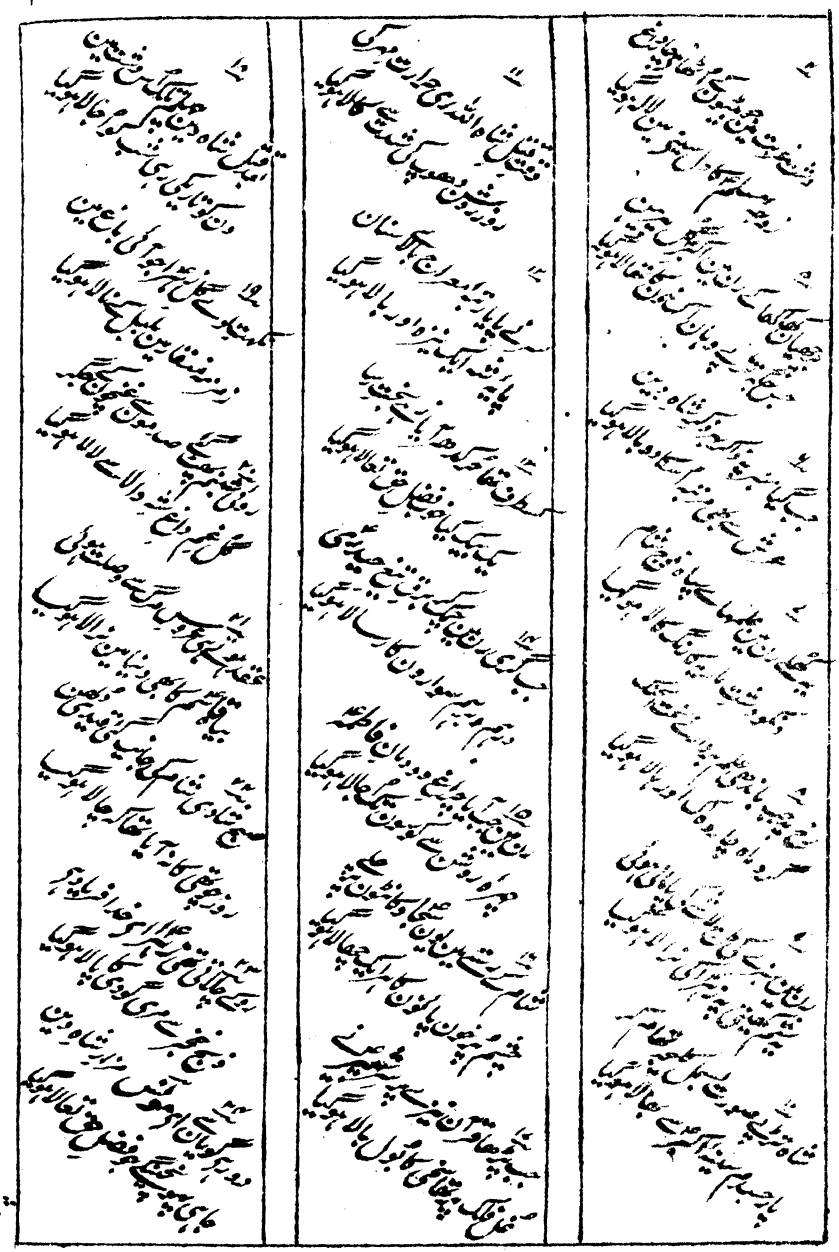

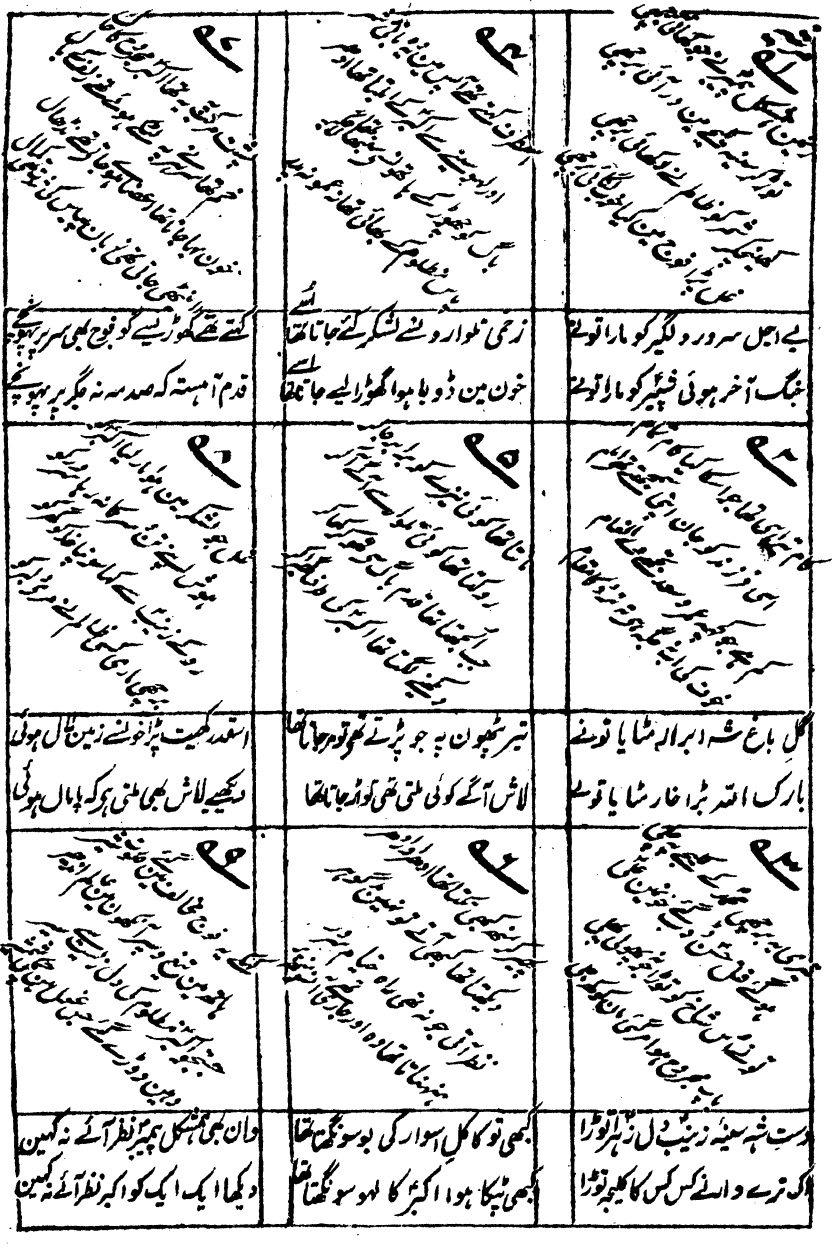

۱۰

تھیں منتظر کہ احمد کی نشانی کا پتا
کوئی بتلاؤ مرے یوسف ثانی کا پتا

۱۱

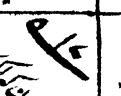

مضطرب ہوں مرے دلبند کو ڈھونڈھو پیارو
اپنے مہمان کے فرزند کو ڈھونڈھو پیارو

۱۲

رخ کیا تھا جدھر اس نے وہ طرف کوفہ تھی
ہر چھپوں والوں کی اس فوج میں صف کوفہ تھی

۱۳

ہائے فرزند کی ہر دم جو صدا آتی ہے
کوکھ کو ہاتھوں سے پکڑے ہوئے چلاتی ہے

۱۴

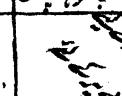

رحم لازم ہے کہ غم سے ہے برا حال مرا
میرے ہاتھوں سے یہیں کھو گیا لال مرا

۱۵

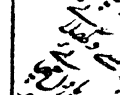

ترک کے وقت بھی اعدا میں گھری ہو بیٹا
کونسے غول میں گھوڑے سے گری ہو بیٹا

۱۶

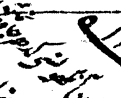

کیا کروں تم کہ ہے برگشتہ زمانہ اکبر
میری تقدیر میں ہے ٹھوکریں کھانا اکبر

۱۷

پھر نہ تڑپونگا نہ غش کھکے گروں گا بیٹا
تمکو بٹھلاؤ لگا میں گرد پھروں گا بیٹا

۱۸

کھولکر بند قبا چاند سا سینہ پوچھوں
انچرا دامن سے میں چہرہ کا پسینہ پوچھوں

۲۹

کبھی چلاتے تھے مجھ کو مرا لاشہ لاؤ
اکبر مرے شہزادے کو آکر مجھ سے ملاؤ
ہم سے کہتے تھے کہ اس بن ہمیں جینا ہے برا
آکر اب دیکھیں کہ کیا حال ہے اکبر کا ہوا

ابن زہرا سے برابر کا پسر چھوٹ گیا
پہلے ٹوٹی تھی کمر اب مرا دل ٹوٹ گیا

۳۰

ہم کو آواز دو اے علی اے مرے ظہیر
لاش پوچھے کی اٹھا کے کہ اے شبیر
دی صدا رن سے کہا جاتے ہیں ہم اے دلگیر
لے چلیں ہم کو بچا جاتے ہیں ہم اے دلگیر

ہم اسی واسطے ہیں قبر سے باہر نکلے
مرے جانی مرے دلبر مرے پیارے آئے

۳۱

پٹ کر سر پہ پکاری کہ دہائی لوگو
کس نے برچھی مرے بچے کو لگائی لوگو

۲۸

اکبر آئے ہیں تمہیں لینے کو اے جان پدر
آؤ اے نور نظر آؤ اے میرے لختِ جگر
ہم سے کرتے تھے یہ اکثر مرے پیارے اکبر
آج کیوں بولتے نہیں ہم سے اکبر اکبر

لاش قاسم کی جو چھاتی سے لگا لونگی میں
دوسرے ہاتھ سے اکبر کو سنبھالونگی میں

۳۲

بیٹی سینہ و سر زینب مضطر دوڑی
ماں جگر تھام کے ہاتھوں سے کھلے سر دوڑی

زخم کس جا ہے جو سب خونمیں بھرا ہوتا ہے
چاند سے ہاتھوں کو کیوں لہو سے بھرا ہوتا ہے

۳۳

ہاتھوں کو چھاتی پہ جو رکھ کر پکارے اکبر
ہائے اصغر کے برابر مرے ہوتے ہو پسر
آؤ دیکھو مرے ہوتے ہوئے ماں کا یہ حال
کر دیا ہے مجھے کس ظلم و ستم نے پامال

مجھ سے لپٹیگی تو سب خونمیں بھر جائیگی
زخم چھاتی کا جو دیکھینگی تو مر جائیگی

۲۹

زینب اس وقت جو خیمے سے نکالی باہر
مدتوں اس کی بندھی رہتی ہے ہر روز کمر
سر کھلے دامن جاں چاک گریباں دلگیر
نعرہ زن آئی بصد ماتم و فریاد و نفیر

گود میں گود کے پالے کو اٹھا لونگی میں
اپنے اس گیسوؤں والے کو اٹھا لونگی میں

۳۴

کہتی تھی ہائے مرا بھائی کہاں ہے لاؤ
دل کے ٹکڑے کو مرے پاس ذرا لے آؤ
اے علی آؤ حسین آؤ حسن آؤ ذرا
ہائے بھائی کو مرے زخموں سے بھر لاؤ ذرا

زخم کس جا ہے جو سب خونمیں بھرا ہوتا ہے
چاند سے ہاتھوں کو کیوں لہو سے بھرا ہوتا ہے

۳۵

ہاتھ پھیلائے ہوئے آئی تھی زینب اس دم
ہائے بھائی کے برابر نہ ملا کوئی علم
ہائے بھائی کے برابر نہ ملا کوئی علم
کہتی تھی ہائے مرا بھائی کہاں ہے لاؤ
ہائے بھائی کے برابر نہ ملا کوئی علم

۳۶

ہائے بھائی کے برابر نہ ملا کوئی علم
ہائے بھائی کے برابر نہ ملا کوئی علم
ہائے بھائی کے برابر نہ ملا کوئی علم
ہائے بھائی کے برابر نہ ملا کوئی علم

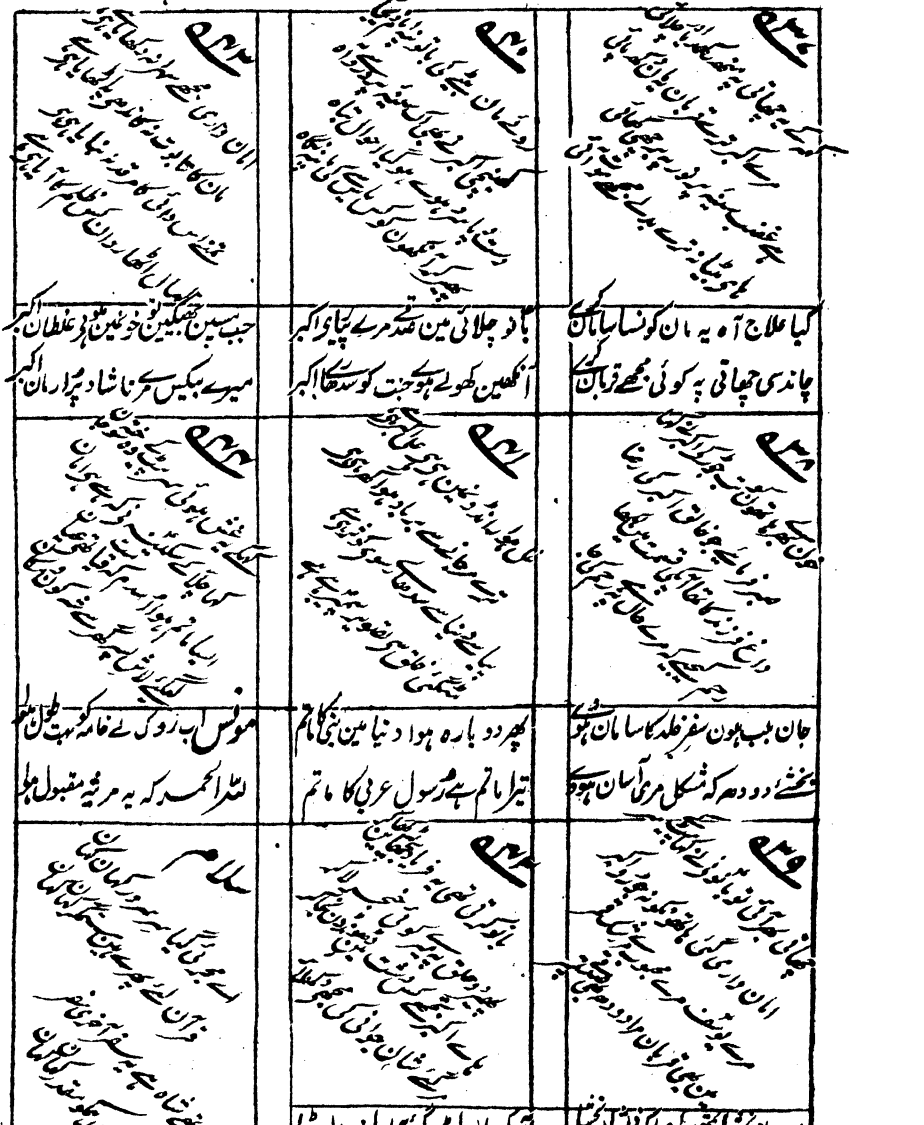

کیا علاج آہ یہ ماں کو نسا سامان کرے
چاندسی چھاتی پہ کوئی مجھے قربان کرے

باندھ چلائی میں صدقے مرے پیارے اکبر
آنکھیں کھولے ہو کہ جنت کو سدھارے اکبر

جب سپین تھپکیں تو خرخیں ملو ہی غلطاں اکبر
میرے بیکس سے کرے شاد پیارا ماں اکبر

جان بلب ہوں سفر خلد کا سامان ہوئے
بخشئے دودھ کہ مشکل مری آسان ہوئے

پھر دوبارہ ہوا دنیا میں نبی کا ماتم
تیرا ماتم ہے رسول عربی کا ماتم

مونس اب روک لے خامہ کو بہت طول ہوا
للہ الحمد کہ یہ مرثیہ مقبول ہوا

مین نے بخشا تھین ہی اکبر ذیشان بخشا
دودھ کچھ چیز ہے واری بدل و جان بخشا

آکے یان لٹ گئی پالنے والی بیٹا
آج اماں کا بھرا گھر ہوا خالی بیٹا

بند ۱۰

سکے کے لاڈلوں کو دودھ چھوڑا جاتا ہے
چھٹے پھر سے وہ سکین و مضطر کہاں کہاں

بند ۱۱

بابا دیا امام نے جب جنگ کو
بیا سحابہ جمع دو دو کہاں کہاں

بند ۱۲

کہتے تھے رو کے شاہ بتا دو تو باب کو
کھائے ہیں زخم ہم نے علی کے کہاں کہاں

بند ۱۳

جاؤ کہتے تھے مری کنی تباہ ہے
بارب نبھا لوں طوق کا تنگ کہاں کہاں

بند ۱۴

بابا تو سر کٹا کے ہوئے بے خبر زمین
میں پھروں پھر رن میں لاوارث کہاں کہاں

بند ۱۵

شاہ نے کہے تھے کیوں دیکھی ہے بے کسی
انصاف کر رہا گا تو خنجر کہاں کہاں

بند ۱۶

وہ ظہر
شفق میں قتل کی لاش پہ رکے تھے ہیں
رسے بھائی رو رہے زینب مضطر کہاں کہاں

بند ۱۷

بان دیا امام نے جب جنگ کو
بیا سحابہ جمع دو دو کہاں کہاں

بند ۱۸

کہتے تھے رو کے شاہ بتا دو تو باب کو
کھائے ہیں زخم ہم نے علی کے کہاں کہاں

بند ۱۹

جاؤ کہتے تھے مری کنی تباہ ہے
بارب نبھا لوں طوق کا تنگ کہاں کہاں

بند ۲۰

بابا تو سر کٹا کے ہوئے بے خبر زمین
میں پھروں پھر رن میں لاوارث کہاں کہاں

بند ۲۱

شاہ نے کہے تھے کیوں دیکھی ہے بے کسی
انصاف کر رہا گا تو خنجر کہاں کہاں

بند ۲۲

وہ ظہر
شفق میں قتل کی لاش پہ رکے تھے ہیں
رسے بھائی رو رہے زینب مضطر کہاں کہاں

بند ۲۳

بان دیا امام نے جب جنگ کو
بیا سحابہ جمع دو دو کہاں کہاں

بند ۲۴

کہتے تھے رو کے شاہ بتا دو تو باب کو
کھائے ہیں زخم ہم نے علی کے کہاں کہاں

بند ۲۵

جاؤ کہتے تھے مری کنی تباہ ہے
بارب نبھا لوں طوق کا تنگ کہاں کہاں

بند ۲۶

بابا تو سر کٹا کے ہوئے بے خبر زمین
میں پھروں پھر رن میں لاوارث کہاں کہاں

بند ۲۷

شاہ نے کہے تھے کیوں دیکھی ہے بے کسی
انصاف کر رہا گا تو خنجر کہاں کہاں

بند ۲۸

وہ ظہر
شفق میں قتل کی لاش پہ رکے تھے ہیں
رسے بھائی رو رہے زینب مضطر کہاں کہاں

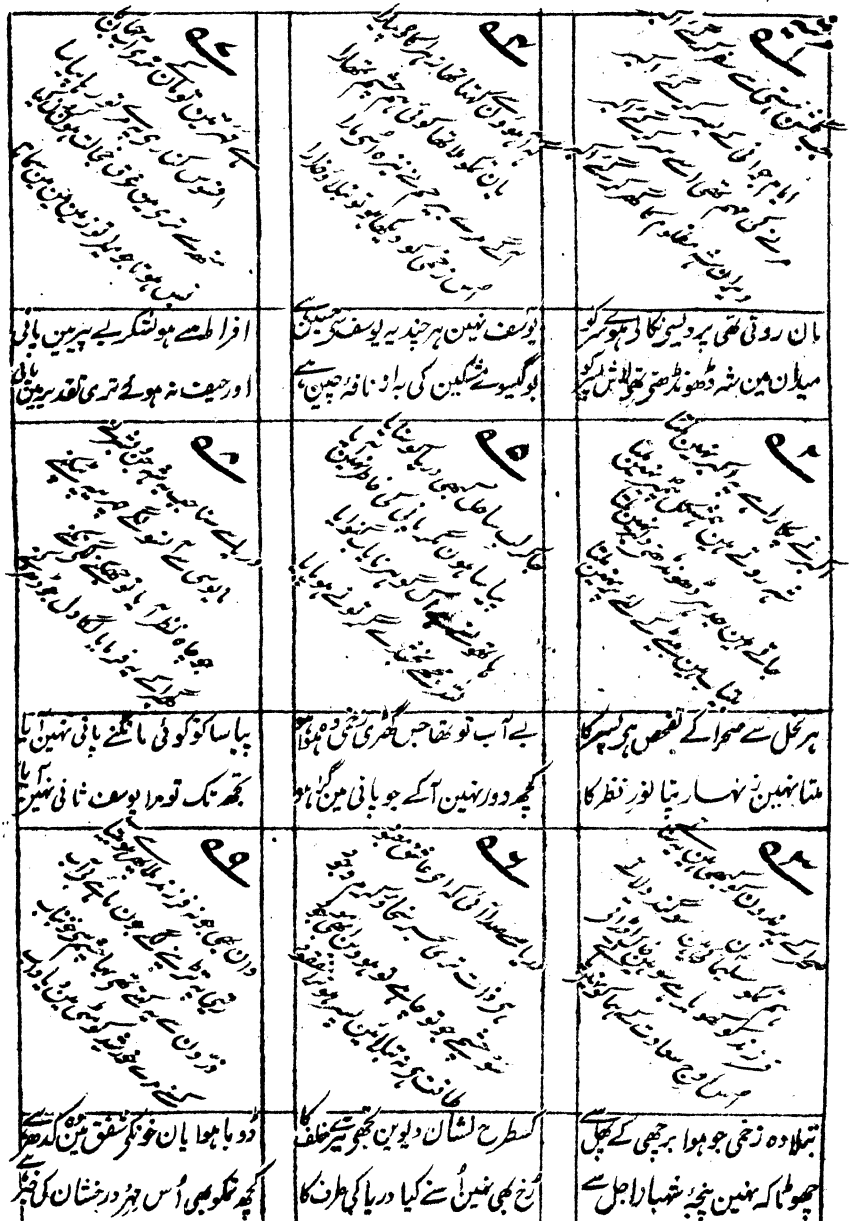

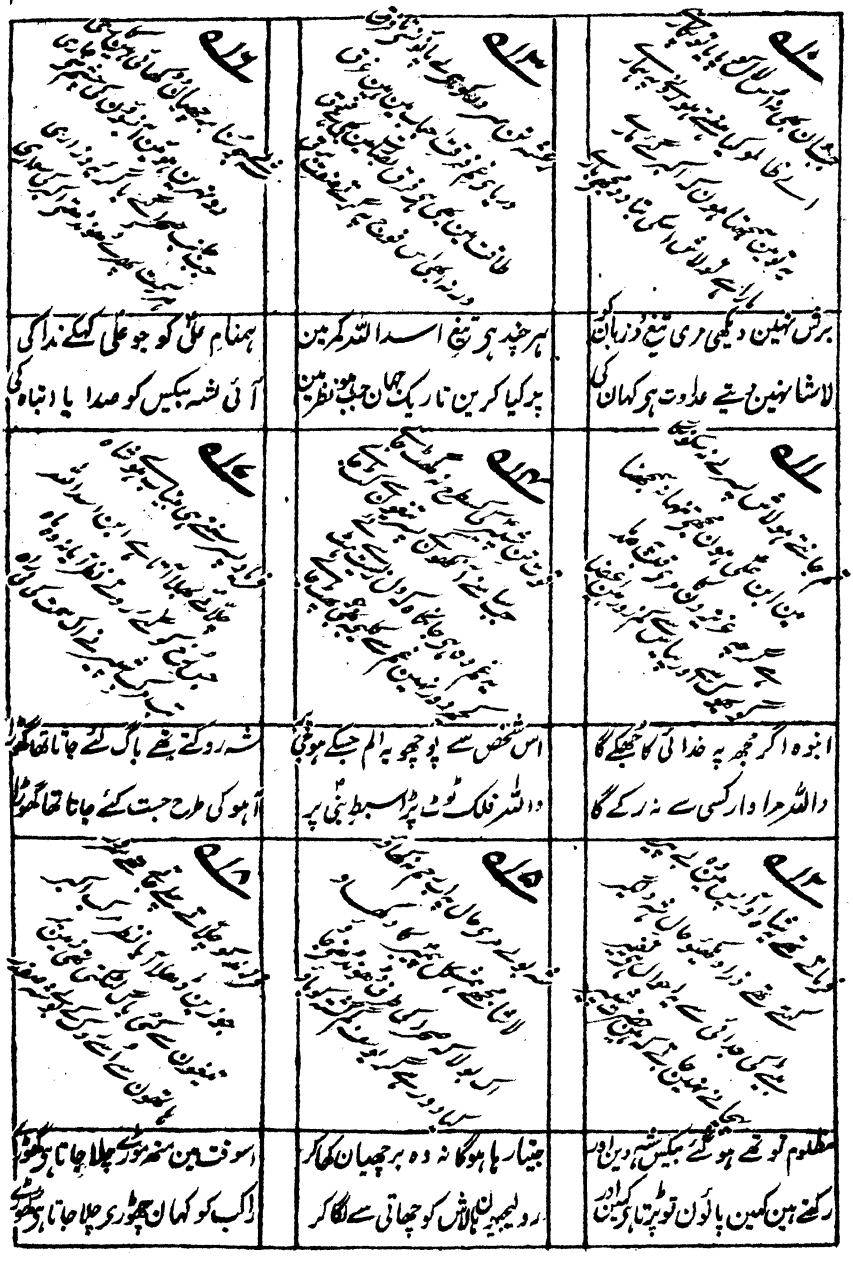

۱۹

حضرت کو بلاتا وہ چلا جاتا تھا رو مین
تھا راکب دوش نبوی اسکے جلو مین

۲۰

آواز ہمین دیکے سدھارے علی اکبر
کہتے تھے مین آیا مرے پیارے علی اکبر

۲۱

بابا سے وصیت بھی نہ کچھ کر گئے اکبر
رخصت کا اشارہ کیا اور مر گئے اکبر

۲۲

بابا کو سمجھدار نہ سمجھا یا تو ہوتا
اب کیا کہ دن کچھ شورہ بتلایا تو ہوتا

۲۳

کیا وجہ ہے کیون آنکھ نہین کھولتے بیٹا
ہم روتے ہین تم ہمسے نہین بولتے بیٹا

۲۴

چھٹپن مین تو ہم پوچھتے تھے آپ سے آنسو
اب پوچھنا لازم ہے تمھین باپ سے آنسو

۲۵

آباد کیا تم نے تو اب دادی کے گھر کو
ہے کون جو دیگا کفن و گور پدر کو

۲۶

نیزون سے نہ رانڈ کو ڈرا سکتے تھے شمر
بچون کو طمانچے نہ لگا سکتے تھے شمر

۲۷

مرجاؤن تو چھٹ جاؤن مین اس رنج و محن سے
حیران ہون کیون جان نکلتی نہین تن سے

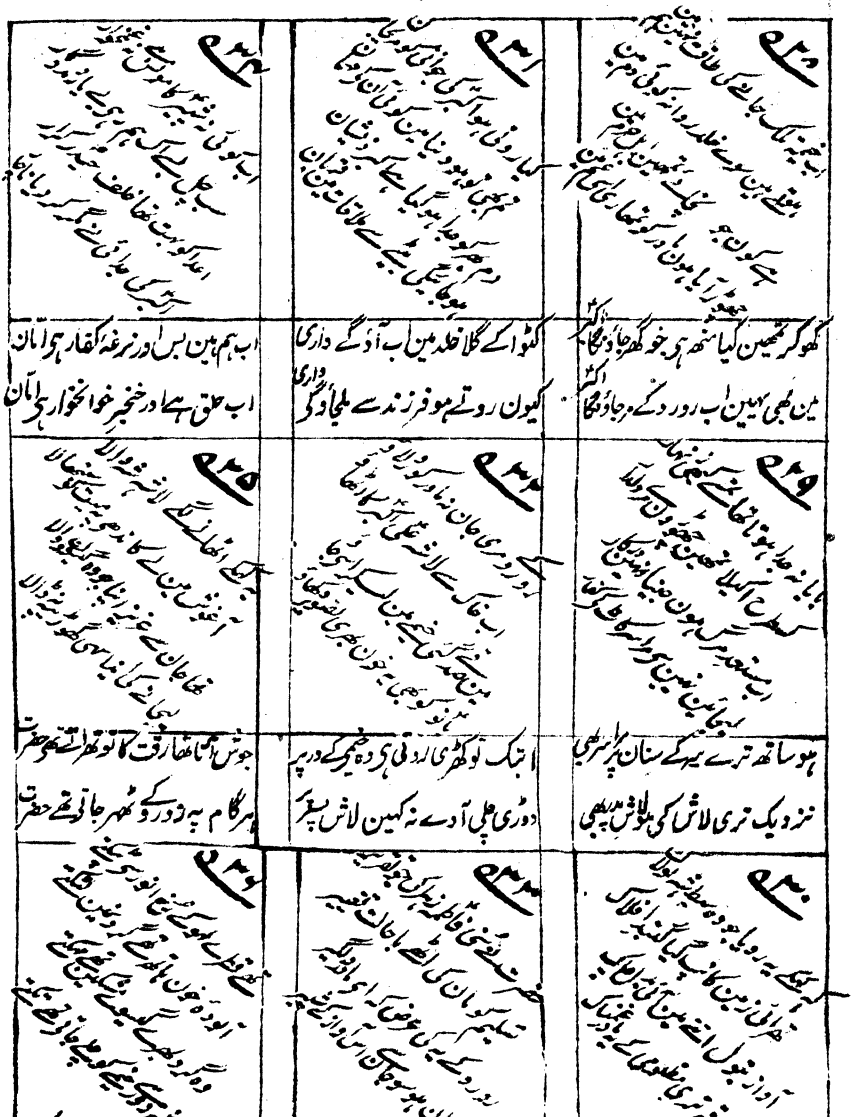

۴۰

یہ کون ہے جو خون میں سر تا بہ پا ہے غلطاں
ہے غیر کوئی یا مرا دلدار ہی صاحب

۴۱

میدان کو سدھارا تھا جو دلبند تمہارا
اٹھ بیٹھو کہ آیا ہے وہ فرزند تمہارا

۴۲

جلائی کہ اے یوسف ثانی علی اکبر
دنیا سے سدھارے مرے جانی علی اکبر

۴۳

سمجھو نہ اسے غیر یہ دلبر ہی تمہارا
تلواروں سے ٹکڑے ہے علی اکبر ہی تمہارا

۴۴

کیوں لیچلے ہو گھر سے مرے ماہ جبیں کو
کیا اکبر مظلوم گئے خلد بریں کو

۴۵

گھر چھوڑ کے داخل ہو جنت کے مکاں میں
ماں رہگئی رونے کو مریجان جہاں میں

۴۶

اب حلق کٹانا ہے ہمیں بھی کوئی دم میں
ہم بھی نہیں جینے کے جوان تیرے قسم میں

۴۷

روتا دم آخر جو یہ ذیشان تمہارا
شاید اسے مرنے ہوئے تھا دھیان تمہارا

۴۸

منہ خون سے ہے تر خاک کے گیسو بھی اٹے ہیں
تلوار سے سب پیچ عمامے کے کٹے ہیں

۴۶

جب بڑھ گئی بیچینی سے بیتابی حسین
بے تاب ہو کے خیمے سے نکلا شہ زمن
سوکھا تھا حلق تشنہ لبی سے دہن کا رنگ
بے چین ہو کے پوچھا کہ بیٹا ہے کون تنگ
کیا صدمہ اٹھا کر ہوئے بیجان علی اکبر
بابا تو ترے ان زخموں کے قربان علی اکبر

۴۷

رو کر کہا شہ نے کہ ہے کیا حال تمہارا
جانبر نہ ہوئے سب رفقا تھے جو ہمارا
لاشوں کو اٹھاتے ہوئے کٹتا تھا کلیجہ
اس غم سے مرے ہاتھ کا اٹھتا نہیں پنجہ
یوں جلد نہ دنیا سے گذر دے علی اکبر
یہ زخم نہ لگتے تو نہ مرتے علی اکبر

۴۸

جب یہ سنا اس نے کہ ہیں سب رفقا شہید
اور یاد آئے فوج و فرماں دہی و عید
بے تاب ہو کے رونے لگا وہ شہ زمن
سر پیٹتے تھے لاش پہ رو رو کے بیبیاں
یہ رو دے رہا ہوش نہ کچھ اہل حرم کو
اے مونس دلخستہ بس اب روک قلم کو

سلام

سلامی جنیدہ سر و جلا موجزن ہے
چراغ احمد و زہرا اجالا موجزن ہے
گریبان نہ مجرا کی کیونکر کہا ماں نے
گلا حسین کا پیاسا کٹا موجزن ہے
ہر ایک نفر ہے جانفزا نوحہ خواں ہے
مچل ہوئی ہے بیاں نوحہ خواں ہے
غم حسین میں جن و ملک ہیں خاک بسر
نفیر نوحہ خواں ہے فغاں ہے
حسین کے لیے کیوں نہ ہو زمین و زماں ملال
کہ تیرہ کا اختر نیا موجزن ہے
فنا در تیرہ کا اختر نیا موجزن ہے
علی کا بیٹا محمد کی جان روح بتول
فضیل خلد بریں ہے بہو موجزن ہے
نبی نواسہ نبی اور بھائی حیدر کا
نیا تھا ہے یہ فیکو نیا موجزن ہے

سنے نے ایسا جوان کٹتا ہے
اجاڑ ہوئی بھولا ہوا اکبر
حسین نے لاش کو رکھا امام کی بیکس
پھرا زندہ پسر جا جا موجزن ہے
فلک پہ نوحہ سے آل خضرا موجزن ہے
حرم کے رونے سے شیون شام و بیاں ہے
نبی کی بیٹیاں سر ننگے خاک پر
چلے ہیں کاٹو ہے زینب الما موجزن ہے
رکھا امام کا لاشہ امام عالم نے
لہو سے لت پت خشکا کتا موجزن ہے
حسین کھانا کھانے کو بار خون جگر
کبھی تھی اہل حرم کی نذا موجزن ہے
غلام کہتے ہیں مونس نوحہ خواں ہے
ہوئی ہے بیاں نبی یہ جفا موجزن ہے

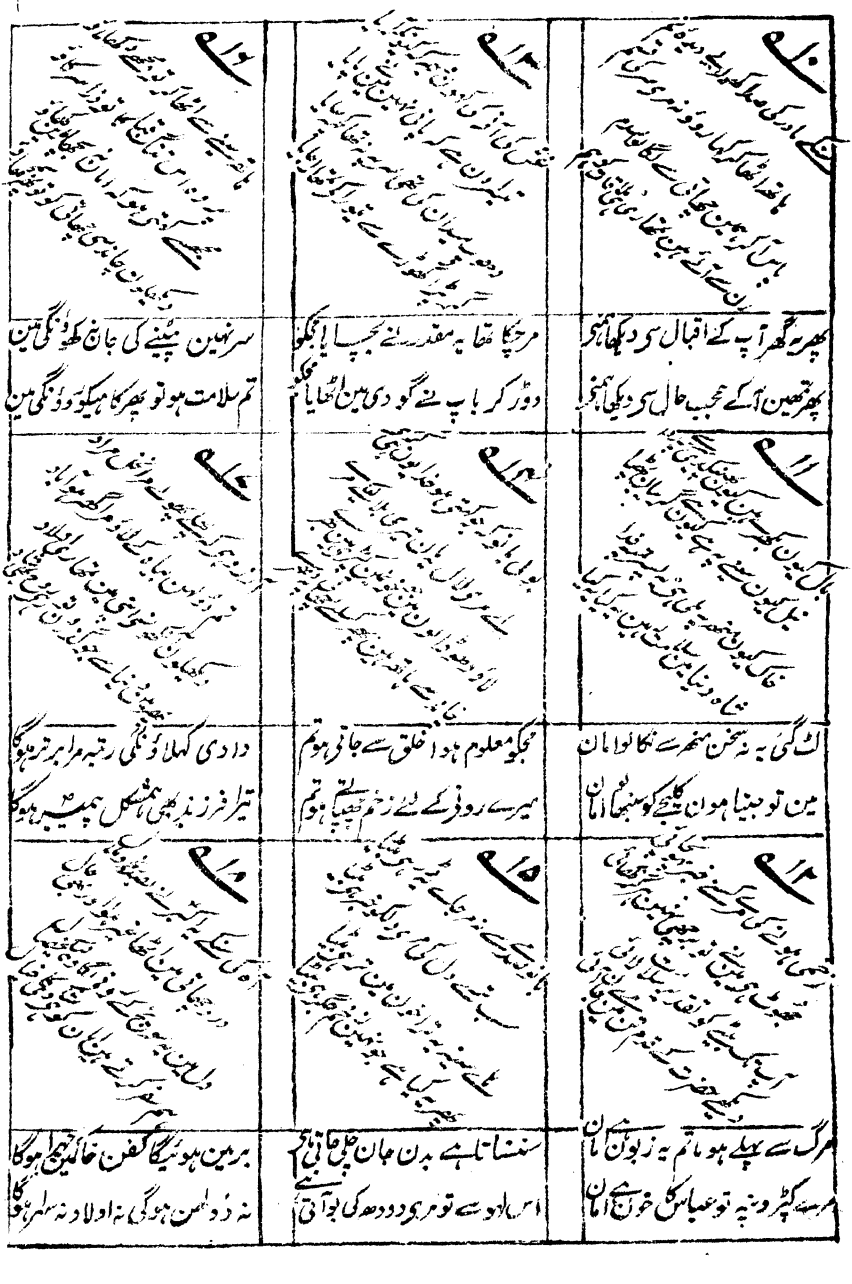
۱۰
پھر یہ گھر آپ کے اقبال سے دیکھا ہم نے
پھر تمھیں آکے عجب حال سے دیکھا ہم نے
۱۱
اشک کیوں بھر کے مژہ پر سے نہ جاری ہوگا
خاک کیوں سینے پہ ماتم سے نہ طاری ہوگا
۱۲
جو ہوئی ہو نہ کسی گھر سے کبھی ایسی نہیں
مرگ سے پہلے ہو ماتم یہ زبوں ہے ماں
۱۳
مرچکا تھا یہ مقدر نے بچایا ہمکو
دوڑ کر باپ نے گودی میں اٹھایا ہمکو
۱۴
مجکو معلوم ہوا خلق سے جاتی ہوتم
میرے روزے کے لیے زخم چھپاتی ہوتم
۱۵
سنسناتا ہے بدن جان چلی جاتی ہے
اس ادا سے تو مری دودھ کی بو آتی ہے
۱۶
سر نہیں پنجے کی جانب کھو گی تم
تم سلامت ہو تو پھر کا ہمکو دو گی تم
۱۷
دادی کہلاؤ گی تم رتبہ برابر ہوگا
تیرا فرزند بھی ہمشکل پیمبر ہوگا
۱۸
برمیں ہوئیگا کفن خاک میں جسم اہوگا
نہ تو دلہن ہوگی نہ اولاد نہ سہرا ہوگا

۱۹

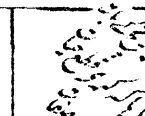

بانو چلائی مگر دم نہ لبِ مین دیکھا
زخم سے چھاتی کے سوراخ جگر مین دیکھا

۲۲

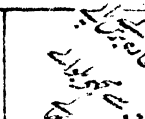

نہ لگی مجکو بلا چاند سے اس سینے کی
مین نہین جینے کی اے لال نہین جینے کی

۲۵

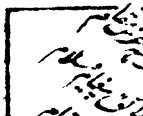

حسرتِ نامہ و پیغام کسے باقی ہی
اب تو بھکو خطِ شمشیر کی شتابی ہے

۲۰

لال سی جان کے جانے کا نہ دھوکا کھایا
میرے غم کھانے کو قربان گئی پاس کیا

۲۳

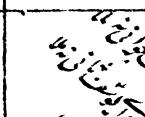

مر گئے مجکو دولھن بھی نہ دکھائی بیٹا
خاک مین مل گئی بانو کی کمائی بیٹا

۲۶

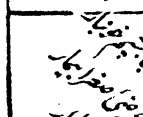

غم سے دیکھا نہ گیا بانو سے پھر کیا عرض
آہ کی دیکھ کے لاشِ علی اکبر کیا عرض

۲۱

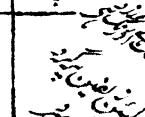

پاس بلوا کے سکینہ کو بہت پیار کیا
زخم کے درد کو اماں سے نہ اظہار کیا

۲۴

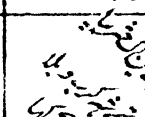

ٹکڑے دل ہوتا ہی کچھ بات جو وہ کرتا ہی
آپکو اور علی اکبر کو طلب کرتا ہے

۲۷

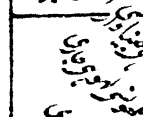

پھر نہ تقدیر نے دیدار دکھایا اسکا
جبکہ دنیا سے چلے ہم تو نظر آیا اسکا

۲۸

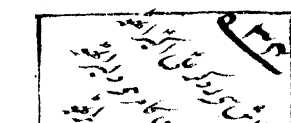

کہا زینبؑ نے کہ مادر کو لکھا جائیگا
بانو بولی علی اکبرؑ کو لکھا جائیگا

۲۹

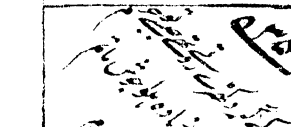

مظفر ہی کی بھی آخر کبھی حد ہوتی ہے
مدت ہجر بسر دیکھیے کد ہوتی ہے

۳۰

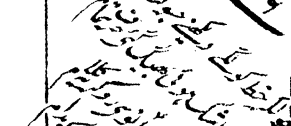

ننھو نے گھر میں مری کسطرح بسر ہو بابا
میں بھی جاؤں تو کسی کو نہ خبر ہو بابا

۳۱

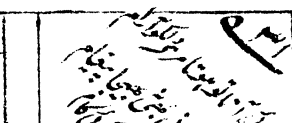

لوگ آ آ کے عیادت کو چلے جاتے ہیں
کوئی اتنا نہیں کہتا کہ حسینؑ آتے ہیں

۳۲

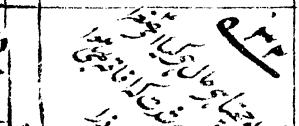

اپنی تقدیر کسطرح نہ روؤں لوگو
گر اجل آئے تو پھر کیسے سوؤں لوگو

۳۳

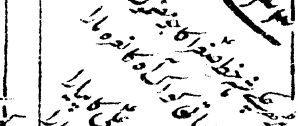

حال صغرا نے جو لکھا ہی سنائے کوئی
یہ جو سوتے ہیں پڑے انکو جگائے کوئی

۳۴

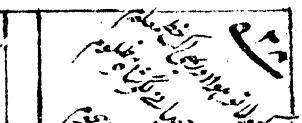

روز رہتی تھی تسلی یاد وطن کی بیٹا
جا کے قاصد سے خبر پوچھو بہن کی بیٹا

۳۵

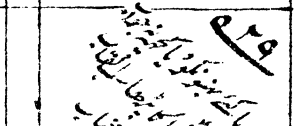

کیسا خوش ہوتی یہ اس نامہ کو پڑھ کر ہی ہے
خط بھی تب آیا کہ جب گود اکبرؑ کی ہے

۳۶

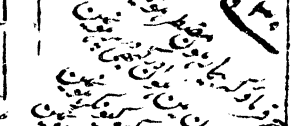

ہے گلہ اکبرؑ دل گیر کا لکھا صاحب
لو سنو بیٹی کی تقدیر کا لکھا صاحب

۳۶

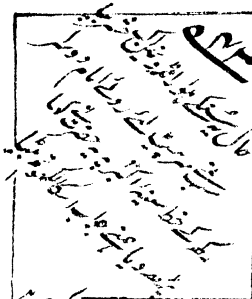

خلق میں آپ کا دم تا صدی سا ہے
گھر میں کب تک یہ رہیں مضطر الحال آ ہے

۳۷

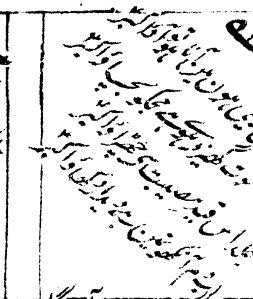

پھر جو آؤ گے تو تربت ہی پہ آنا ہوگا
ہم نہیں ہونگے اور سازِ زمانہ ہوگا

۳۸

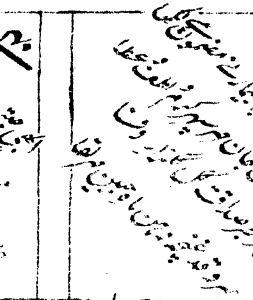

انتظاری میں فقط زیست کے دم بھرتی
لو خبر جلد کہ بیمار بہن مرتی ہے

۳۹

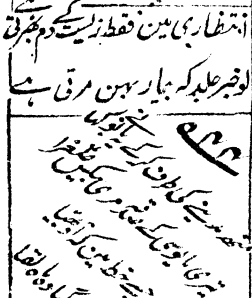

مجکو بہلا گئے ہشیار کوئی تم سا ہو
سچ یہ ہے صادق و الاقرار کوئی تم سا ہو

۴۰

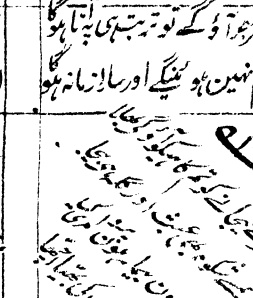

تمسے اماں کو زیادہ نہیں پیارا کوئی
ایک ہم ہیں کہ نہیں آہ ہمارا کوئی

۴۱

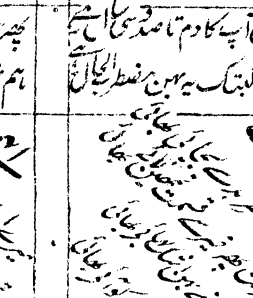

جان یاں آن کی بیہات گئی اکبر کی
اب قیامت پہ ملاقات گئی اکبر کی

۴۲

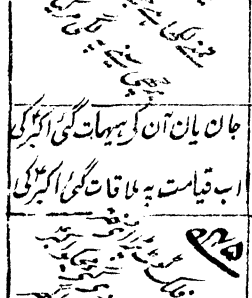

مثل تصویر کبھی در پہ کھڑی ہوتی ہو
منھ لپیٹے کبھی بستر پہ پڑی ہوتی ہو

۴۳

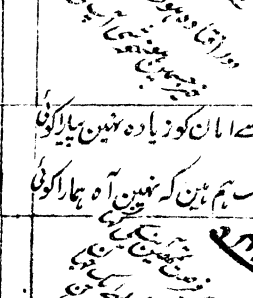

منزلیں سخت ہیں یا ذانہ اٹھانی دینگے
آؤ گے بھی تو نہ بابا تمھیں آنے دینگے

۴۴

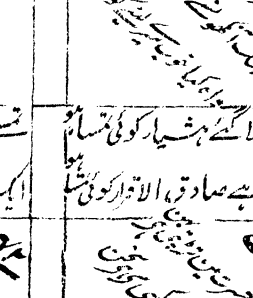

کیا کروں ہائے مقدر سے مرا زور نہیں
لاش اکبر کو میسر کفن و گور نہیں

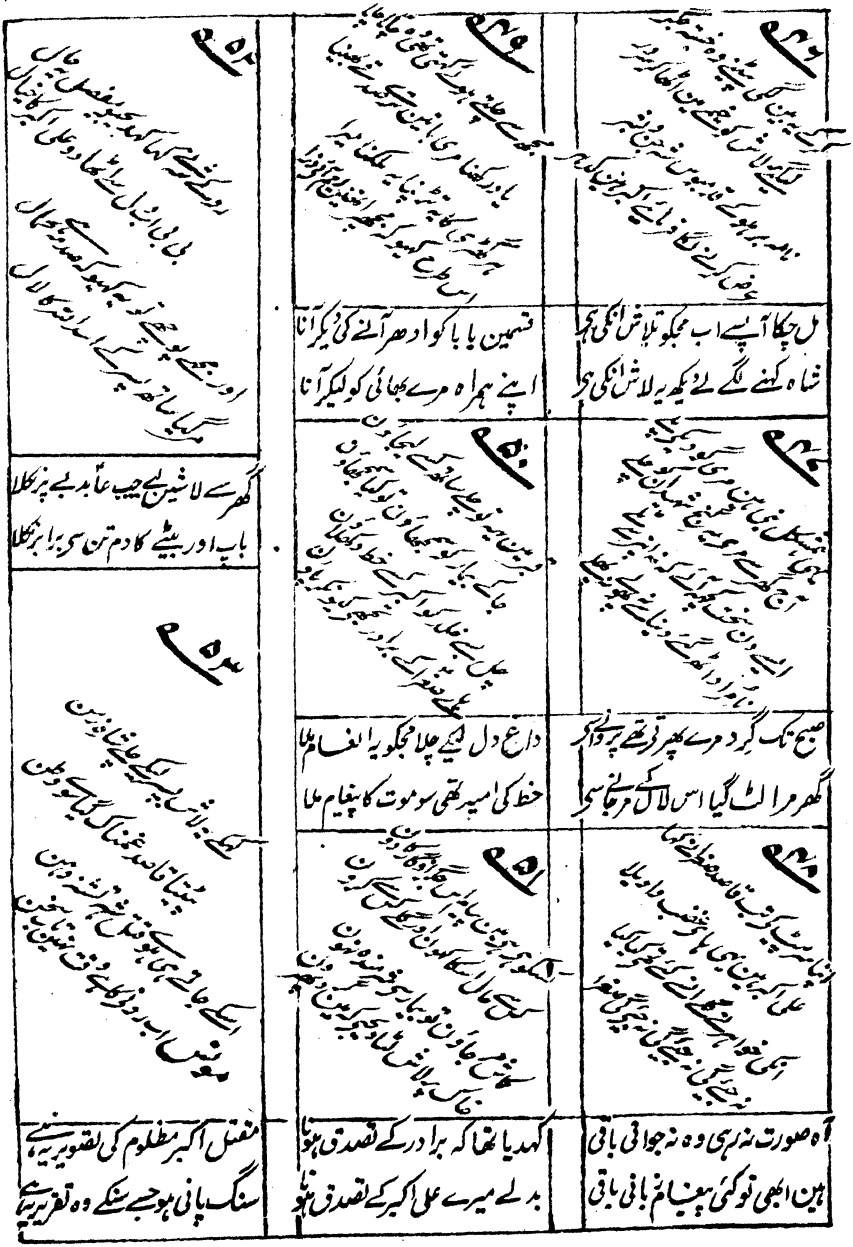

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

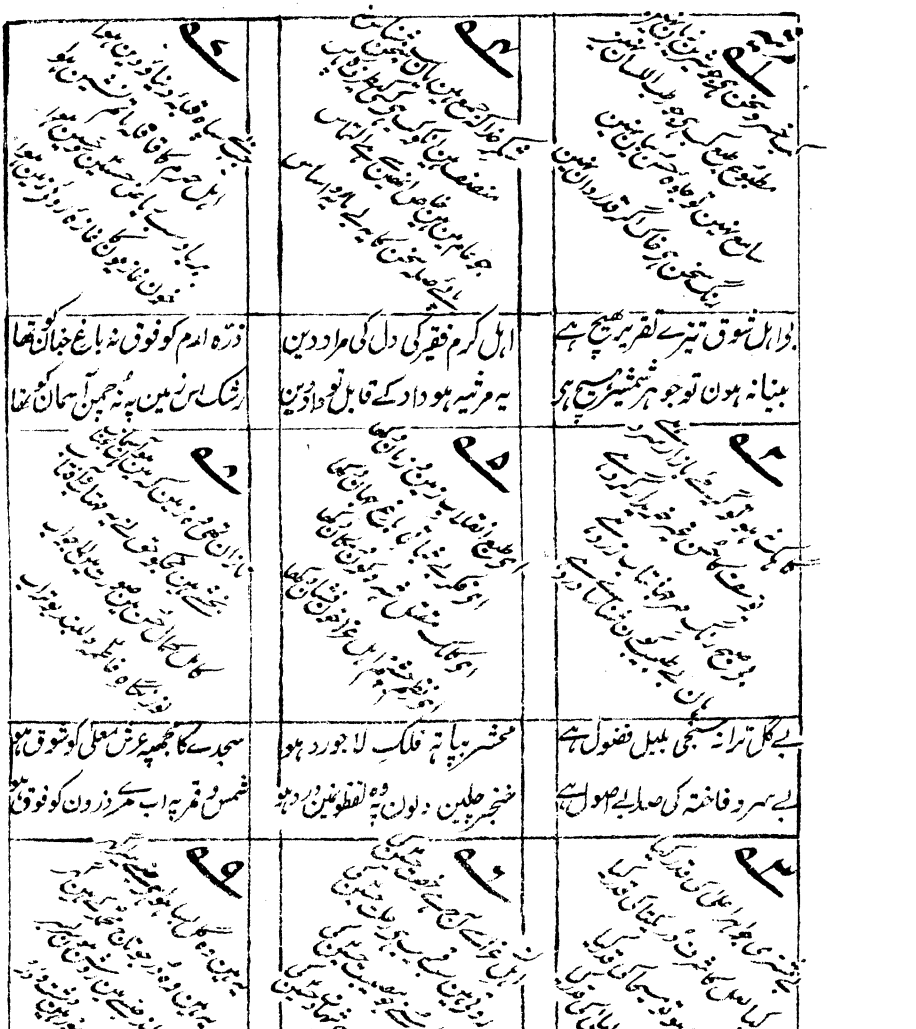

۱۹

کہتی ہین دیکھو دیکھ کے بیٹے کی یہ دشا
بیکس تو ہو گیا ہے ہوا اب کہان ترا
آنسو نکل رہے ہین ہے ہے کیا کہون مان
لیکن ہوئی ہے منہ سے نہ افشا مکان کا

۲۰

دل حال تعب ہو جدا اور جگر جدا
تکبیر کہکے تن سے ہو بندیکا سر جدا

۲۱

طاقت یہ گھٹ گئی تھی فرشتہ کام کی
طے کی جو اتنی راہ تو منزل تمام کی

۲۲

دل حال تعب ہو جدا اور جگر جدا
تکبیر کہکے تن سے ہو بندیکا سر جدا

۲۳

کیا حال انکا ہو دیگا اُس اژدہام مین
یہ تو کبھی پھرے نہین بلوائے عام مین

۲۴

جلوہ کوئی گھڑی رُخ انور کا دیکھ لون
مسند پہ بیٹھے کہ مین جی بھر کے دیکھ لون

۲۵

بیٹے کی فکر کچھ نہ برادر کی رہگئی
مشکل اب ایک گردن و خنجر کی رہگئی

۲۶

حافظ حضر مین ہے تو سفر مین رفیق ہے
تو مادر و پدر سے زیادہ شفیق ہے

۲۷

پیوند کوئی آن مین ہونا ہے خاک کا
اب ہم ہین اور گرم بچھونا ہے خاک کا

* ۱۲ منہ نہیں بنتے

۲۹

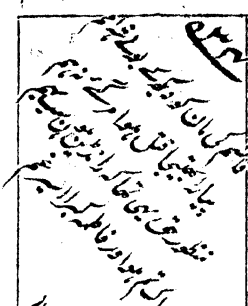

جلتے ہین گر د پیار سے پھر پھر کے رو لیو
بیٹیا پدر کے پاؤن پہ گر گر کے رو لیو

۳۰

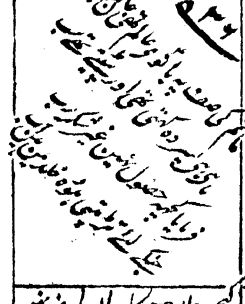

یاد آئیگی لحد مین یہ الفت حسینؑ کو
تینے بھلا دی ماں کی محبت حسینؑ کو

۳۱

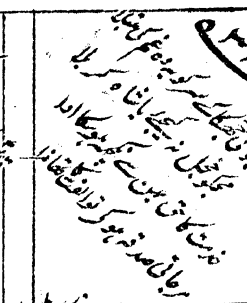

ہے ہے یہ سخت جان تھی آسی غم کیواسطے
جیتی رہی مین آپکے ماتم کیواسطے

۳۲

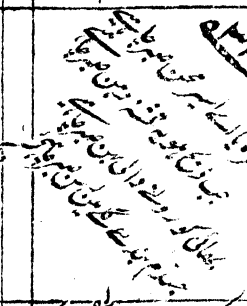

ہر دکھ مین یاد صبر ہنر ہا حد کرو
اس کے نخشوانے مین تم بھی مدد کرو

۳۳

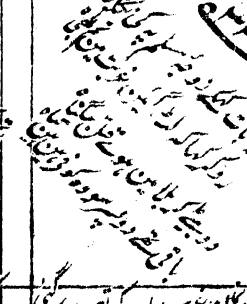

خونخوار غریب باپ کی تصویر بھر گئی
کیا جانے اُن یتیمون پہ اُن کیا گذر گئی

۳۴

دار فنا مین اشک بہانے کو رہ گئے
ہم سب کے داغ دل پہ اٹھانے کو رہ گئے

۳۵

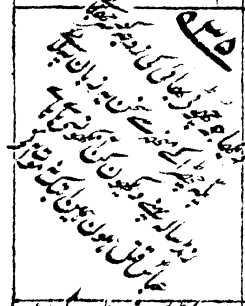

بازو کٹا کے شیر پڑا ہے کچھار مین
کیا اختیار مصلحت کردگار مین

۳۶

کیجے علاج جسکا یہ ایسا مرض نہین
پٹیو کہ جان کھو دانہین کچھ غرض نہین

۷

نیاز بندہ خوشحال کاتب حروف

۳۶

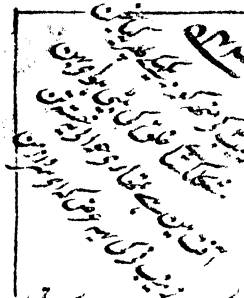

راحت ہو جس سے روح کو وہ گور ہے کہاں
منزل ہماری اور علی اکبر کی ایک ہے

۳۷

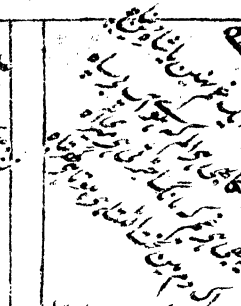

بیجا نہیں جو اشکوں سے چادر بھگو دی ہو
اپنی بھی آپ کی بھی مصیبت تو روتی ہو

۳۸

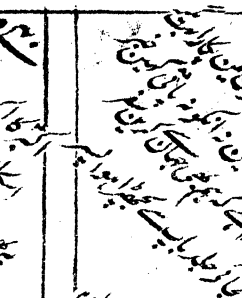

ہر دکھ میں ساتھ ہوں تو بہاتے ہو آنسو کہاں
انکو تو سونپا تمکو کسے سونپ جاتے ہو

۳۹

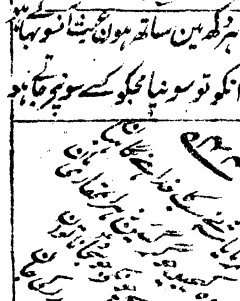

تھوڑا سا ہے درد پسر کی جدائی کا
عرصہ ہے وصل میں تن و سر کی جدائی کا

۴۰

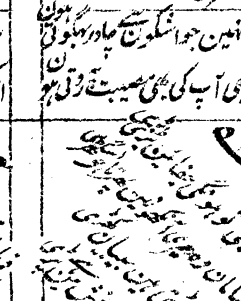

چادر نہ میرے پاس نہ زینب کے پاس ہے
بلوے میں سر کھلے ہیں ہر اک بیحواس ہے

۴۱

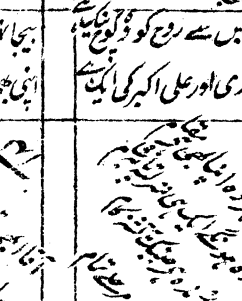

ہمکو تو ولولہ ہے شہادت کے شوق کا
اب تم ہو اور بوجھ ہے زنجیر و طوق کا

۴۲

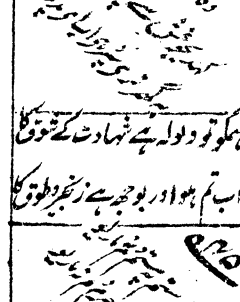

بھائی کی ہے امید نہ مائل ہے باپ کی
بیٹی ہوں بادشاہ کی نہ لونڈی ہوں آپ کی

۴۳

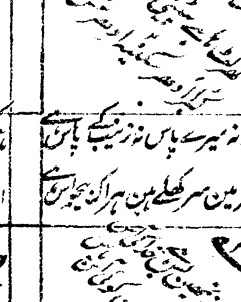

چادر چھنے تو چشم کو پرنم نہ کیجیو
لٹنے کا قید ہونے کا کچھ غم نہ کیجیو

۴۴

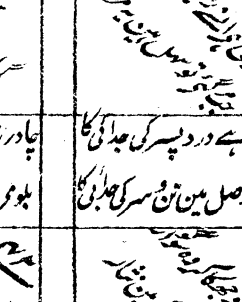

لازم ہر اک امت خیر الانام کی
ہم ذبح ہوں جفا سہو نہ قید شام کی

۴۹

دیکھا جو یہ کہ آج ہے کچھ اضطراب
نکلا وہ گھر سے اور ہوئی بیتاب
بیتاب کر گیا انھیں کوئی بیقرار
جلدی ہوا سوار وہ شاہ فلک رکاب

۴۹

فضل حسن شاہ کا ہے یہ بیٹا جواں
صدقے ہیں جان و دل عمامہ و طرہ پر نشان
بال ملک ہیں پسر علی کے نشان پر
ہے یہ کلام حور جنان کی زبان پر

۵۰

دین پرست صاحب دل کی یہ خاصیت
سب بد بہ وہی تھا وہی آن بان تھی
لے آؤ زوجۂ اسد و اکبلال کو
غرفے سے دیکھیں دولھا بنے اپنے لال کو

۵۰

آپس میں جو وصف یہ کہا کرتے تھے جواں
دل نے کہا یہ ہے کوئی غیب کی زباں
ناداں کہا یہ تو نے کہ ہے حسن کا زوال
کہتا ہے کون تو نے نہ دیکھا ہو جس کمال

۵۱

دیکھا کہ چین مبارک پر چین ہے
قرآن کی آیت فرقان مبین ہے
ایمان کا آئینہ فرقان مبین ہے
وہ دل کہ جس میں یہ نہ ہو کافر لعین ہے

۵۱

درحت لکھون کہ بدعت اہل خطا لکھون
خود سر ٹیک رہا ہے قلم اب میں کیا لکھون

۵۲

صدقے ہلال ماہ غلامت جبیں پہ ہے
کعبے میں جیسے طاق حرم سا کہیں پہ ہے
دیکھا جو آنکھ بھر کے تو آنکھوں میں نور آیا
دیکھے ہیں جس نے تجھ سے وہ کہتے ہیں حور آیا

۵۲

حرمت کسی نے قبلۂ دین کی نہ زنار کی
کعبہ گرانے والوں نے کیا کیا جفا کی

۵۳

صدقے ہیں تیرے زلف علم بردار پر
سب حاجیوں کا مشکل آسان ہے ہار پر
خیر النسا کا شکر ہے تجھ سا نثار پر
وہ زلف اور وہ چہرہ و چشم خمار پر

۵۳

تاریک و تار عالم ارکان ہو گیا
مجموعہ کیوں جہاں کا پریشان ہو گیا

۵۴

گرتی ہے ضو سے تیری جو چین جبیں پہ
ظاہر کہ آفتاب کا جلوہ ہے زمیں پہ

۵۴

چہرہ ہے زرد لاش پسر پر نگاہ ہے
پتلی کی طرح آنکھوں میں عالم سیاہ ہے

۵۵

زینب سیاہ اور وہ روئے نور حضور
روشن ضلالتی کی ہوئی نور میں ظہور
ہے جس سیاہ پوش کی ہر سمت کالے فوج

۵۸

فیاض سے کسی نے سلوک ایسے کم کئے
احسان کے حسین نے ایسے ستم کئے

۶۱

جلوہ یہ دیکھا ہوگا نہ یوسف خواب میں
تارون کا ہیرہن ہے نہ آفتاب میں

۵۴

تینون کے زخم پڑ گئے اس رد پہ پاک کر
وہ شمع بجھ کے رہ گئی مقتل کی خاک کر

۵۷

رنگین ہدف جو تیر و کا شاہِ زمن بنے
وہ دُر لہو میں ڈوب کے عقیق یمن بنے

۶۰

وہ چاند ہیں مگر کبھی بڑھ کر گھٹے نہیں
ایسے قدم جو سر بھی کٹے پر ہٹے نہیں

۵۶

مصرع یہ ایک کافی ہے رفعت کیواسطے
پیارے حسین مر گئے اُمت کیواسطے

۶۲

ہمدم بھی تھی پناہِ شہ بحر و بر بھی تھی
تلوار بھی حسین کی تھی اور سپر بھی تھی

۶۳

بھالے گھٹا کے متصل بدر کہتے ہیں
قدر اسکی ہے جنھیں وہ شب قدر کہتے ہیں

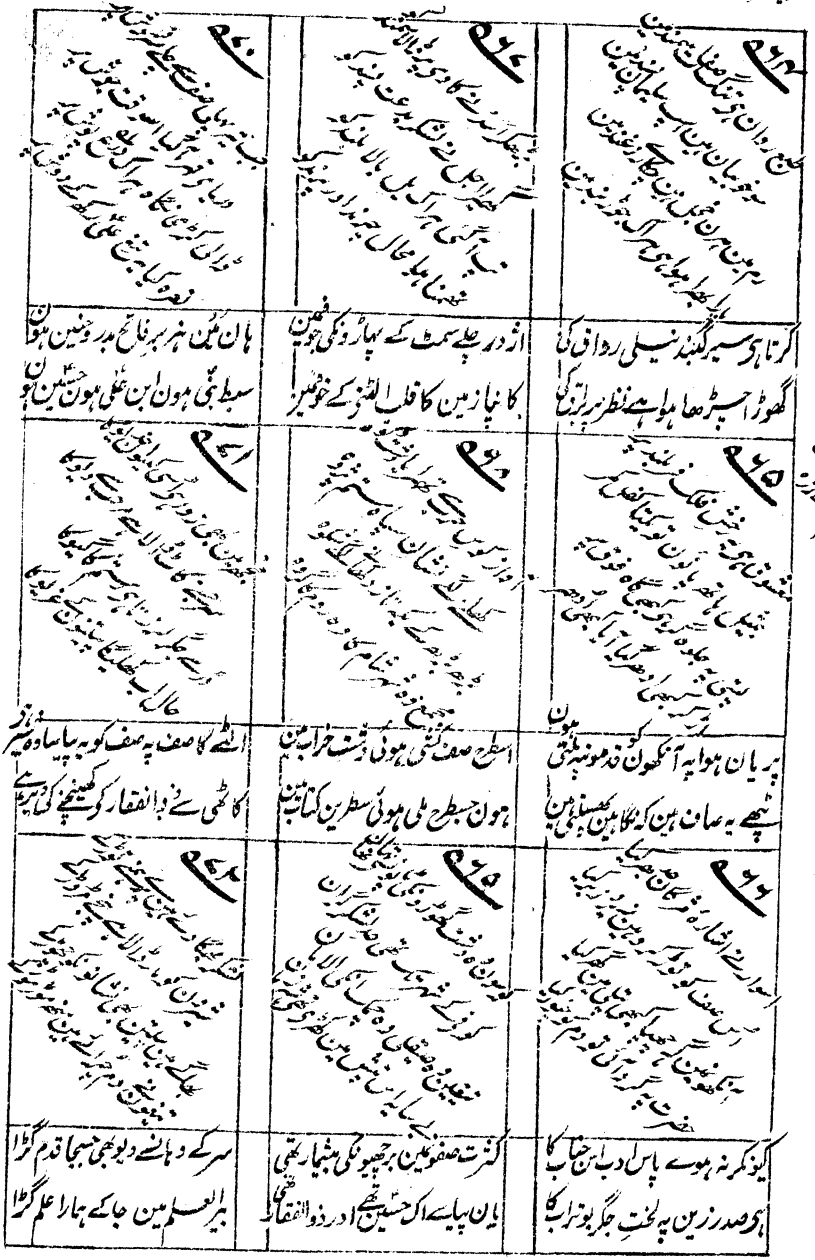

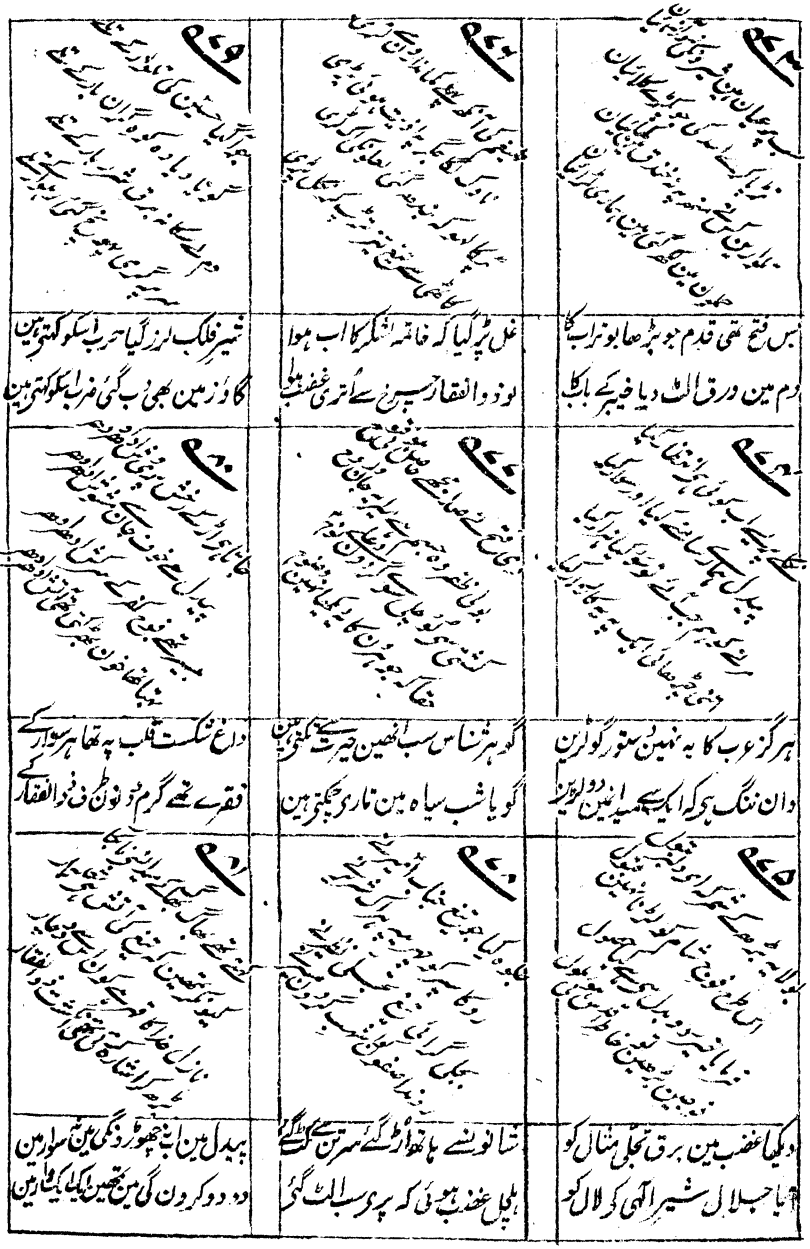

۷۴
بس فتح تھی قدم جو بڑھا بو تراب کا
دم مین ورق الٹ دیا خیبر کے باب کا

۷۵
غل پڑ گیا کہ خاتمہ لشکر کا اب ہوا
لو ذوالفقار حیدر سے تیری غضب ہوا

۷۶
شیر فلک لرز گیا حربہ اسکو کہتے ہین
گاؤ زمین بھی دب گئی ضرب اسکو کہتے ہین

۷۷
ہر گز عرب کا یہ نہین سنورگو لڑین
واں ننگ ہی کہ ایک سے دو ایک تین دو

۷۸
گو ہر شناس سب انھین حیرت سے تکتے ہین
گویا شب سیاہ مین تاری چمکتے ہین

۷۹
داغ شکست قلب پہ تھا ہر سوار کے
فقرے تھے گرم دونون فی ذوالفقار کے

۷۵
دیکھا غضب مین برق تجلی مثال کو
یا جبرئیل شیر الٰہی کی ڈال کو

۷۶
ہلچل غضب ہوئی کہ پری سب الٹ گئی
شانون سے ہاتھ اڑ گئے سر تن سے کٹ گئے

۷۷
بیدل مین اب نہ چھوڑ دگی مین سوار مین
دو دو کرون گی مین تمھین ایک کی چار مین

۸۴

آئی صدا یہ چرخ سے تلوار نکل گئی
پھر میں زمین کو کھا کے زمین سے نکل گئی
شعلہ یہ ہاتھ مار کے جس سے نکل گئی

بازو قلم تھا صدر نحس چور چور تھا
سر تن سے مثلِ برگِ خزاں بید دور تھا

۸۵

کیا ہاتھ تھا کہ جس کے لگا کر اٹھا لیے
دشمن خدا کی ضرب کو کیونکر اٹھا لیے
مغفر سے اسکی چوٹ نہ کیونکر اٹھا لیے
انسان تو کہاں ملک عرش اٹھا لیے

شہرہ اڑے ہیں چرخ پہ اس سعید کے
زین آج تک کٹے ہوئے پر خیبر بیل کے

۸۶

یہ رن یہ کشت و خون ہمارا تشنہ کام تک
پھر دم جو لونگی میں تو ظہورِ امام تک
جینگے کہ سب صفوں کی صفائی ہو چکے
اس جان سے جہاد کی ادائی ہو چکے
کرنی تھی جس کے خاطر یہ لڑائی ہو چکے
علی نکالکر اب اس جگ سے ہائی ہو چکے

وہ آگ ہے کہ کفر کی بستی کو پھونکدے
وہ برق ہے کہ خرمنِ ہستی کو پھونکدے

۸۷

کیونکر نہ منھ پہ رد کے لے چادر سحاب کی
اس برق سے جھپکتی ہے آنکھ آفتاب کی
سینہ چاک سر پہ خاک گریباں کو کیے چاک
سر پیٹتے ہوئے سوئے میدان چلے خاک
آنکھوں میں اشک منھ پہ تغیر دلوں میں باک
ماتم کناں ہوئے شہ والا گہر کے پاک

ماتم ہے سب کی سیف زبانی نہ جائیگی
تم لوگ زار زار رہو میں سرخرو رہوں

۸۸

اس رن میں ہاتھ سے علی عمر ابن سعد کے
کرتی تھی ذوالفقار لڑائی مہد کے
ہر ضرب پر تھا نعرہ یا ہادی الرشاد کے
کرتے تھے وار حیدر صفدر کی یاد کے

اب ہاتھ میں ہے تیغ غضب کی نہ جائیگی
ماور ہوں کہ درپے خونِ دلاور ہوں

۸۹

ہر ضرب ہے یہ کوہ ہلا کے اٹھائی ہے
وہ برق ہے کہ جس سے سیاہ ابر کی چھائی ہے
جاں کا لہو پسینہ ہے تن کی کمائی ہے
بدلی نہیں ہے سر پہ یہ بیضہ نمائی ہے

لاکھوں میں ایک لاکھ سے لڑنا نہ جائیگی
برق غضب ہوں شعلہ فشاں جا نہ جائیگی

۹۰

ہے ہے یہ کیا ہوا کہ ہوا بند ہو گئی
ہر سو سیاہ ابر کی پیوند ہو گئی
ہر سمت سے زمین پہ یلغار ہو گئی
ہر ضرب ذوالفقار گلوبند ہو گئی

ایسی ہو تیغ ہاتھ میں ایسے غیور کے
الماس کاہے سنگ تو جوہر ہیں نور کے

۸۵

سب بھول جاتے معرکہ بدر و حنین کا
جبریل تھامتے جو نہ بازو حسین کا
ہر ضرب پر تھا نعرہ یا ہادی الرشاد کا
کرتے تھے وار حیدر صفدر کی یاد کا
ہر ضرب پر تھا نعرہ یا ہادی الرشاد کا
کرتے تھے وار حیدر صفدر کی یاد کا

اژدر میان غار اسیر ہراس تھے
جنگل میں طائران ہوا بیحواس تھے

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

پنجون تھی چشم پاک نبی کے دلال کی
مانند آفتاب تھی جو ماہ جمال تھا
جس بین ہر سوار کو بھالا سنان کا
گویا ہر اک حسام پہ بھی وہ وبال تھا

۹۲

نکلا ادھر کمیت تو اُس تن پہ زین کسے
سکتا جہاں پہ دنگ و زمانہ زمین تھی
ڈنکا بجا ہوا تھا کہ دریا و بحر و بر
حیرت میں سب کی آنکھ تھی اور عقل مین تھی

۹۶

لاکھا نہ سینہ سان کا ہو جانب
چھاتی میں اول تھا جو ترازو جگر کا پار
جلاکے سب کو تھوڑ دیا خرمن عدو کا نار
ہے یہ شجر سایہ کا ثمر نہ بھولا کوئی

۹۱

کیونکر بجے چلی ہوئی سیفی کے سامنے
تاروں کی کیا بساط ہی بجلی کے سامنے

۹۲

چاروں طرف صدا تھی یہ بانکوں کے شور مین
لو جاہل اپنے پانوں سے جاتا ہی گور مین

۹۶

ہٹیا پدر ہے دست خدا اُس دلیر کا
حیدر کی ہے کلائی یہ پنجہ ہی شیر کا

۹۱

آتش جو دھوپ کی تھی وہ افسردہ ہو گئی
لاشون کا بوجھ تھا کہ زمین مردہ ہو گئی

۹۲

پہلے ملائے آنکھ تو پھر جنگجو لڑے
کیا منھ ہے شیر سے جو کوئی روبرو لڑے

۹۶

صدمے سے کج نہاد کا چہرہ اتر گیا
سیدھی کمان ہو گئی چلّہ اتر گیا

۹۱

جب اڑ گیا چمک کے نعل اسکے فوج پر
تاروں کے ساتھ چار مہ نو تھے اوج پر

۹۲

گھوڑا ملا کے لڑتے ہین جن غیور کے
بودے ہین وہ جو لڑتے ہین جی بون سے دور کے

۹۶

صحرا مین شیر خون سے بیتاب ہو گئے
دریا مین مچھلیون کے جگر آب ہو گئے

۱۰۱

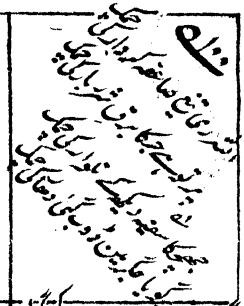

گھوڑا چراغ پا ہوا رانین ہر کت گئین
وہ کیا تمام فوج کی آنکھین جھپک گئین

۱۰۲

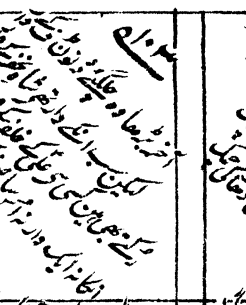

ہر چند ڈھال کی بھی تھمی کی بھی تھی نہ تھی
جو ضرب تھی سپر کیلئے وہ پہاڑ تھی

۱۰۳

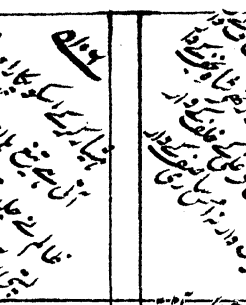

ترچھا چلا جو ہاتھ سعادت نشان کا
گردن فرس کی اڑ گئی سر پہلوان کا

۱۰۴

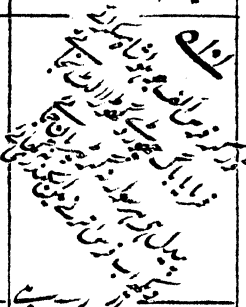

یہ سخت ہاتھ باگ کی نرمی مروڑ ہے
تو خود ہے بیجو اس فرس نے تھوڑے تھوڑے ہے

۱۰۵

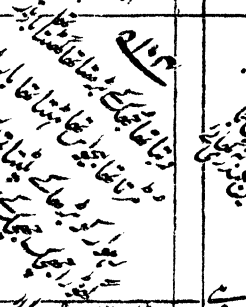

دھڑکا تھا خود اُسے کہ گرا اب نہ تب گرا
گردن پہ تھا کبھی کبھی گھوڑے کی زین کے

۱۰۶

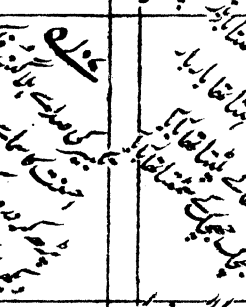

میر یو ہین ہوئی تھین صفین اہل غدر کی
ایسا ہی رن پڑا تھا لڑائی مین بدر کی

۱۰۷

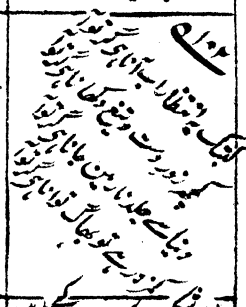

سامان نکست کے ہین تباہی کے ہو ہین
گھٹتا ہے بڑھ کے کیون سپاہی کے طور ہین

۱۰۸

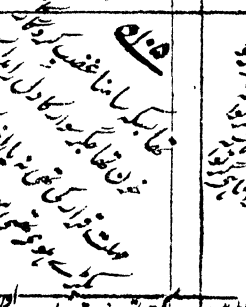

کہتی تھی شہ تو پیاسی ہون پانی تو نوش کر
اب چھوڑتی ہون کب مین تجھے بے لہو کئے

۱۰۹

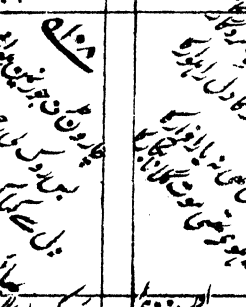

یہ معرکہ رلائیگا ساری خدائی کو
بس اے حسینؑ ختم کرو اب لڑائی کو

۱۰۹

جب چھوڑا تمام نے میدان میں ساتھ
بیٹے بھی ہزار آہ و فغاں کرتے رہے
سب فوج سے لال ہو گیا ایک آن میں
دیکھی نہ کسی نے ایسی لڑائی کبھی

۱۱۰

دکھلاؤ صبر تیغ ستمگر کے روبرو
یہ بھی ہے اک جہاد کہ تلوار روک لو
غل عرش پر ہوا کہ سوا افگندگی ہے یہ
طاعت یہ ہی نماز یہ ہے بندگی ہے یہ
تسلیم و رضا کی چل رہی ہیں تیغیں کبھی
سینہ سپر ہو اپنے نبی کے نواسے پر

۱۱۱

کہیو یہ روز حشر جناب آلہ میں
سیدنے سر خوشی سے پائے ہیں راہ میں
کی دل سے آہ فاطمہ کے نور عین نے
آنکھیں تڑپ تڑپ کے پھریں حسین نے
برباد ہو رہی ہے کمائی بتول کی
لٹتا ہے گھر علی کا دہائی رسول کی

۱۱۲

وقت اخیر عشق میں جو پاس ہیں کو
نیزے لگا لگا کے گرایا حسین کو
واحسرتا اجڑ گئی بستی جہان کی
لوگو کدھر ہے لاش مرے بھائی جان کی
لٹتے ہوئے علی کی کمائی کو دیکھلو
شہ راہ وہ دکھے میں بھائی کو دیکھلو

۱۱۹

زینب تو بیٹھی تھیں پہ کنارِ فرات غش
روکے ہوئے تھی راہ دھر تیغ کی طرف
قاتل کے کہہ رہا تھا یہ ابن غضنفر
پانی پلاوے ساتی کوثر کا ہوں تو ہوں

۱۲۰

غش سے جو آئی دودھ چھٹی تھی جو یاد
زینب حسین نیزے پہ ہوتا ہوا مقتل
صادق تھے اپنا وعدہ وفا کر گیا حسین
یاں آ گیا جہاں سے دو عالم کا مقتدا

۱۲۱

ساتی کہاں ہے آ کہ ترا کام ہو تمام
تشنہ لبی سے ان کی کھلی ہوں جو تیغ کی
جاں سے گئے حسین تو کیا کام کا ہے تن
کٹ کر گرے زمین پہ جو سر تن سے دور ہو

۱۲۲

خنجر ابھی نہ پھیر بہت تشنہ کام ہوں
پامالِ ظلم ہوتا ہے اب پیکرِ حسین
نکلی ہوں گھر سے بلوہ میں فوجِ اشقیا کے
کافر کو پانی دیتے ہیں میں تو امام ہوں
ہے ہے لئے ہے ہاتھ میں قاتل سرِ حسین
خیمے میں لے چلو مرے بازو کو تھام

۱۲۳

دونوں گریں گلے کی جو خنجر کی کاٹ گئیں
یوں تڑپی تھام کر جگر و دل زمین پر
واحسرتا کہ روح محمد کے سامنے
لاشِ پسر پہ فاطمہ زہرا لپٹ گئیں
اٹھ اٹھ کے جیسے گرتا ہے بسمل زمین پر
مارا رُلا رُلا کے تجھے فوجِ شام نے

۱۲۴

آنکھیں بوقتِ کشتن کی نقاہت سے بند تھیں
مجروح لب کھلے تھے تہِ تشنہ کام کے
پھر جائے گھر میں یا ہیں تڑپ کر زمین پر
اور وا محمدا کی صدائیں بلند تھیں
تیرے میں تھے بند سے ہو گیا امام کے
بھیا بتائے جاؤ کہ اب کیا کریں ہیں

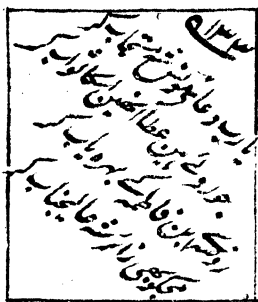

مانگو دعا یہ بخشش امت کریم سے
تم قید ہو رہا ہو وہ نار جحیم سے

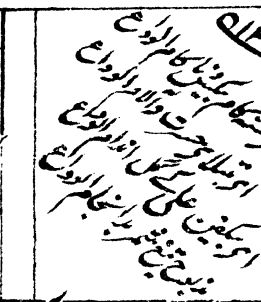

عرصہ اب ایک شب کا ہے جانیں آپ کے
کل خاک اڑیگی تعزیہ خانیں آپ کے

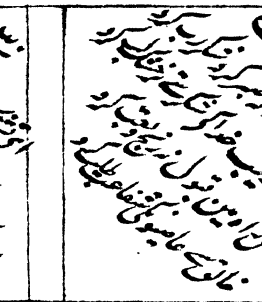

اب دل میں ہے جو شوق مزار امام ہے
پیری کا سامنا ہے جوانی تمام ہے

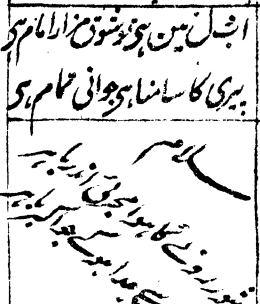

سمجھو شریک مجلس ماتم بتول کو
سب ملکے دو حسین کا پرسا رسول کو

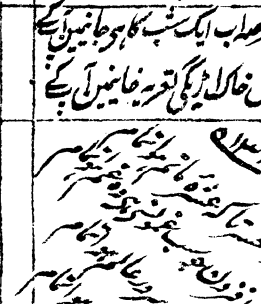

رو رو نہ ہے رو کو نہ مسترفقن کو
لو صاحبو وداع کرو اب حسین کو

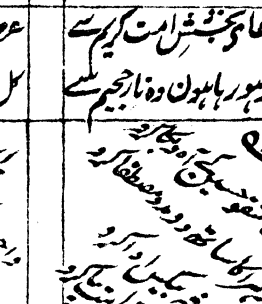

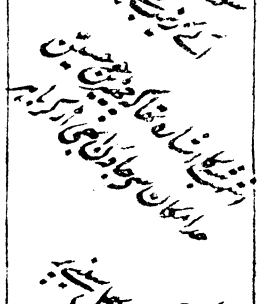

بانی سے مرنے دم نہ زبان آشنا ہوئی
سجدے میں ہے مضیبتی گردن جدا ہوئی

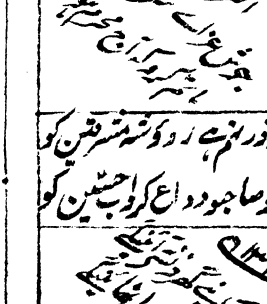

کل شاہ ذبح ہونگے غنچہ کی دھار سے
نکلی ہیں آج فاطمہ زہرا مزار سے

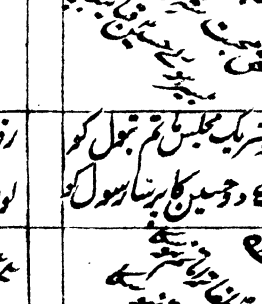

۱۱
شاد کرتے ہیں دیا پیار جو ان کو آکر
نکلے آئے ہیں وہ دیکھنے کو گھر سے باہر

۱۲
جبکہ نکلا علم فوج پہ سرطوں کا
غل تھا یہ کیا کی کہ چلے ہیں سوئے دشمن

۱۳
ہر طرف سے نکل آئے ہیں جوان علی کے
گھر کے گھر ہیں کہ چلے آتے ہیں لشکر

۱۴
بازو بھی ہیں کہ ہیں تن سے جدا کرنے کو
لاکھ ہیں کہ ہیں ایک ہی ٹھوکر کے برابر

۱۵
ہیں کہ ہیں ایک ہی ٹھوکر کے برابر
ہیں کہ ہیں ایک ہی ٹھوکر کے برابر

۱۶
فاتح الدین علی ہیں کہ ہیں ایک ہی ٹھوکر کے برابر
ہیں کہ ہیں ایک ہی ٹھوکر کے برابر

۱۷
نام سے جن کے لرزتا ہے دل دشمن
ہیں کہ ہیں ایک ہی ٹھوکر کے برابر

۱۸
ہیں کہ ہیں ایک ہی ٹھوکر کے برابر
ہیں کہ ہیں ایک ہی ٹھوکر کے برابر

۱۹
ہیں کہ ہیں ایک ہی ٹھوکر کے برابر
ہیں کہ ہیں ایک ہی ٹھوکر کے برابر

۲۰
ہیں کہ ہیں ایک ہی ٹھوکر کے برابر
ہیں کہ ہیں ایک ہی ٹھوکر کے برابر

۲۱
ہیں کہ ہیں ایک ہی ٹھوکر کے برابر
ہیں کہ ہیں ایک ہی ٹھوکر کے برابر

۲۲
ہیں کہ ہیں ایک ہی ٹھوکر کے برابر
ہیں کہ ہیں ایک ہی ٹھوکر کے برابر

۲۳
ہیں کہ ہیں ایک ہی ٹھوکر کے برابر
ہیں کہ ہیں ایک ہی ٹھوکر کے برابر

۲۴
ہیں کہ ہیں ایک ہی ٹھوکر کے برابر
ہیں کہ ہیں ایک ہی ٹھوکر کے برابر

۲۵
ہیں کہ ہیں ایک ہی ٹھوکر کے برابر
ہیں کہ ہیں ایک ہی ٹھوکر کے برابر

۱۰
یوں آئے مصلّوں پہ مقبول شگفتہ
جیسے ہوں دمِ صبح نہ پھول شگفتہ

۱۱
جھومے بہم اشجارِ چمن وجد میں آکے
آوازِ گلوں نے بھی سنی کان لگا کے

۱۲
ٹھہرا گئے دل اُن کے بہادر جو بڑے تھے
سب بابِ سجاں کھول صف اِن کھڑے تھے

۱۳
حضرت کے فدا اکبرِ جانباز کے صدقے
آواز محمد ہے اِس آواز کے صدقے

۱۴
قدسی نگراں تھے فلکِ نیلوفری سے
رخصت تھی مسافر کی نمازِ سحری سے

۱۵
تکبیر کے نعرے دمِ تکبیر کرینگے
اب آخری سجدہ تہِ شمشیر کرینگے

۱۶
سمجھے ہیں کہ بیکس پہ ستم رسل ہے
ہر غول میں قتلِ سنہ کونین کا غل ہے

۱۷
فاقے ہوں ہر اک ہاشمی و مطلبی کو
پانی نہ ملے سبطِ رسولِ عربی کو

۱۸
اک شور ہوا اچھلیں لو اب ہر کو لڑکے
خیمے سے نکلنے لگے تلوار لیں کر کے

۱۹

عباس علمدار نے جب جانب دریا
کی قصد کہ لے آئے سقہ آب گوارا
ہمراہ چلے تیس سوار اور ہی اتنے
سب شیر خدا تھے کوئی ان میں سے نہ تھا کم
ہر ایک کے زرہ تھی بدن پر تو سر اوپر
مجبور کبھی صاحب شمشیر نہیں ہیں
پھر چھین لیں نہر تو ہم شیر نہیں ہیں

۲۰

کی عرض حسین آپ نے بھائی کے قسم کو
بہتا ہوا دریا ادھر آجائے ادھر کا
کہتے تھے کہ ہم آج ہیں مہمان تمہارے
ہے کور نمک خاک حمیت نہیں اسکو
جس نے پہ قرق چشم مروت نہیں اسکو

۲۱

ہمراہ چلے تیس سوار اور ہی اتنے
سب شیر خدا تھے کوئی ان میں سے نہ تھا کم
ہر ایک کے زرہ تھی بدن پر تو سر اوپر
رد کے گا ہمیں کیا کوئی میدان میں آکر
شیر دل نکا عمل نہر پہ ہو جائیگا دم میں

۲۲

کی عرض حسین آپ نے بھائی کے قسم کو
بہتا ہوا دریا ادھر آجائے ادھر کا
کہتے تھے کہ ہم آج ہیں مہمان تمہارے
جب شیر سے در آئینگے ہم فوج عدو میں
پانی میں وہ ڈوبا تھا پئے دینگے لہو میں

۲۳

کی عرض حسین آپ نے بھائی کے قسم کو
بہتا ہوا دریا ادھر آجائے ادھر کا
کہتے تھے کہ ہم آج ہیں مہمان تمہارے
ہے کور نمک خاک حمیت نہیں اسکو
جس نے پہ قرق چشم مروت نہیں اسکو

۲۴

ہمراہ چلے تیس سوار اور ہی اتنے
سب شیر خدا تھے کوئی ان میں سے نہ تھا کم
ہر ایک کے زرہ تھی بدن پر تو سر اوپر
اعدا میں سبب اور ہے غازی ہیں کم اسکے
نکلینگے محل سے تو سمجھ لینگے ہم اسکے

۲۵

کی عرض حسین آپ نے بھائی کے قسم کو
بہتا ہوا دریا ادھر آجائے ادھر کا
کہتے تھے کہ ہم آج ہیں مہمان تمہارے
پانی وہ پیو ہو کے ہم آغوش جل سے
جو سرد ہے کافور سی نسرین کے غسل سے

۲۵

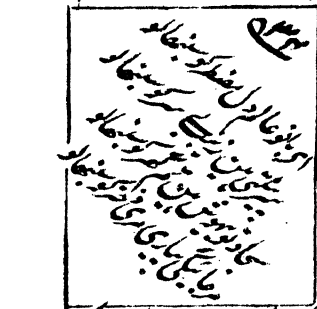

منہ شام و سحر انکو نسی دھو مین چھوڑا
ماتم مین حسن کے ابھی رونا ہین چھوڑا

۲۶

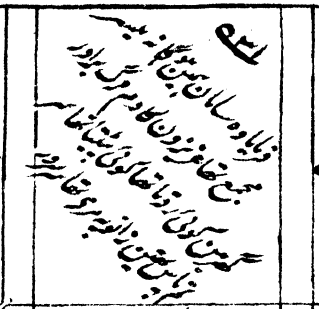

جرور و غریبی کوئی دلدار نہو گا
ہمدم کوئی جز خنجر خونخوار نہو گا

۲۷

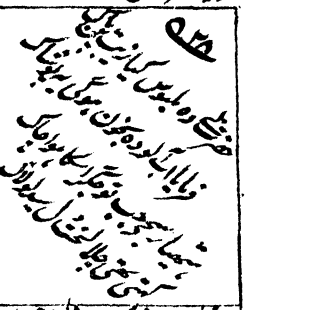

کر رحم کہ پیاری ہے غریب الغربا کی
یہ لاڈلی بوتی ہی شہ عقدہ کشا کی

۲۸

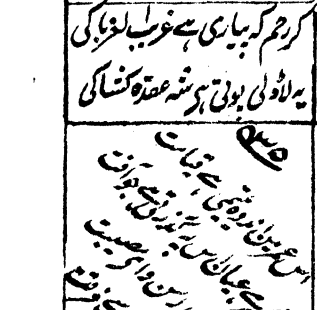

سمجھانے تھے حضرت یہ چپتی تھی زینب
بھائی کیلئے مان کیطرح روتی تھی زینب

۲۹

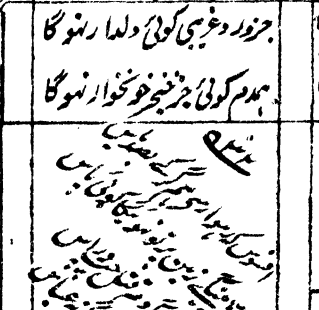

جھکتے تھے وہ جب حسن اگلے کو دہن سے
مین ہاے اخی کہکے لپٹتا تھا حسن سے

۳۰

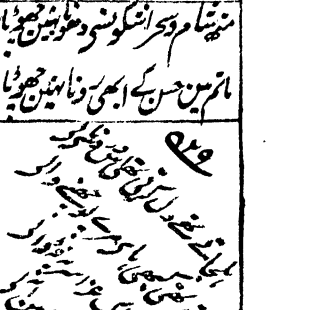

دھیان اسکا سے ہو کہ مرجان ہی صاحب
ایذا نہ اسے ہو کہ مرجان ہی صاحب

۳۱

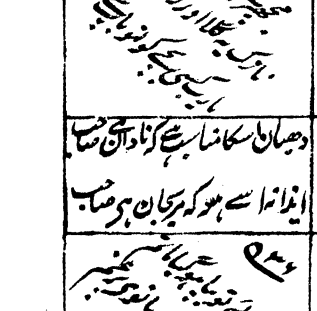

خون جگر اس غم سے گھٹا جاتا ہی بھائی
سامان دہی پھر مجکو نظر آتا ہی بھائی

۳۲

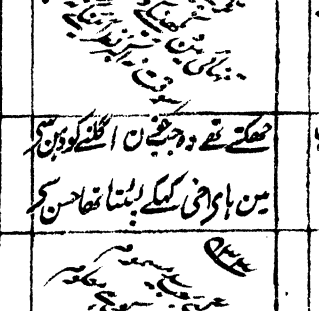

لاشا کوئی گاڑیگا نہ مقتول جفا کا
اک گڑھا ہوگا کفن اک خون کی ردا کا

۳۳

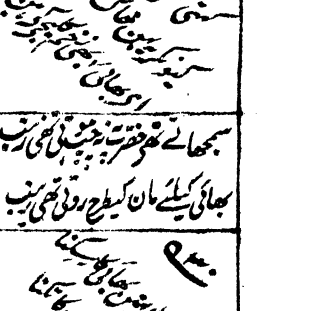

پکڑے مرے ہین اگر ہاتھ تو بھیا ہاتھ چھوڑو
مدت کی مین اوندھی ہون ملا ساتھ چھوڑو

بند ۳۹

دیکھا کہ اللہ رے محمد میں بردبار
دیکھا کہ کان ہی میں مری ہی مری غشوار
دیکھا کہ ہاتھ جوڑ کے یہ بار بار کہے
سر دیدیں پر نہ ہو ستم حیدر کرار

بند ۴۰

ہاں صبر میں ہمت میں تکیں مار یو بیٹا
دم پر بھی نہ ہے گر تو نہ دم مار یو بیٹا

بند ۴۱

یہ ہاتھ سوی حاکم بد ذات نہ جانے
جتنا ہو سوا رنج و تعب اجر سوا ہے
سر جائے تو جائے پہ مری بات نہ جانے
پیدل ہی مناسب ہے کہ یہ راہ خدا ہے

بند ۴۲

دیکھا کہ ہے بیکس پہ ستم ہر طرف آشکار
دیکھا کہ ہے بیکس پہ ستم ہر طرف آشکار
کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات
نانے کو بلا کر کہیں آپ آئے ہیں ہمراہ
نکلو ہو مدینے سے مرے گھر کو لٹانے

بند ۴۳

بحر ستم و ظلم کی موج آتی ہے بیٹا
نشکوے کے سخن وقت مصیبت نہ کہنا
بستر پہ سنبھل بیٹھو کہ فوج آتی ہے بیٹا
زنجیر بجھا میں تو کڑی بات نہ کہنا

بند ۴۴

ہم مرضی حق بہ بشر باپ کی مرضی
واجب ہے اطاعت میں خدا کی مرضی

بند ۴۵

دیکھا کہ ہے بیکس پہ ستم ہر طرف آشکار
دیکھا کہ ہے بیکس پہ ستم ہر طرف آشکار
کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات
نانے کو بلا کر کہیں آپ آئے ہیں ہمراہ
نکلو ہو مدینے سے مرے گھر کو لٹانے

بند ۴۶

بحر ستم و ظلم کی موج آتی ہے بیٹا
نشکوے کے سخن وقت مصیبت نہ کہنا
بستر پہ سنبھل بیٹھو کہ فوج آتی ہے بیٹا
زنجیر بجھا میں تو کڑی بات نہ کہنا

بند ۴۷

ہم مرضی حق بہ بشر باپ کی مرضی
واجب ہے اطاعت میں خدا کی مرضی

بند ۴۸

دیکھا کہ ہے بیکس پہ ستم ہر طرف آشکار
دیکھا کہ ہے بیکس پہ ستم ہر طرف آشکار
کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات
نانے کو بلا کر کہیں آپ آئے ہیں ہمراہ
نکلو ہو مدینے سے مرے گھر کو لٹانے

بند ۴۹

بحر ستم و ظلم کی موج آتی ہے بیٹا
نشکوے کے سخن وقت مصیبت نہ کہنا
بستر پہ سنبھل بیٹھو کہ فوج آتی ہے بیٹا
زنجیر بجھا میں تو کڑی بات نہ کہنا

بند ۵۰

ہم مرضی حق بہ بشر باپ کی مرضی
واجب ہے اطاعت میں خدا کی مرضی

بند ۵۱

دیکھا کہ ہے بیکس پہ ستم ہر طرف آشکار
دیکھا کہ ہے بیکس پہ ستم ہر طرف آشکار
کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات
نانے کو بلا کر کہیں آپ آئے ہیں ہمراہ
نکلو ہو مدینے سے مرے گھر کو لٹانے

بند ۵۲

بحر ستم و ظلم کی موج آتی ہے بیٹا
نشکوے کے سخن وقت مصیبت نہ کہنا
بستر پہ سنبھل بیٹھو کہ فوج آتی ہے بیٹا
زنجیر بجھا میں تو کڑی بات نہ کہنا

بند ۵۳

ہم مرضی حق بہ بشر باپ کی مرضی
واجب ہے اطاعت میں خدا کی مرضی

بند ۵۴

دیکھا کہ ہے بیکس پہ ستم ہر طرف آشکار
دیکھا کہ ہے بیکس پہ ستم ہر طرف آشکار
کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات
نانے کو بلا کر کہیں آپ آئے ہیں ہمراہ
نکلو ہو مدینے سے مرے گھر کو لٹانے

بند ۵۵

بحر ستم و ظلم کی موج آتی ہے بیٹا
نشکوے کے سخن وقت مصیبت نہ کہنا
بستر پہ سنبھل بیٹھو کہ فوج آتی ہے بیٹا
زنجیر بجھا میں تو کڑی بات نہ کہنا

بند ۵۶

ہم مرضی حق بہ بشر باپ کی مرضی
واجب ہے اطاعت میں خدا کی مرضی

۸۴

ہر زلف میں خلل مری فریاد سے رہے کو
جاموں نہ گر میں آکے رکاب امام پر

۸۵

چلو کہیں رکھو تیر ستم سامنے آکے
سینے کو ہدف کر دو یا شاہ شہدا کے

۸۶

ثابت نہ کوئی ران نہ سینہ کوئی چھوٹا
بیڑا کوئی چھوٹا نہ سفینہ کوئی چھوٹا

۸۷

جاہینگے تو گھر بھی ترا تاراج ہوگا
جبناک آ رہے گا کبھی محتاج ہوگا

۸۸

خوبین ہمیں کفر اگر غرق نہ ہوتا
پھر یوں حق و باطل میں کبھی فرق نہ ہوگا

۸۹

سرکاوہ لعین تیغ دو پیکر جو ہوئی تھی
پھری ہوئی دکھائی ہوئی اپنی چمک آپ تک

۹۱

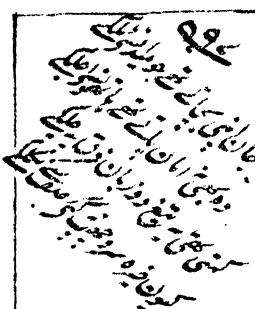

مغفر سے کر مین گئی مرکب مین گر پڑے
بیچ کہتے ہین موت آگئی سر کی سمین سے

۹۲

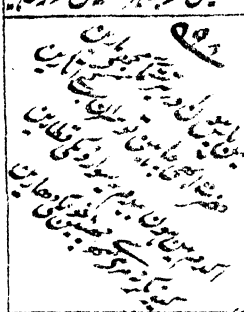

بولی اجل اب دیکھ دعا کا مزا ہے
سرکش ہو تو یہ خاک کے پتلے کی سزا ہے

۹۳

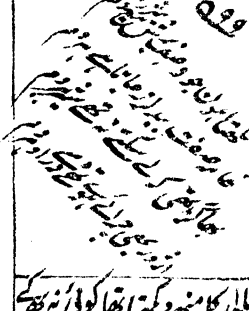

جس پہ گری یہ تیغ اس دل کے گرا وہ
صورت بھی مبدل ہوئی یون جلکے گرا وہ

۹۴

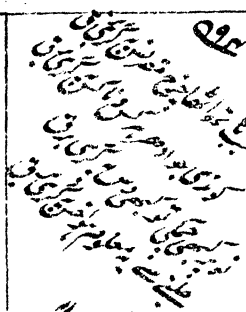

وہ خاک تھا جو مر کے جہان آگیا نہین
ہر لاش سے الٹھ الٹھ کر جوان آگیا نہین

۹۵

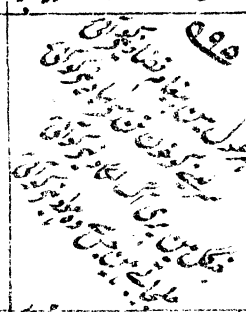

زنگ اڑتا تھا دل مضطر بتا نہ سکے
تھی آگ غضب کی کہ جلا آپ سے سب کے

۹۶

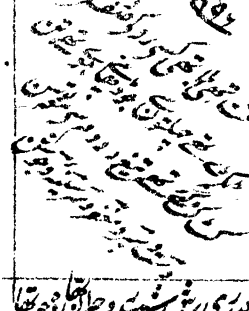

اللہ ری برش شمشیر و حیرتی تھا وہ تھا
ہر آئنہ چار آئینہ کا تیغ سے دو تھا

۹۷

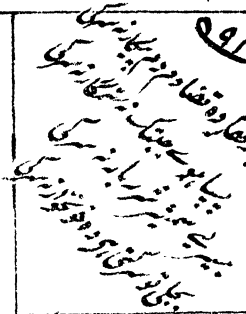

بان بھی نہ بچوگے یہ قطار ین ہو کھڑی ہے
آنکھین مری جوہر کی تھکین سے تو اری ہین

۹۸

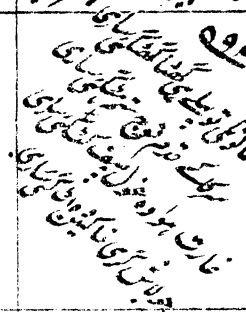

زنگین ہو مری بن لائق گل برچھی ہون
سہرا ہے مری سر پہ کہ نعش کی بنی ہون

۹۹

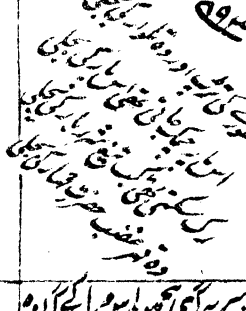

تلوار کا منہ دیکھتا تھا کوئی نہ پھر کے
کہتا ڈر تھا کہ سر بھاگتے تھے خاک کر کے

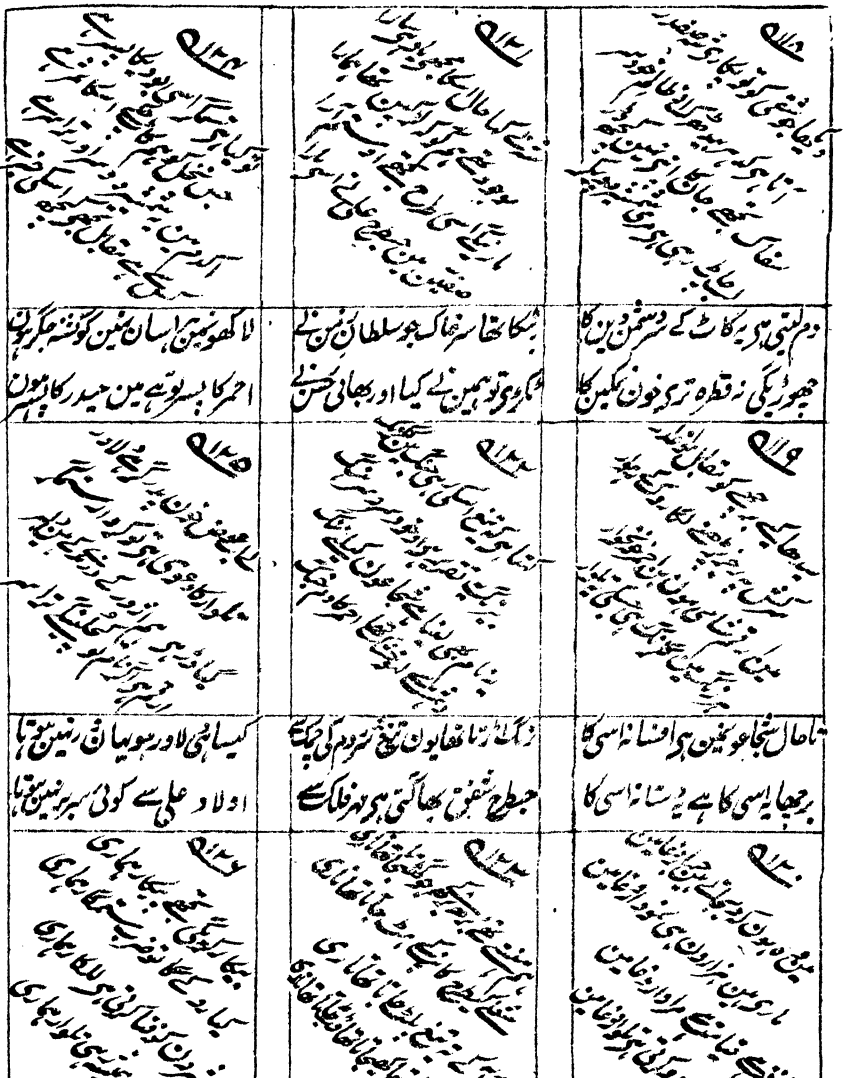

۱۴۵

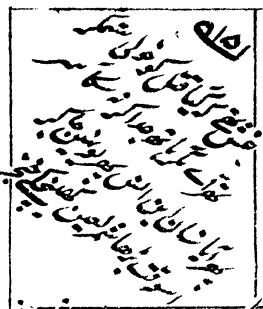

کٹجائے گلا سر کسی نیزے پہ علم ہو
سب کچھ ہو مگر کھیت سے باہر قدم ہو

۱۴۶

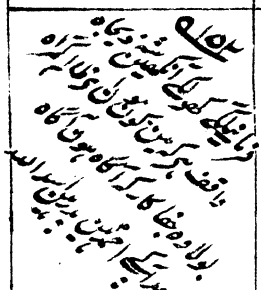

کھینچا جو وہ پیکان تو کھلا زخم جبیں کا
خورشید سحر ہو گیا چہرہ شہ دیں کا

۱۴۷

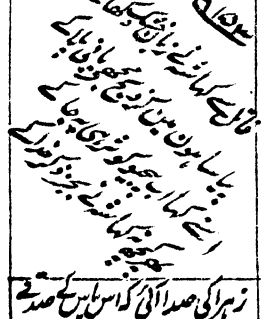

بیتوں رائے لہو دیکھ کے بدحواس چھوٹے
پہلو پہ سنان کھا کے گرے فاکپہ حضرت

۱۴۸

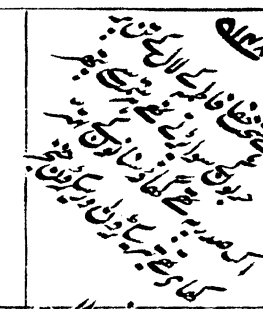

بجھتے تھے جو زخم دم شمشیر لگے تھے
بیتیں تو سینے پہ فقط تیر لگے تھے

۱۴۹

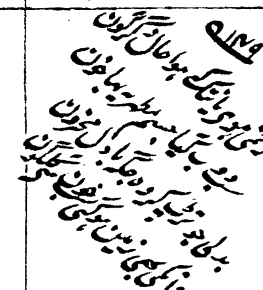

ہے کون جو اس غم کو فراموش کریگا
اب حشر کو دین بھڑہ لہو جوش کریگا

۱۵۰

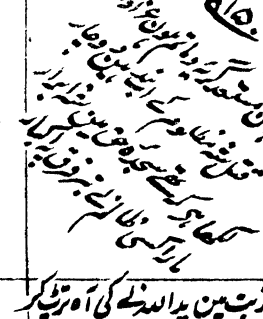

تربت میں یداللہ نے کی آہ تڑپ کر
سیدھے ہوئے یاں سیدسجاد تڑپ کر

۱۵۱

کی دست درازی عضب اس دشمن دیں نے
حضرت کے گریبان پہ رکھا ہاتھ لعیں نے

۱۵۲

لیکن شہ بیکس سے نہ حیدر سے ڈرونگا
سب بیٹے بہن بھائی بھتیجے تمہیں دونگا

۱۵۳

زہرا کی صدا آئی کہ اس پیاس کے صدقے
بیکس مرے بچے تیری پیاس کے صدقے

۱۵۴

وان پیشوائے فوج ہدیٰ سر بکف رواں
اور پیچھے پیچھے بیبیوں کا قافلہ رواں
ہر سمت سے سپاہ کی ہر سو گروہ رواں
ہر سمت سے سپاہ کی ہر سو گروہ رواں

گھبرا کے دہ دور زر کی جا سیہ نکل آئی
پر وے سے محمد کی نواسی نکل آئی

۱۵۵

دو فوج کی آہٹ سے مچی دشت میں ہلچل
ہے ہے کی صدا اٹھی ہوا ہو گئی بوجھل
ہر سمت سے آواز یہ آتی تھی کہ بیکل
ہر سمت سے آواز یہ آتی تھی کہ بیکل

ہو بیچیں تو تیغ ستم بھائی کو دیکھا
حضرت نے عجب بیں سے ما بھائی کو دیکھا

۱۵۶

دو فوج کے ٹھہرنے کا جو آپس میں ڈھب ہوا
نظارہ سے بالا تھا کہ کیا رعب داب ہوا
ان میں سے بھی ایک نہ تھا جو بے تعب ہوا
ان میں سے بھی ایک نہ تھا جو بے تعب ہوا

صدمہ ہے بڑا روح پہ اس شہ کے گلو کی
پھر جاؤں بہن تم کو قسم میرے لہو کی

۱۵۷

پھر نکلیں تو بھائی نہ سلامت نظر آیا
اک بیر پہ خورشید قیامت نظر آیا

۱۵۸

بھیجو نہ بہن خاک سر راہ کسی کو
بھیجو نہ بہن خاک سر راہ کسی کو
بھیجو نہ بہن خاک سر راہ کسی کو
کہتی تھی یہ رو رو کے ہر اک بار بہن سے

کیوں بھائی وہ الفت کی نظر کیا نہیں ہے
اب بھی مرے آنے کی خبر کیا نہیں ہے

۱۵۹

بھیجو نہ بہن خاک سر راہ کسی کو
بھیجو نہ بہن خاک سر راہ کسی کو
بھیجو نہ بہن خاک سر راہ کسی کو
کہتی تھی یہ رو رو کے ہر اک بار بہن سے

صدقہ گئی کیا کم ہے یہ صدمہ مری جان پر
سر آ بچا میں کہتی ہوں تو کس سان پر

۱۶۰

اے بانوئے والا حسب و اے مہ نسب و جاہ
اے بنت علی حیدر صفدر لقب و جاہ
اے بیبیوں کے خلق کے سر تاج کرو جاہ
اے بیبیوں کے خلق کے سر تاج کرو جاہ

خیمہ بھی لٹا فوج بھی راہی ہوئی رن سے
شاہ شہدا رہ گئے محروم کفن سے

۱۶۱

گھر لٹ گیا جنگل میں کہاں بیٹھ کے روؤں
بہنو بچاؤ دخت نبی تاک وہاں بیٹھ کے روؤں

۱۶۲

اے کاش ہمیں چھوڑ کے جاتے نہ خدا کرے
لٹنے کا بھی نہ دیکھتے ہم منہ خدا کرے
تھے میرے نگہبان مرے شاہ و گدا کرے
اب کیا کروں ہوں کس سے جا کر کہوں فریاد

۳۷

دنیا سے جان صدمہ سے آخر گزر گیا ہے
میری دلاوری کا نشاں بھی بگڑ گیا ہے

جب تاج اور تخت کا وارث پسر گیا ہے
یہ لاڈلا امیر بلا دھوپ مر گیا ہے

فدا کروں مجھے ان بھولے بھولے گانوں پر
نثار راہ خوشا بختی جو ڈلے بالوں پر

۳۸

کہتے ہیں لیجیو زیاں بہت سے لعل لاؤ تم
کاکے جھولے میں بہت سے کھلونے جاؤ تم

اپنا بھی دودھ بخش کے آنسو بہاؤ تم
کہتے تھے کان کاٹ کے بالے بناؤ تم

کہتے تھے کان کاٹ کے بالے بناؤ تم

چھٹے مہینے میں یہ مصیبت آگئی بیٹا
ان انکھیوں کو نکو نظر کسکی کھا گئی بیٹا

۳۹

مدت میں آج بھائی سے بھائی ملا گلے
ہمشیر سے برادر ذی جاہ جا ملے

ہمشیر کو برادر عالی گلے لگے
ابھی تھے زندہ ابھی مردہ ہو گئے واہ

گھٹا جو دودھ تو آزردہ ہو گئے واری

کریگا کون جا لاہور دو گے بیٹا
اندھیری قبر میں کس طرح سو گے بیٹا

۴۰

اٹھا کے آنکھ جو دیکھا تو ہر طرف ہے دھواں
بجھے ہوئے ہیں چراغ اور بجھ گئی ہے شمع تپاں

ہمارے گھر کو جلا کر ہوا ہے خاک یہ جہاں
اٹھا کے لاش کو بیٹے کی ماں نے یہ کہا ہاں

سب آگ آگ ہیں بیٹا زمین ہو یا فلک

جو اہل دل ہے مصیبت پہ سنکے روئیگا
یہ غم وہ ہے کہ نہ تا حشر ختم ہوئیگا

۴۱

سلام

ہے خاک اور آگ پہ بار بار سلام آئے
اے خاک کربلا ترے زوار کے سلام آئے

ہاں اس کی دعوی ہے جو حسینی ہے میرا
ہاں دوستو سلام کہو جو کہ میرا آئے

تب بیٹھ کر سلام کہے فاطمہ کا آئے

۱۵
زہرا نے کہا شاہ سے سر دیتے ہیں نیزے
ہیں ہیں مرے بچے کو جفا دیتے ہیں نیزے

۱۶
کہتے تھے علی اکبر ع یہ فرما کے بڑھے ہیں
ہالکا ہے پسر اور پدر آتے ہیں

۱۷
جاذر ہیں کہ تھے پیاس کے آثار سے بیتاب
چوبان پہ پھرے کوئی تو ہو جائیں کباب

۱۸
نرغہ تھا جو عباس کے بھائی کے اوپر
بجلی سی گری آتی تھی دریا کے اوپر

۱۹
ہیبت تھی جو عباس کی لاکھوں کے برابر
جرار تھے سب لیک نہ تھا کوئی دلاور

۲۰
ہر سمت سے عباس پہ ہوتے تھے جو حملے
ہر وار کو روکا سپر انداز کے بھالے

۲۱
نرغہ تھا جو عباس کے بھائی کے اوپر
بجلی سی گری آتی تھی دریا کے اوپر

۲۲
ہیبت تھی جو عباس کی لاکھوں کے برابر
جرار تھے سب لیک نہ تھا کوئی دلاور

۲۳
ہر سمت سے عباس پہ ہوتے تھے جو حملے
ہر وار کو روکا سپر انداز کے بھالے

۲۴
ہر وار کو روکا سپر انداز کے بھالے
ہر وار کو روکا سپر انداز کے بھالے

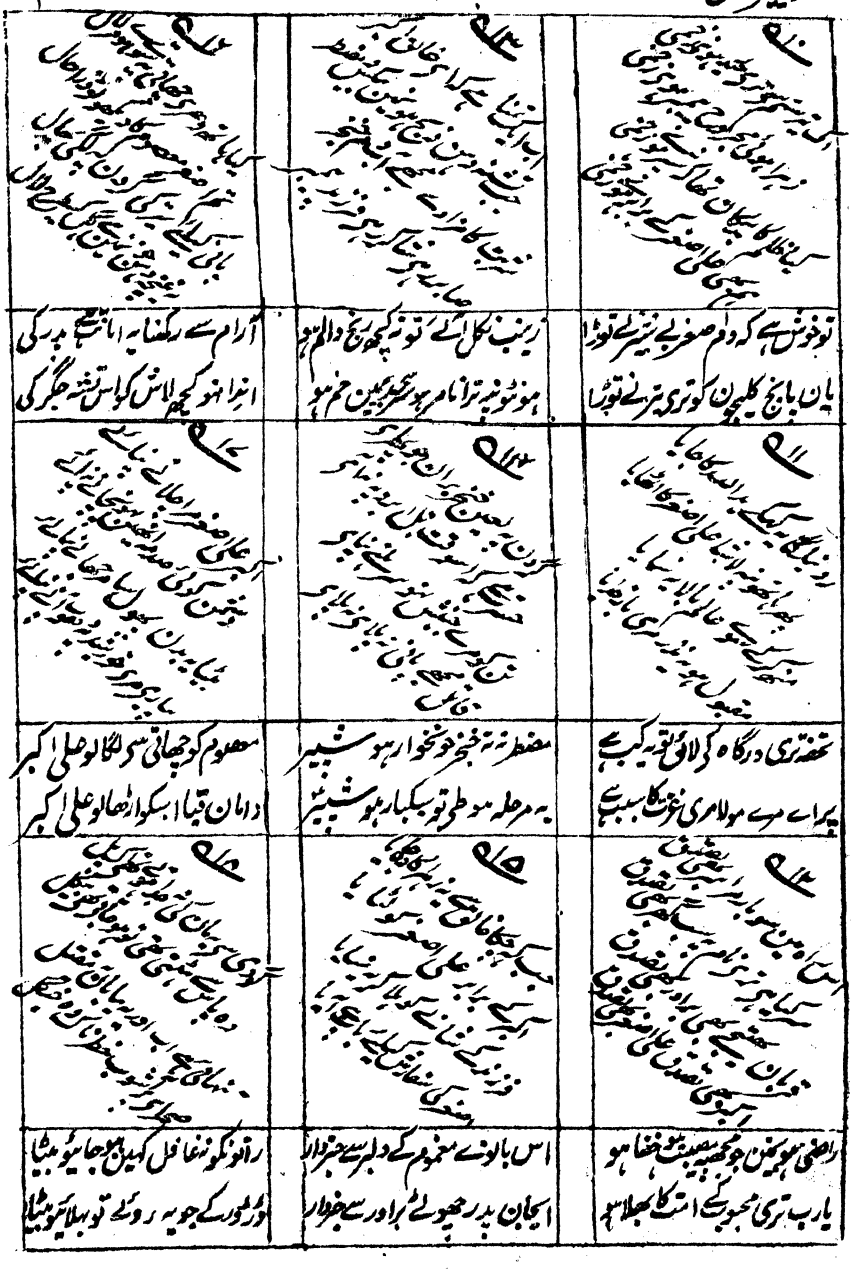

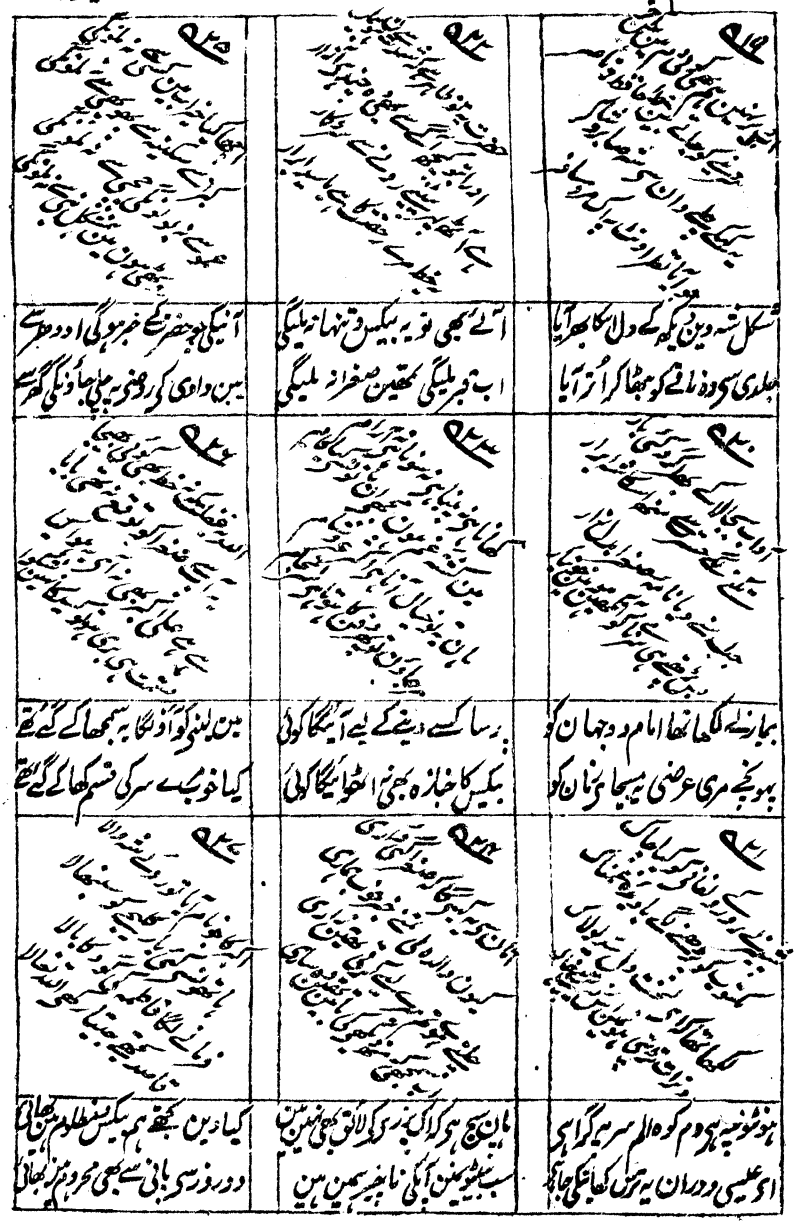

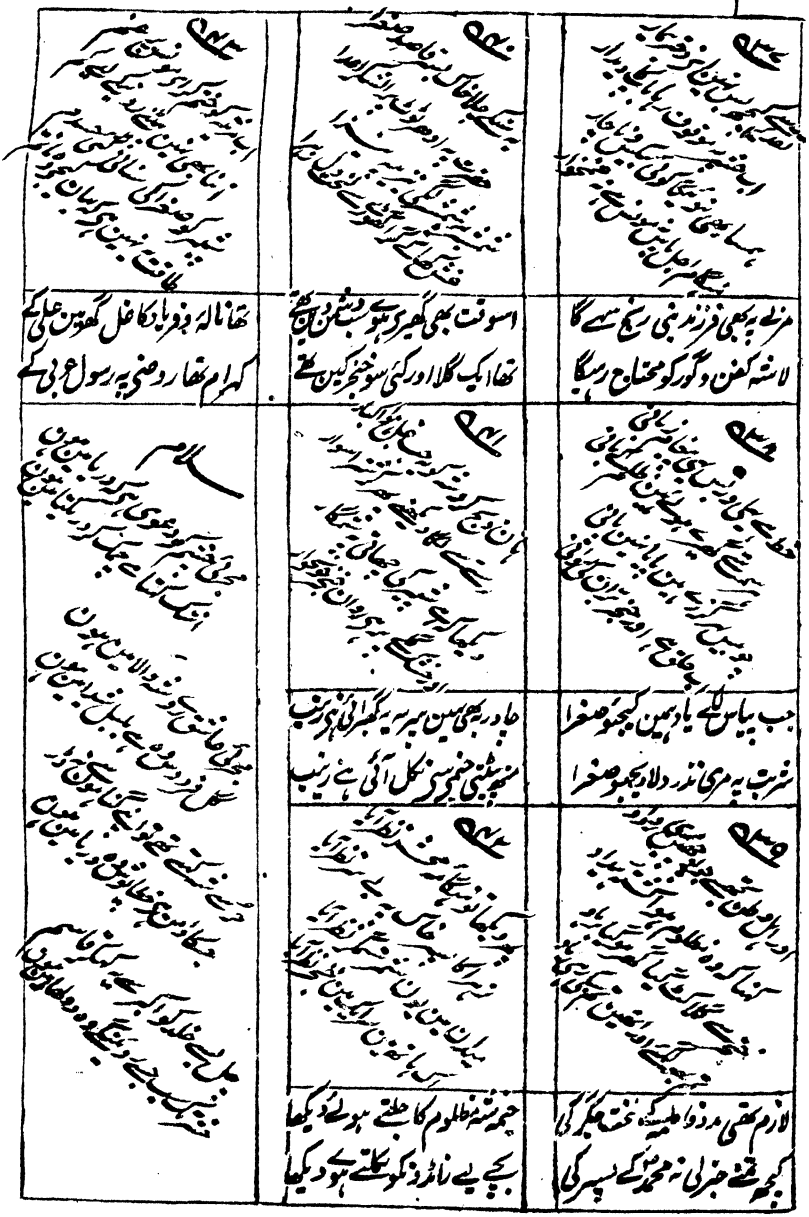

ھ

نثر کہتے ہے عباس سے ہم کو نثار
نثر ہے ہر ہر سانس پہ کی نثار ہیں ہم
نثر ہے ہر ہر سانس پہ کی نثار ہیں ہم
نثر ہے ہر ہر سانس پہ کی نثار ہیں ہم

ننگ ہیں نثر کہ کی تھی کار ہیں ہم
حکم سے سوار ہوا کر طوبا ہیں ہم

قطعہ

نثر ہے نثار ہے عباس سے کی نثار ہیں ہم
نثر ہے نثار ہے عباس سے کی نثار ہیں ہم

خانہ زاد امیر حضرت زہرا ہیں ہم
کہ ہوا ہیں نثر ہوا ہیں نثر ہوا ہیں ہم

نثر ہے عباس علمدار پہ کی نثار ہیں ہم
نثر ہے عباس علمدار پہ کی نثار ہیں ہم

نثا کہتے ہے اعجوبہ روزگار ہیں ہم
نثر کہتے ہے اعجوبہ روزگار ہیں ہم

نثر کہتے ہے عباس سے ہم کو نثار ہیں ہم
نثر کہتے ہے عباس سے ہم کو نثار ہیں ہم

نثر ہے عباس علمدار پہ کی نثار ہیں ہم
نثر ہے عباس علمدار پہ کی نثار ہیں ہم

فالنوتاج سر عرش سجا ہیں ہم
فالنوتاج سر عرش سجا ہیں ہم

قطعہ

نثر ہے عباس سے ہم کو نثار ہیں ہم
نثر ہے عباس سے ہم کو نثار ہیں ہم

اسد اللہ ید اللہ کا بازو ہیں ہم
اسد اللہ ید اللہ کا بازو ہیں ہم

شاہ لافتیٰ کے فرزند دلبند ہیں ہم
علمدار حسین کے بھائی ہیں ہم

آزاد ہوا سر سے تہا ہیں ہم
آزاد ہوا سر سے تہا ہیں ہم

اٹھوا کر اکبر گلفام کے تہا ہیں ہم
اٹھوا کر اکبر گلفام کے تہا ہیں ہم

قطعہ

نثر ہے قاسم سے کہا کہ ہیں کیوں غمگین
نثر ہے قاسم سے کہا کہ ہیں کیوں غمگین

تو دولہا ہے ہے کہ ہیں کہ ہیں کہ ہیں کہ ہیں کہ ہیں

رباعی

غوث سے تن دنیا کو ہیں ہم
آئی ہے ہاں آواز کہ ہیں ہم

ناقہ کے ہے ہے کہ ہیں کہ ہیں کہ ہیں کہ ہیں کہ ہیں

نثر ہے عباس سے ہم کو نثار ہیں ہم
نثر ہے عباس سے ہم کو نثار ہیں ہم

مثل کہ ہیں کہ ہیں کہ ہیں کہ ہیں کہ ہیں

رباعی

ضائع نہ کرے کوئی ہمارے دل کو
کرنے ہیں بلند ہم دعا کے دل کو

نثر ہے عباس سے ہم کو نثار ہیں ہم
نثر ہے عباس سے ہم کو نثار ہیں ہم

بلغ فرزند حسین حضرت زہرا ہیں ہم
بلغ فرزند حسین حضرت زہرا ہیں ہم

عندلیب چمن حضرت زہرا ہیں ہم
عندلیب چمن حضرت زہرا ہیں ہم

نثر ہے عباس سے ہم کو نثار ہیں ہم
نثر ہے عباس سے ہم کو نثار ہیں ہم

رباعی

مہمان ہیں دم بھر کو ہیں ہم
غنچہ ہیں کہ کھلتے ہیں بکھر جاتے ہیں ہم

بچا ہے کسی گل کی محبت ہیں ہم
بان بابا کی بلبل شکستہ پر ہیں ہم

رباعی

ضائع نہ کرے کوئی ہمارے دل کو
کرنے ہیں بلند ہم دعا کے دل کو

نثر ہے عباس سے ہم کو نثار ہیں ہم
نثر ہے عباس سے ہم کو نثار ہیں ہم

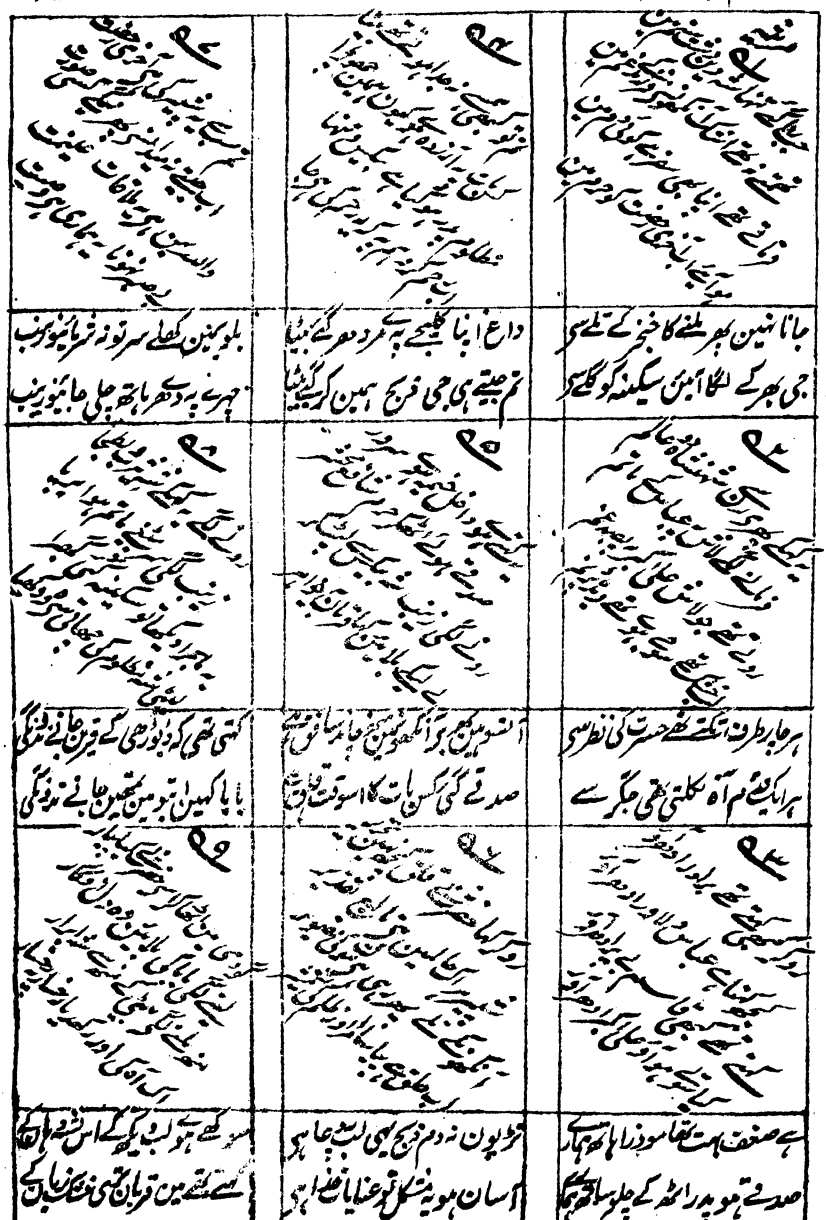

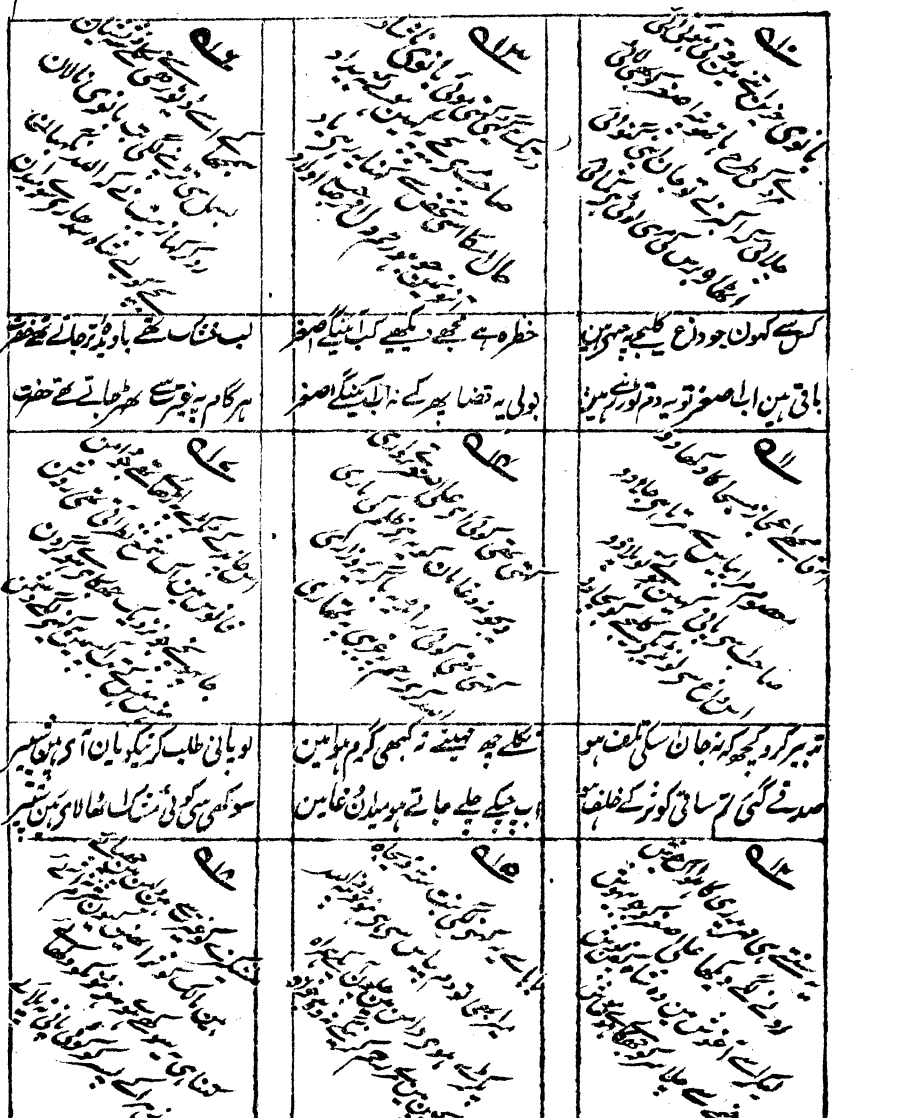

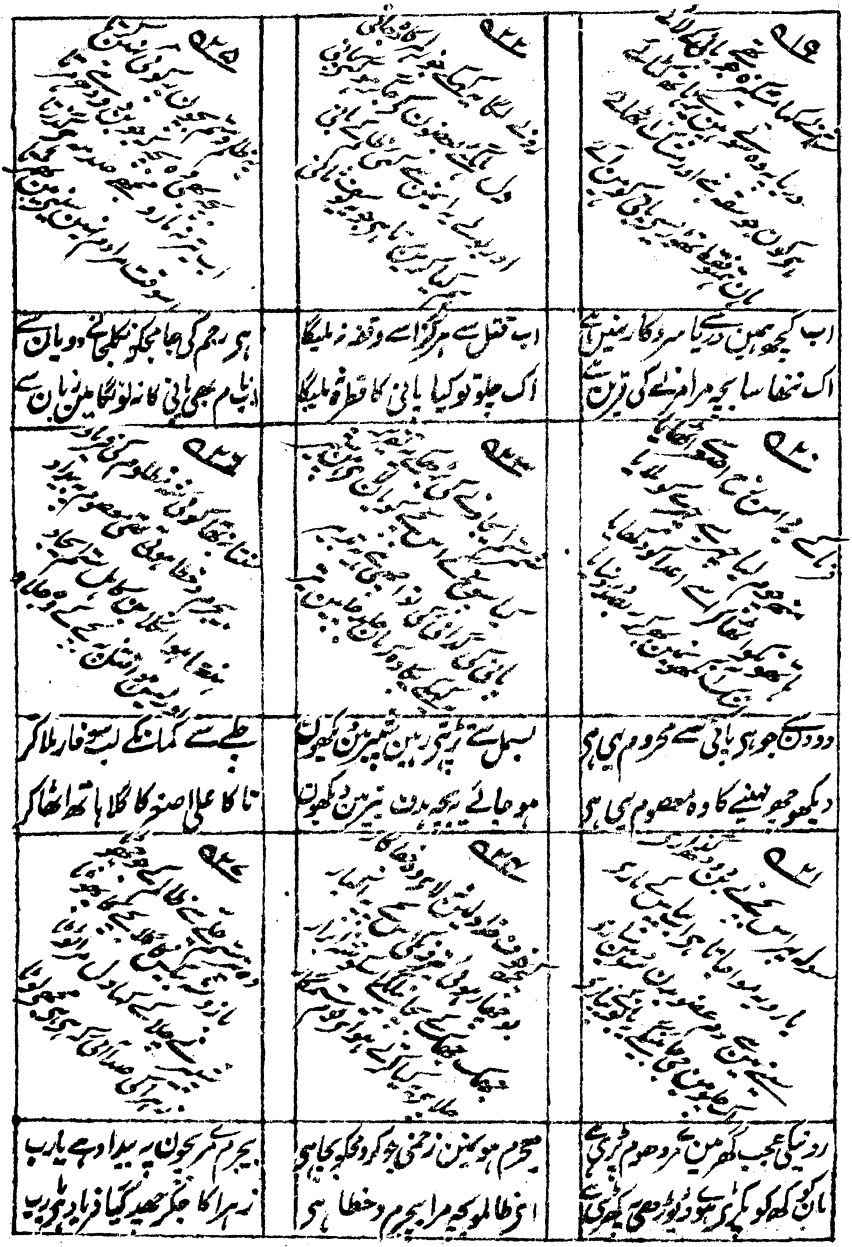

۳۷

ہاں اے مرے جانی مرے بیکس کے مددگار
ہاں اے مرے ایمان امیدوں کے ثمر بار
ہاں اے مرے بیٹے مرے ہاتھوں کے ہو معمار
ہاں اے مرے بھائی مرے ہمدرد مرے یار
ہاں اے مرے بیٹے مرے ہاتھوں کے ہو معمار
ہاں اے مرے بھائی مرے ہمدرد مرے یار
ہاں اے مرے بیٹے مرے ہاتھوں کے ہو معمار
ہاں اے مرے بھائی مرے ہمدرد مرے یار

۳۸

اے لال ترے لب کے تصدق مرے بھائی
اے لال ترے لب کے تصدق مرے بھائی
زہرا کو تو ہے تجھ سے بہت پیار مرے بھائی
زہرا کو تو ہے تجھ سے بہت پیار مرے بھائی
دم توڑ رہا ہے ترے بیمار مرے بھائی
دم توڑ رہا ہے ترے بیمار مرے بھائی
دم توڑ رہا ہے ترے بیمار مرے بھائی
دم توڑ رہا ہے ترے بیمار مرے بھائی

۳۹

ماں کو تری دیتی ہے یہ ہر وقت دلاسا
ماں کو تری دیتی ہے یہ ہر وقت دلاسا
تھرتا ہے ابھی تیرے لئے دیکھ کلیجا
تھرتا ہے ابھی تیرے لئے دیکھ کلیجا
ہے ہے ترے بن جائیں گی دو روز میں بیوہ
ہے ہے ترے بن جائیں گی دو روز میں بیوہ
ہے ہے ترے بن جائیں گی دو روز میں بیوہ
ہے ہے ترے بن جائیں گی دو روز میں بیوہ

سلام

لکھتا ہوں میں مدح شہ والا کے بیاں سے
لکھتا ہوں میں مدح شہ والا کے بیاں سے
جبریل ہوں حاضر مرے کاندھے پہ ہے بازو
جبریل ہوں حاضر مرے کاندھے پہ ہے بازو
لکھتا ہوں میں مدحت شہ دیں کی زباں سے
لکھتا ہوں میں مدحت شہ دیں کی زباں سے
لکھتا ہوں میں مدحت شہ دیں کی زباں سے
لکھتا ہوں میں مدحت شہ دیں کی زباں سے

دو ہاتھ سوا کاندھے پہ ہے بازو کا ہے پرتو
دو ہاتھ سوا کاندھے پہ ہے بازو کا ہے پرتو
دو ہاتھ سوا کاندھے پہ ہے بازو کا ہے پرتو
دو ہاتھ سوا کاندھے پہ ہے بازو کا ہے پرتو

جبریل ہوں مجلس میں ہوں آواز ہے میری
جبریل ہوں مجلس میں ہوں آواز ہے میری
جبریل ہوں مجلس میں ہوں آواز ہے میری
جبریل ہوں مجلس میں ہوں آواز ہے میری

سو جان سے تری چھوٹی سی بہن کے میں قربان
اس صبر کے اس حوصلہ و ہمت کے میں قربان

رخسار و دہن خشک ہیں اور خشک ہے تالو
چھوٹی سی زباں رہ گئی ہونٹوں سے نکل کر

سو جان سے عابد تری ہمشیر پہ قربان
سو جان سے عابد تری ہمشیر پہ قربان
سو جان سے عابد تری ہمشیر پہ قربان
سو جان سے عابد تری ہمشیر پہ قربان

بیمار ہے بیمار ہے بیمار ہے بیمار
بیمار ہے بیمار ہے بیمار ہے بیمار

۴۰

ہے ہے مرے بھائی مرے ہمدرد مرے یار
ہے ہے مرے بھائی مرے ہمدرد مرے یار
ہے ہے مرے بھائی مرے ہمدرد مرے یار
ہے ہے مرے بھائی مرے ہمدرد مرے یار

ہے ہے مرے بھائی مرے ہمدرد مرے یار
ہے ہے مرے بھائی مرے ہمدرد مرے یار
ہے ہے مرے بھائی مرے ہمدرد مرے یار
ہے ہے مرے بھائی مرے ہمدرد مرے یار

جنت کو سدھاری مرا گھر چھوڑ کے بیٹا
کس بیکسی سے مر گئے دم توڑ کے بیٹا

خاموش ہو مونس کہ قلم اشک فشاں ہے
اب سید بیکس کی شہادت کا بیاں ہے

کنجر وقت رواں نہ کیجئے کہ اور نہ رکھا
ہمنشیں جب کہ عمر خرچ حساب کیجئے

یہ کیا کہ تار نفس تار عنکبوت سا ہے
وہ راہ ہے کہ جرس نالہ یاں رکاب کیجئے

نہ دن کو چین ملک عدم کہ کل کی فکر ہے کیا
کسے سناؤ یہ احوال روبرو کہ کتاب کیجئے

کمال کی ہے یہی حد میں ہوں نہ ناقہ فرش
جو ہاتھ کھینچ تو ہاتھ اور رکاب کیجئے

نہ ہو جو علم و عمل دونوں ہیچ ہے یہ ہیچ
کہ اس کو ہیچ ہے جو ہیچ اجتنا

مرثیہ

۱ جبکہ بگڑے ہوا رخ جانب میدان ہمارا
اور گرا خاک پہ وہ موج مرا توسن ابرا
خلق تھا دنیا سے چلا فاختہ خوان ہمارا
تھی یہ تقریب میں نوبت میں زمانہ میرا

۲ کوچ کرتا ہی جہاں سے مہ تابان میرا
بیابان بستی میں گھر ہوتا ہے ویران میرا

۳ اے لو گو مرے بچے کو پکڑ دو مجھ سے
جلتی ریتی کے اٹھا کر سے ان فدا
سر کے نیچے تھے تو تکیہ کی زمین ہلتی تھی

۴ زخم پھٹ پھٹ گئے تن سے لہو جاری ہے
زمگ رخ زرد ہی لب تک ہے غش طاری ہے

۵ ہوئی ہے ہر طرف سے تیروں کی بارش
تن نازک پہ ہے زخموں کی یورش
بدن پر زخم تھے یا تھے گل نسرین

۶ بولو دیان بچے پر تیر تھی میں ہی جا پڑی
تیر مارا ہے مرے لال کی پیشانی پر

۷ کسکے کاندھے پہ یہ چڑھتا تھا بتا کوئی
تر لبے شبیر مرا اور نہ اٹھائے کوئی

۸ جان زہرا ہے لہو کا جو بہا لال سے
جان دو عین میں ہے قتل کا سامان نہ کرو
رحم کا وقت ہے یہ قتل کا سامان نہ کرو

۹ دل جلی ہوں مری ہو نہ سکیں ہیں ڈرتی ہو
کیوں چراغ لحد فاطمہ گل کرتے ہو

۱۰ تن سے سر کسکے برادر کا اتارا اُسنے
کسکا فرزند جوان نیز سے مارا اُسنے

۱۱ لیکے پیغام اجل تیر ستم آتے تھے
تیغ جب اٹھتی تھی سر دیکھکے رہجاتے تھے

۱۲ زخم سے تیغوں نے مہلت ذرا ملتی تھی
جب گرے تھے تو تقل کی زمین ہلتی تھی

۱۳ بال کھولے ہے زینب کھڑی چلاتی تھی
چوب سے خیمے کے سر در کے ٹکراتی تھی

۱۱	۱۲	۱۳
دختر حیدر کرار پہ احسان کرو	عش مین ہی ابن شہنشاہ عرب نیکر	خون بھرا ہاتھ مین ہی شمر کے خنجر ہے ہے
مرے بھائی کو نہ مارو مجھے بیجان کرو	قتل مین سید مظلوم کے اب یزید نکر	پسر فاطمہ زہرا ہوا بے سر ہے ہے
۱۴	۱۵	۱۶
صورت سید ابرار تو دیکھے زینب	ایک بی بی بھی عجب دل سے جلاتی تھی	غل تھا ات پہ محمد کی اب آتی ہے
بھائی کا آخری دیدار تو دیکھے زینب	شاہ نعرو نکی محمد کے صدا آتی تھی	خون سادات سے عالم مین قیامت آتی ہے
۱۷	۱۸	۱۹
پیاسی دن کی ہو اور بیکس و مظلوم بھی ہو	تھا بہت خشک جو دو روز کا پیاسے گلا	اب کوئی جنگ کو اسکے بدلنے کا نہین
اسکے بچپن پہ جگر درد کہ معصوم ہی ہو	کٹ گیا تیغ سے احمد نواسے کا گلا	اس ہلاکت مین کبھی غل مچنے کا نہین

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

خاکسار رکاب کے کنعہ میں کیسے خاک بسر
زمین سے شور فغاں عرش کا ان اٹھا

جو قتل گاہ سے بیمار نے سنا شیون
لگا بخار سے بیمار نے سجا اٹھا

پکارا کیا نہ دلاور تھا علی اکبر حسین
کراہ کیا نہ جری نے کسی کا نام آخر

بلا کے غم میں کلیجہ نے تھام کر رہ گیا
فغاں کی آہ سے دل نے دھواں اٹھا

جل جلال میں آکر جو میں کہ شیر نر
بڑھا تو ایسا بڑھا جیسا کہ بجلی کڑکا

دیکھ کر اکبر قتل میں آئی
ماں کی نظر سے شیر کا بچہ نکل گیا

دیکھا جو اکبر کو

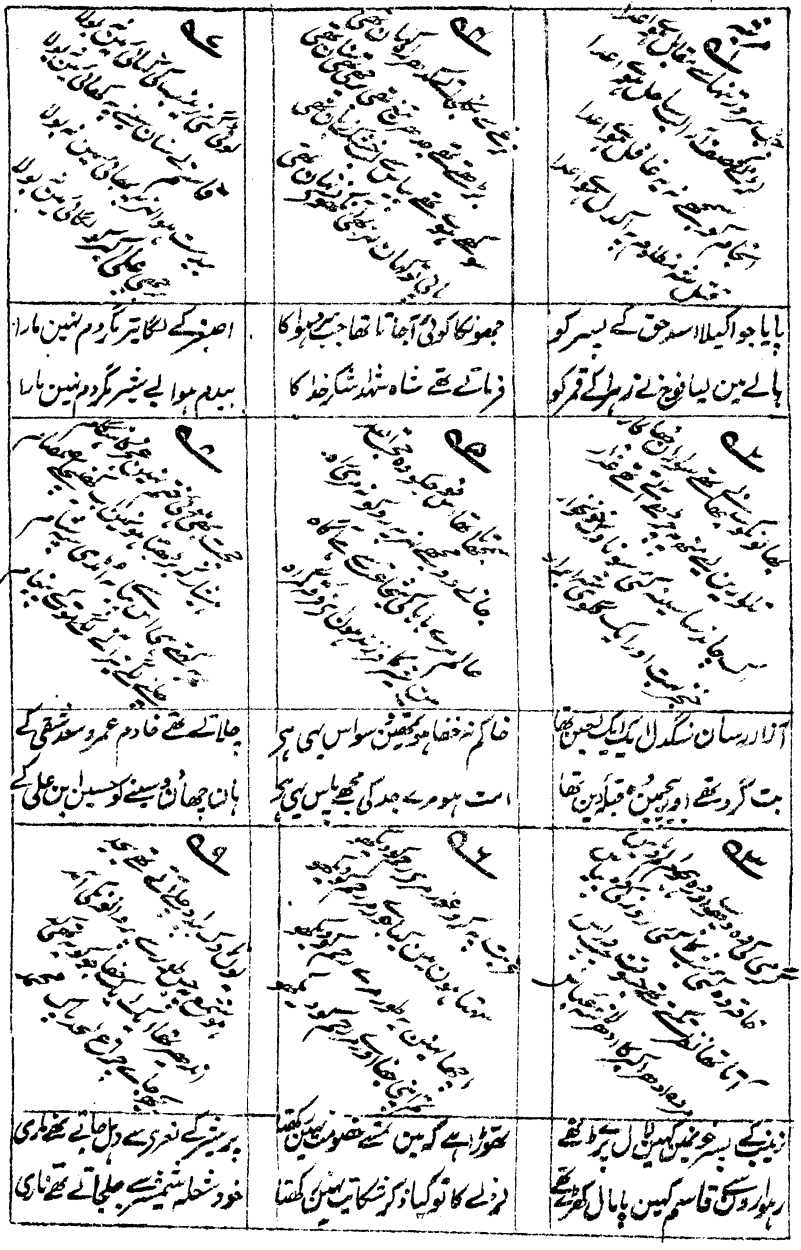

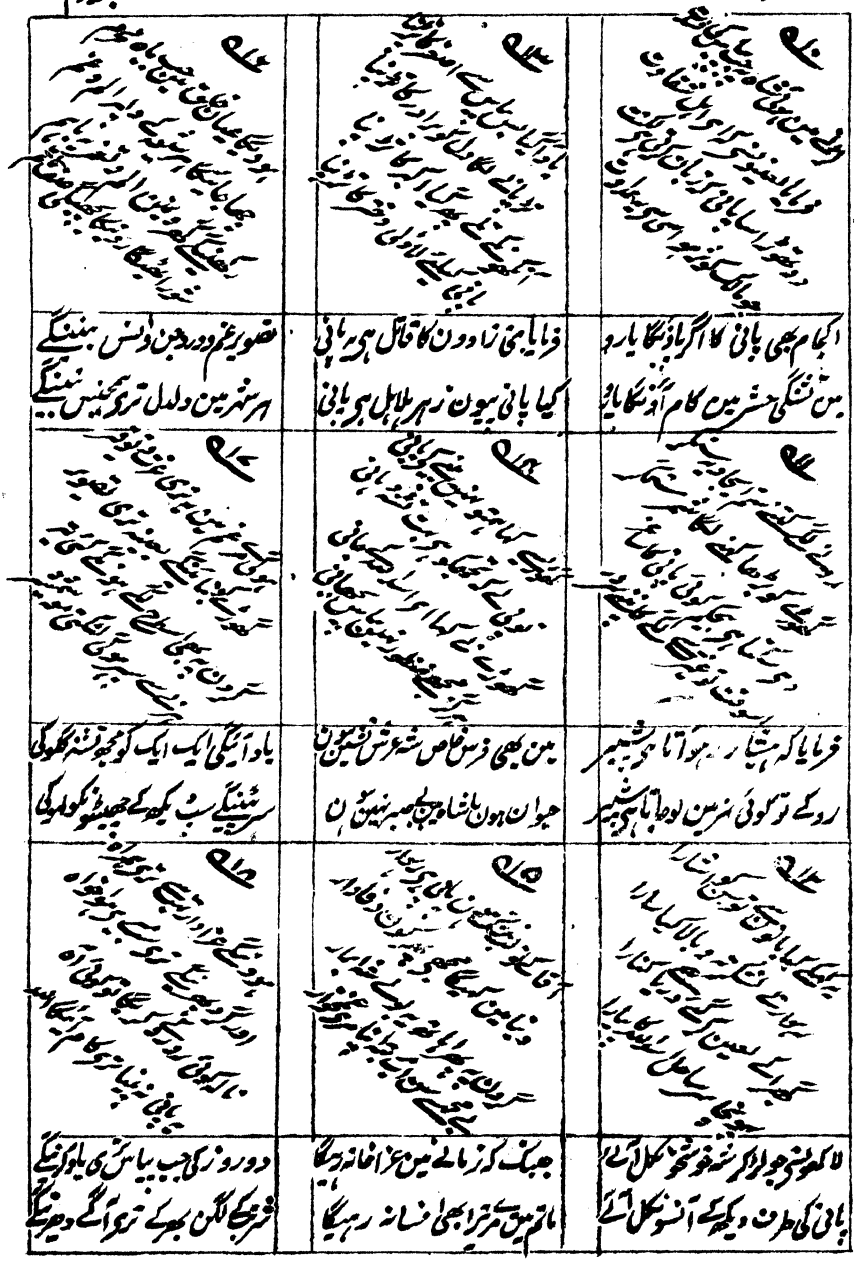

۲۱

۲۲

۲۳

سینو ہمیں دل ال ل ال غم سے جلینگے
غل تھا پسر ستد بولاک ہے شیر
اعدا خوشی میں کر گلہ کرتے ہیں بابا

رونے ہو کے آنکھیں تر ے فد مونہہ ملینگے
زخمی ہی مگر شیر غضبناک ہے شیر
تو دیکھ تو اور سو کہ کیا کرتے ہیں بابا

۲۴

۲۵

۲۶

روئیگی کوئی رکھکے جبین دامن میں پر
دولا کھکے زخمے سے کدھر جائینگے شیر
جلائی یہ نفضہ کہ دو ہاتھی ہی خدا کی

لے لیکے بلائیں کوئی تڑپے گی زمین پر
پس کر ابھی ہوہ میں مر جائینگے شیر
ہی ہی مرے آقا سے لعیسوں نے دغا کی

۲۷

۲۸

۲۹

زخمی ہیں رکیگا نہ مگر ہاتھ ہمارا
رو دو نہ کہیں اور نہ شاہ گئے ہیں
سب لوٹ پڑے دوش محمد کے بکیں پر

ہم ساتھ ترا چھوڑینگے تو ساتھ ہمارا
دریا پہ ابھی سیر دیکھا گئے ہیں
ہی ہی مرا شہزادہ تڑپتا ہی زمیں پر

۲۸

نکلے جو خیمہ سے ظلم کی بجلیاں لئے
زینب وہ دیوے سے نظر یہ بھائی لئے

آکر دو بھیا یہ بہن ہوگی واری
کس جا ہو نظر آتی نہیں مشکل تمہاری

۲۹

بھائی سے مرے بہن خدا کو سونپا
زہرا کو تو بھائی کو نبی کو سونپا

دشمن تن سے ہے جدا کیجئے کیا جاوے
دکھری ماں کو تربت میں بلا آوے

۳۰

قاتل کو بھیا عرصہ نہ خلد
بان خون بھری آنسو نکلے

پہلا سلام آنکھوں سے شور قیامت
زہرا کو بھی شانے کو چلے ان شانے

صدقے ہو اوں بے مرے بانجا برادر
بہنوں سے جدا ہوتے ہو کہاں برادر

خاتون قیامت سے عداوت نہ کرو تم
یہ ظلم یہ بیداد یہ بدعت نہ کرو تم

مونس ہے یہ ہنگام بکا اشک فشاں کر
اب غارت خیمے کا ذرا حال بیان کر

۳۱

اکبر آ بھائی کی لاش کے روبرو جھکو
بانجا کے کی جھانی کے پاس لے روبرو جھکو

خشک لب غش میں ظلم سے بیمار کے روبرو جھکو
بجرو تو بہن کو اٹھا لے روبرو جھکو

بیکس کی دوا اور تو کیسا خاک کریگی
خون زخم کا چادر سے بند پاک کریگی

۳۲

جلدی سے تھی دوڑ کے ادھر حضرت عباس
دل ان سے ملے چھاتی سے رکھا تھا سر عباس

غش کھا کے گری خاک پہ بیمار کے عباس
اس شور پہ آئے سکینہ سے اس زار کے عباس

تڑپا جسد دلبر زہرا تو لہو میں
اور طبل ظفر بجنے لگا فوج عدو میں

۳۳

باعی

تعریف کروں خوب ہو نے کے لئے
ناداں سمجھ کر ہے ہنر نے کے لئے

ہاتھ اپنے جگر خستہ کی بیتابی بری
بے جان ہوئے جان جگر نے کے لئے

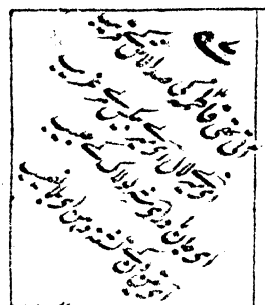

قتل تھا تیم سید سجاد ہو گیا
لو خاندان فاطمہ برباد ہو گیا

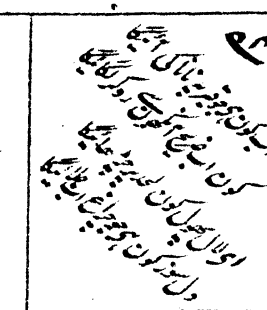

مرقد اجاڑ ہو گیا مجھ دل ملول کا
کوئی نہیں ہے فاتحہ خوان اب رسول کا

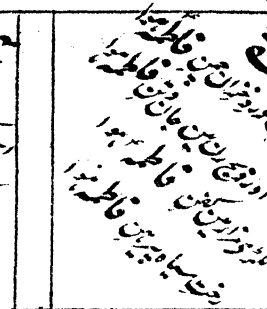

میر چراغ خلق میں خاموش ہو گیا
پہلو کا درد آج فراموش ہو گیا

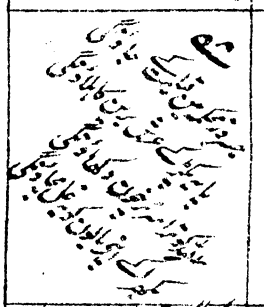

دریا کی موج سر پہ ساحل پٹکتی تھی
مچھلی ہر اک اچھل کے زمین پر پھڑکتی تھی

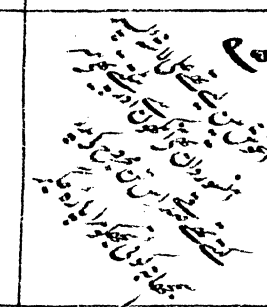

تڑپا کیا میں ہائے نہ کچھ بس چلا مرا
کاٹا ترے گلے کے برابر گلا مرا

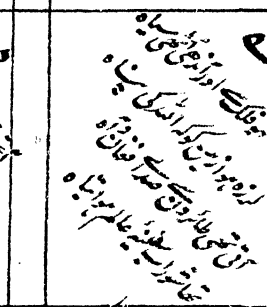

اے کردگار فاطمہ فریادی آئی ہے
بیجرم میرے لال کو مارا دہائی ہے

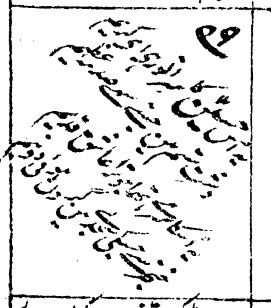

زخموں سے تیری خون کی ندی ابل گئی
بیٹا چھری ہماری کلیجے پہ چل گئی

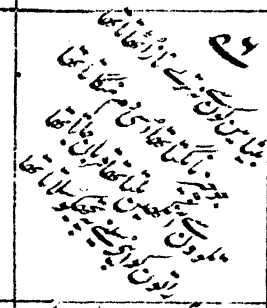

ہے دھوپ آج تیری تن چاک چاک پر
اب سر ہے ہو چلن سے اس جلتی خاک پر

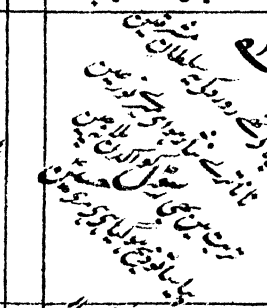

یہ وہ ہے ٹکڑی تیغ سے جسکے پسر ہوئے
یہ اسکا سر ہے جسکے ترحم در بدر ہوئے

۱۰

زیور چھنیگا چادریں سب لوٹی جائینگی
ہے ہے خواتین کی اب لوٹی جائینگی

۱۱

سب غش تھے جز ترم کہ نہیں کان کانپ کر
گر گر پڑیں رداؤں سے سر دھاپ دھاپ کر

۱۲

بلکیں ہیں سرپہ ایک کے اسدم رو نہیں
آنکھ یہ گھر ہے جسکو کفن تک ملا نہیں

۱۳

اب کچھ نہیں ہے رحم کرو اسکے حال پر
لال اپنے صدقے کر چکی زہرا کے لال پر

۱۴

بقچے لباس سلطانیہ کے لٹ گئے
کپڑے نئے علی اکبر کے لٹ گئے

۱۵

چلایا قتل کہ کیطرف منھ کو موڑ کر
دادا کہاں چلے گئے پوتے کو چھوڑ کر

۱۶

سیلی جو ماری شمر نے بس بلبلا گئی
مقتل میں لاش سبط نبی تھرتھرا گئی

۱۷

تسلیم کر فریدوں ہم جو آئے تھے
کیا شاد ہو کہتے یہ نبدی بنھا ئے تھے

۱۸

چہرہ یہ اُسنے خاک کا چھاپا لگا لیا
گردن جھکا کے زانوں میں منھ چھپا لیا

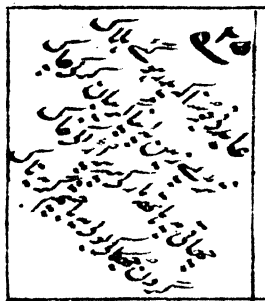

بی بی نے کی جو بانو شاہ دیں کو یاد
مضمون کیا ہے حضرت کلثوم کا سلام
زینب کے اشک دیکھ کے بولی وہ بیوہ زن
بولی یہ بیکسی پہ تمہاری ہے جاں حزیں

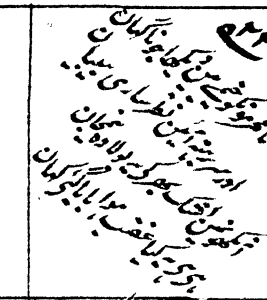

بلوہ یہ کیوں کیا ہے محمدؐ کی آل پر
اے یار رو کیا گذر گئی زہرا کے لال پر

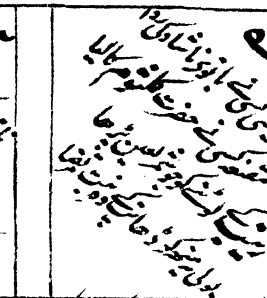

احسان مجھ مریض پہ بہر خدا کرو
اے یار و سر ابھی بدن سے جدا کرو

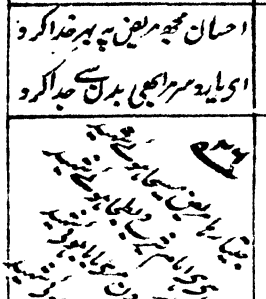

لیجے خبر کہ مجھ پہ نئی یہ جفا ہوئی
بیٹی تمہاری لوٹی گئی بے ردا ہوئی

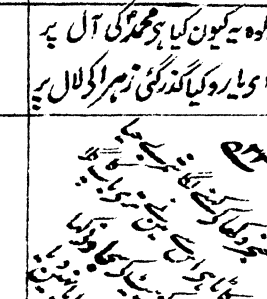

وہ بولا تشنگی کہوں کیونکر حسینؑ کی
اٹکی زبان ہے ہونٹوں سے باہر حسینؑ کی

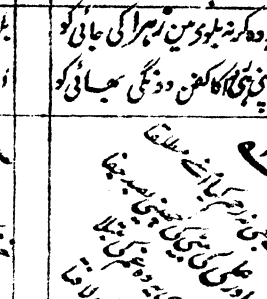

تیغ ستم سے گردن شبیر کٹ گئی
مسند نبی کی آج جہان میں الٹ گئی

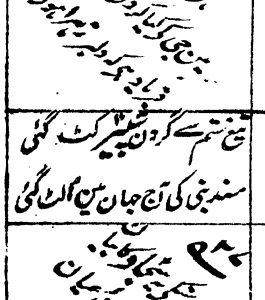

آواز دی جو تیر نے ظلوم ار تول کر
چونکا مریض نرگسی آنکھوں کو کھول کر

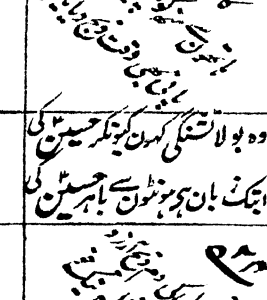

قطرہ بھی اک دیا نہ کسی دن کی پیاس کو
آیا ہوں ذبح کر کے نبی کے نواسے کو

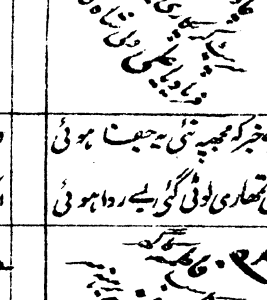

مان کی طرف مریض نے مڑ کر نگاہ کی
دیکھا فلک کو رو دو کر اور دل سے آہ کی

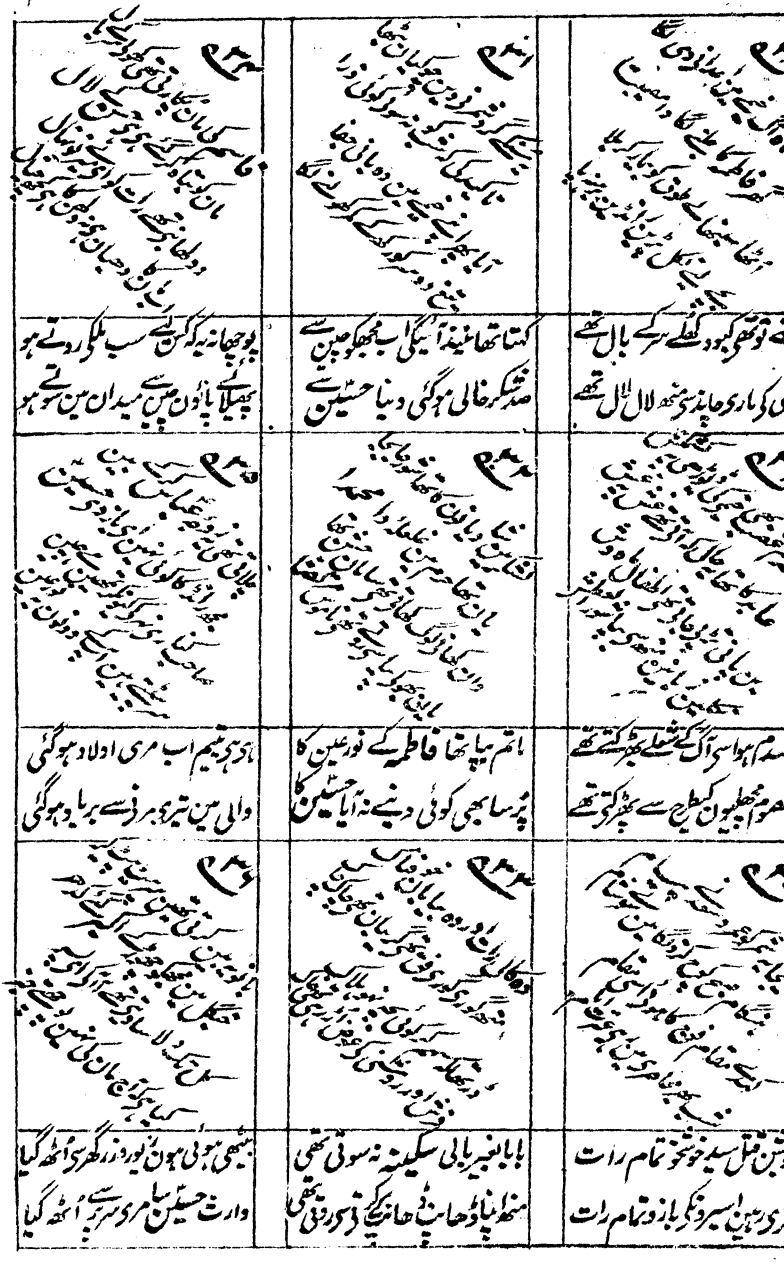

۳۰
ہوجس قتل سید خوشخو تمام رات
جاگی رہیں اسیر و نکر باز و تمام رات

۳۱
بابا بغیر بالی سکینہ نہ سوتی تھی
منھ پاؤں دھانپ کے ذرا روتی تھی

۳۲
بیٹھی ہوئی ہوں نور و زر گھر سے اٹھ گیا
وارث حسین سا مری سر سے اٹھ گیا

۲۹
جسدم ہوا سراگ کے شعلے بھڑکتے تھے
معصوم مچھلیوں کے بدن سے پھڑکتے تھے

۳۰
سینے تو تھے کبود کھلے سر کے بال تھے
گرمی کی ماری چاند سی منھ لال لال تھے

۳۱
کہتا تھا نیند آئیگی اب مجھکو چین سے
صدقہ کر خالی ہوگئی دنیا حسین سے

۳۲
ماتم بپا تھا فاطمہ کے نورعین کا
پرسا بھی کوئی دینے نہ آیا حسین کا

۲۷
بیٹھے ہیں خیمے میں ہمدرد سبھی
آتا ہے نظر کوئی نہ یار اور نہ یاور

۲۸
آیا پھر اپنے خیمے میں وہ بانی وفا
دیکھا حرم کو روتے ہیں اور کھلے ہیں سر

۲۹
بیٹھی ہیں بی بیاں سبھی ہمراہ ماہ رو
بچے ہیں بیقرار ہیں بیتاب ہیں بہو

۳۰
ہیں بیکس و غریب و ستمدیدہ و حزیں
ہیں بیکس و غریب و ستمدیدہ و حزیں

۳۱
ہیں بیکس و غریب و ستمدیدہ و حزیں
ہیں بیکس و غریب و ستمدیدہ و حزیں

۳۲
ہیں بیکس و غریب و ستمدیدہ و حزیں
ہیں بیکس و غریب و ستمدیدہ و حزیں

۴۳۶

اونٹ آگے تھے عمیروں کی سواری کے لیے
ساتھ تھے اہلبیت محمد ہمسفر کے سوار
عابد بیمار دو پا چلتے تھا مرہم بیمار
ضعف سے رو پیش پا چلتے تھے ناتوان و نزار

دیکھا سناں میں سر جو شہ شرقین کا
رانڈوں میں شور پڑ گیا ہے حسینؑ کا

۴۳۷

دو دن سے ماری پیاس کے ہر دم ملکتے تھے
بن دودھ واری جھولی میں کیسا سکتے تھے

جان تھی لبوں پہ طوق سے بانو کی جای کی
آتی تھی بیبیوں سے صدا ہای ہای کی

۴۳۸

ہوتی ہوں دور رلائی شہ کربلائی سے
جلدی بٹھاؤ اونٹ کو لیل لعین میں بھلائی ہے

سنیں پکاریں ای شہ مظلوم الوداع
آئی صدا کہ زینب و کلثوم الوداع

۴۳۹

عابد نے سن کہے یہ بآں رستم
جھکا کے پیٹھ پہ ہی خاتم ہیبت ختم
لاش پہ لاش شہ پہ شہ ہی ہیبت حرم

ذاکر ہوں دل فاطمہ کے نور عین کا
کر رحم غیر حال پہ صدقہ حسینؑ کا

۴۴۰

اونٹ کیا سواری کا عالم کروں بیان
رانڈوں کی کیا سواری کا عالم کروں بیان
روتے تھے بیبیوں کے آنکھوں سے خون رواں
رو رو کے بیبیوں کے آنکھوں سے خون رواں
سر واریوں کے بیبیوں کے بیکسوں کے ناتواں
اور گرتے تھے اونٹوں کے محمل سے ناتواں

۴۴۱

ان کے بھی پیر راہ میں چھلنی ہوئے تھے سب
ہو جاتے تھے کمال تھکن سے نڈھال سب
پوری ہوئی آزار و محن کا ملال سب
پوچھیں اٹھا کے ہاتھ یہ جاتے ہیں کس نگر

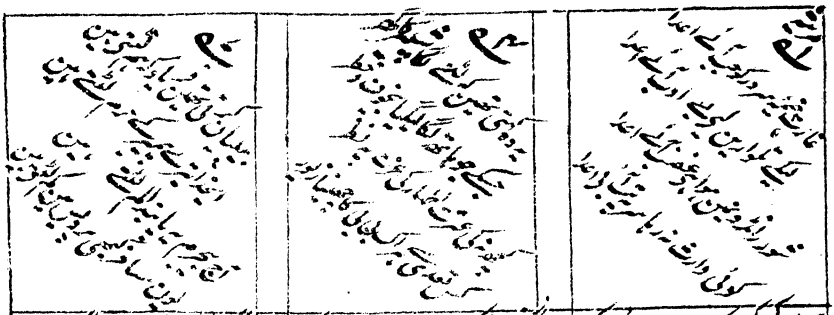

آس اب کسکی ہو کون آہ بچائے ہمکو
ان جفاکار دن سے اللہ بچائے ہمکو

گو تو اردن کیلیے خون بھرا کانون کو
زخمی تیر دن کی سنانون سے گیا شانون کو

آگ پردے کی قناتون مین لگادی ہی ہی
مسند احمد مختار جلادی ہے ہے

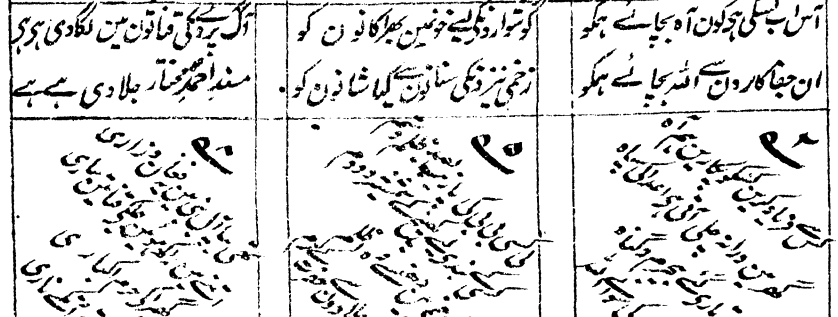

ہای ہم آج گرفتار ستم ہوتے ہین
جنسے پردہ تھا وہ مقتل مین پڑے سوتے ہین

ستم کہتا تھا کہ رحم اپنہ نہ کھائے کوئی
ہان خبردار کلثمنے نہ پائے کوئی

ڈر سے سہمے ہین کسی بی بی کو سانس آتی تھی
لڑکر اگر کوئی بچہ پیسے گر پڑتی تھی

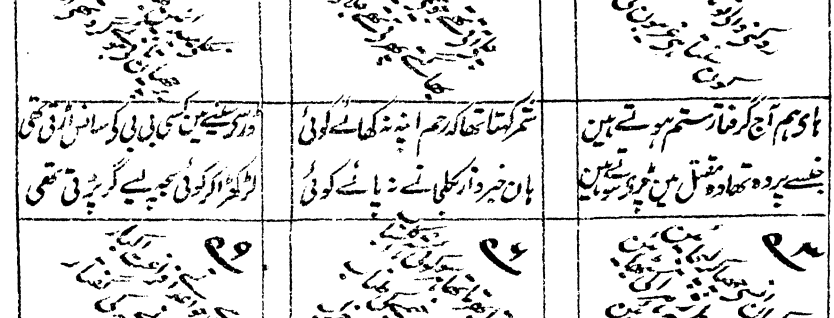

بھر نا محرمونکی دیکھلے کٹ جائیگا
جگر اس صاحب زار کا پھٹ جائیگا

ڈر ہی اب کیا کہ ہوا قتل پسر زہرا کا
پھولکدہ اقش بدا دسی گھر زہرا کا

حرم مین شاہ مین اب اور تو کیا باقی ہے
سر برانڈونی اب اک ردا باقی ہے

۱۰

قتل و غارت ہو دمِ رخصت نہیں کیا ہے انکی
جتنا رہ کر دیہ چلائیں سزا ہے انکی

۱۱

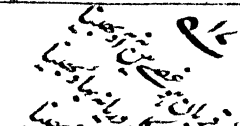

نسل خورشید ہر اک زرد زمین کانپتی تھی
اسطرف خاک پہ لاش شہ دین کانپتی تھی

۱۲

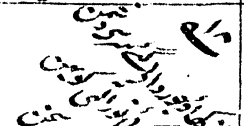

غضب حق کی کمان بجلی نکل جاؤ گے
آہ ایک ایسی کڑکنی میں کہ جل جاؤ گے

۱۳

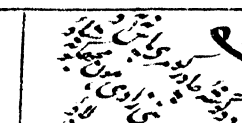

لوٹ کر زیور و زر پھر مجھے دکھ دیتے ہو
ایک رد باقی ہے اسکو بھی لیے لیتے ہو

۱۴

مالک جنت و دوزخ ہے وہ مجبور نہیں
اگر قیامت ابھی آجائے تو کچھ دور نہیں

۱۵

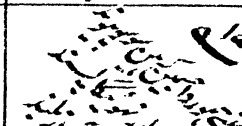

آسکی نبی کی رد اچھین کر گیا پاؤ گے
آج کہ ظلم کی محشر میں سزا پاؤ گے

۱۶

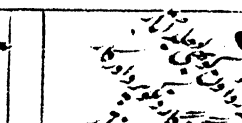

منھ سے بولو نہ اگر بھائی ہے پیارا زینب
آزماتا ہے خدا صبر تمھارا زینب

۱۷

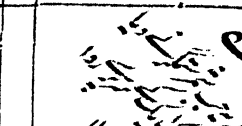

قسمت آل پیمبر میں لکھا یوں ہے
اپنا کیا رد ہے منظور خدا یوں ہے

۱۸

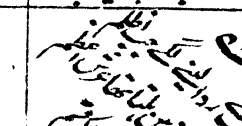

ہے ستم سہنے کو خالق نے بنایا ہمکو
نہ رد انکو میسر ہے نہ سایا ہمکو

۱۹
غم تو یہ ہے جو روا چھینی نہ جانی بھائی
آپ کے لاشۂ بے سر پہ اُڑھاتی بھائی

۲۲
آپ مر جائیگا مہلک ہے یہ بیماری ہے
رحم کر رحم کہ مظلوم ہے آزاری ہے

۲۵
بھائی اس رحم کر اس پیار کی قربان ہوئے
تم دعا مانگو کہ مشکل مری آسان ہوئے

۲۰
زندہ رہے دین کہ بد سر سے کرے آمین ہم
اسکے جو حق میں ہو ارشاد بجا لائیں ہم

۲۳
رنج پر رنج جفا کار جو پہ پہ پاتے تھے
سر جھکائے ہوئے خاموش چلے آتے تھے

۲۶
سفر شام ہے درپیش خبر ہے کہ نہیں
تازیانوں کا بھی کچھ خوف و خطر ہے کہ نہیں

۲۱
کون جواب جو آویگا مدد گاری کو
اسی بستر پہ کرو قتل اس آزاری کو

۲۴
بیڑیاں بھاری ہیں کاہے کو چلا جائیگا
چھوڑ دو اونٹنی رسی کہ غش آ جائیگا

۲۷
ناگہاں قتل گاہ میدان نظر آیا انکو
فضل شاہ شہیدان نظر آیا انکو

۲۸

قاتل نے جو بھی تلوار اٹھائی سر کفن
بجلی سی ایک چمکی لگا کانپنے زمین
بیٹے کے ہاتھ سے لگا کانپنے بیمار کا تن
بیٹی کی نعش دیکھ کے غش آگیا پدر
بیٹا جو گر پڑا تھا تو غش آگیا پدر

سارباں اُس سر اطہر سے سلام آیا ہے
طوق پہنے یہ رسن بستہ غلام آیا ہے

۲۹

کیا کہے کیسا لٹا ہے قافلہ شاہ زمن
اور بیکسی کا لگا ہے لوگوں کے آنکھوں میں نظر
جاتی ہے غش میں کبھی ہوش آتا ہے پھر
مارے غش کے ہوش آتا ہے جو پھر
ہوش آیا تو پکاری کہ مین واری بھائی
سر برہنہ مین آئی ہو تمھاری بھائی

۳۰

اے سپہر بوقلموں یہ کیسی ہے بھائی ہے
آسمان کی قبلہ کی نہ زبان سے ہے
لاش خون مین بھا ہوا غسل نہ کفن ہے
آسمان جانی کہ یہ صورت نظر آتی ہے

صدقے جاؤن ستم شمر جفا جو دیکھو
کس سے باندھی ہین رسن مین مرے بازو دیکھو

۳۱

آکر اس حال کو مونس کہ دوں کیونکر قلم
جسکے گھر کے نہ فقط خاص خدا کے اکرم
اس پہ یہ ہے کہ فقط بیش خدا کے اکرم
سر نہ تھا کوئی مری جبکہ رہا ہو گا

بانٹتی ہے سر و کاندھے پہ ہے گیسو کا تن
اپنا کس کس کے مین ماتم کو بھجونا ہو گا

رباعی

کیا ہو جو ملک مین نور و روشنی ہو بھی
آخر کو ہے جہان جہنم کی کالون سے

رباعی

اک روز جہان مین جہان کھونا ہو گا
گھر بھر کے یہ رونا تو کبھی ہونا ہو گا
ہر شخص کو اک روز یہ رونا ہو گا
دنیا کسی کے پاس نہ ہمیشہ تھی نہ ہے

۱۰

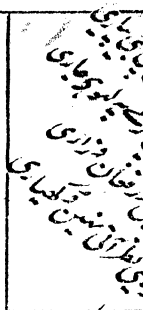

اپنی مانجائی سے صدقے گئی منھ موڑ گئے
قید پردیس مین ہونے کو تمھی چھوڑ گئے

۱۱

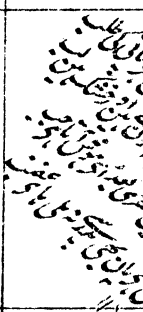

کوئی تسخیر تو برچھی کی دکھاتا کوئی
آپکے سر کو بھی مجھ تک نہین لاتا کوئی

۱۲

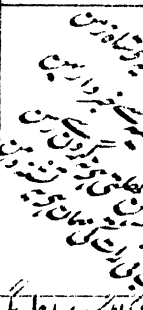

مین تو سہر بیٹھی دوڑی تھی پہ آڑے نہ دیا
سخت جانی نے گلا ساتھ کٹانے نہ دیا

۱۳

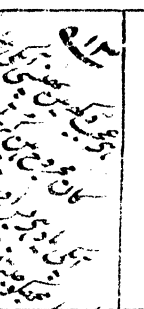

رو کے جب کہتی ہے رسی سے گلا جھلتا ہے
اسکا منھ دیکھ کے سینے مین جگر ہلتا ہے

۱۴

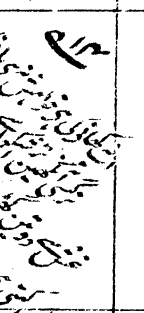

پاس اب کا ہے کو آئینگے ہمارے بابا
لیکے اصغر کو کہین دور سدھارے بابا

۱۵

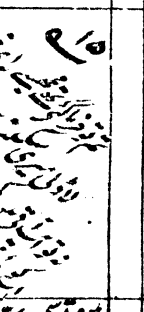

مین تو سمجھی تھی کہ لڑکی ہے بہل جاویگی
اپکی یاد مین جان اسکی نکل جاویگی

۱۶

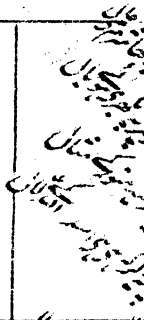

نیزہ داروں کو تعدی سے پکارو جلدی
سر شہیدون کے سنانون سے اُتارو جلدی

۱۷

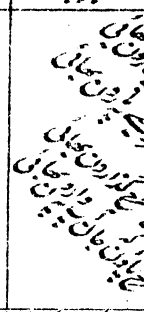

بے ادب سمجھ کیا جانے کیونکر لیجائے
حکم دے مجھکو تو بھائی کا سہن سر لیجائے

۱۸

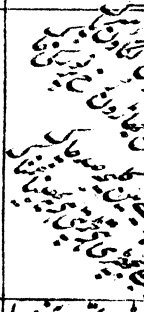

پیٹتے سر حسن سبز قبا جاتے ہین
ساتھ بیٹے کے شہ عقدہ گشا جاتے ہین

۱۹

یہ نہ سمجھا کہ سر پاک حسین آیا ہے
جگر جان رسول الثقلین آیا ہے

۲۰

سامنے شغل عزا ایسوں کے کب لازم ہے
حاکم شرع ہیں موجود ولہو لازم ہے

۲۱

غم کی تاثیر سو اجو نکی بھی شق چھاتی تھی
خود بخود ہاے حسینا کی صدا آتی تھی

۲۲

طرفہ تاثیر ہے خون شہ دین کی بو میں
ساز قابو میں ہمارے ہیں نہ دل قابو میں

۲۳

رو کے کہتا ہے کوئی بیٹے کو ہم روتے ہیں
رہو ساکت نہیں مرتے سے ستم ہوتے ہیں

۲۴

ہاے میں دیکھتی ہوں اور یہ ستم ہوتے ہیں
در حاکم پہ کھڑے اہل حرم روتے ہیں

۲۵

اور کہا ہاں حرم سبطِ نبی کو لاؤ
پرستہ داران رسول عربی کو لاؤ

۲۶

آسمان غم کا گران وطن آوارون پر
خاک سر بیبیان ملکے لگین رخسارون پر

۲۷

اشک رخسارون پہ موتی سے ڈھلے جاتے تھے
گرتے پڑتے ہوئے مجبور چلے جاتے تھے

۲۹

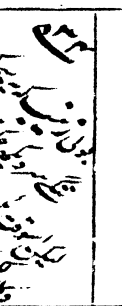

روتی تھی جلد جلنے کو کوئی لگتا تھا
پنڈلیاں سوجی تھیں تلوؤں سے لہو بہتا تھا

۳۰

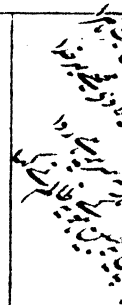

قید میں نام نہ لو پردہ نشین ہونے کا
یہ نہیں ہونے کا ہرگز یہ نہیں ہونے کا

۳۱

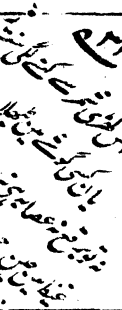

ہم نے ناموس پیمبر کو کھلے سر دیکھا
دختر حیدر صفدر کو کھلے سر دیکھا

۳۲

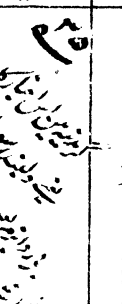

ضعف سے حال یہ دلبند یداللہ کا تھا
لڑکھڑانے میں ہر اک گام عصا آہ کا تھا

۳۳

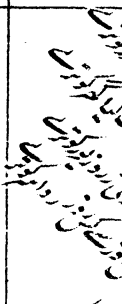

کوفہ تک دشت مصیبت سے کھلے سر آئی
یاں تلک کوفے سے بے مقنعہ و چادر آئی

۳۴

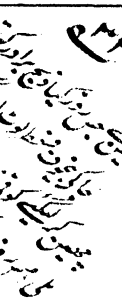

میرے ماتھے کا یہ بوسہ تو نہ جاوے گا کبھی
چھ مہینے کی وہ بیمار ہے مر جاوے گی

۳۵

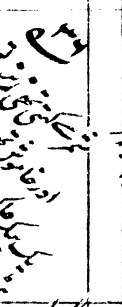

کبھی دامن سے کبھی ہاتھوں سے منہ ڈھانپتی تھیں
اوٹ میں کی بھی جاتی تھیں اور کانپتی تھیں

۳۶

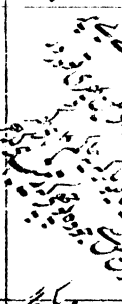

رو سا تبعے میں دربار میں سب دیکھینگے
جب جنھوں نے کہ نہ دیکھا تھا وہ اب دیکھینگے

۳۷

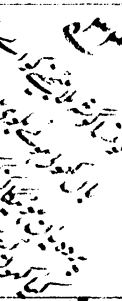

آگرا وہ کہ مرے جاہ و حشم کو دیکھیں
یاں ہے تخت سر شاہ امم کو دیکھیں

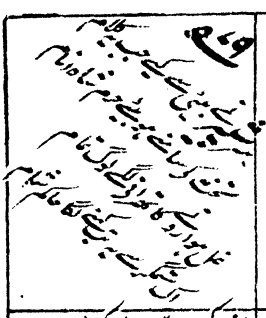

گیسو ذکی مہک آتی ہے کہین ہین بابا
دل کھنچا جاتا ہے گر ہین تو نہین ہین بابا

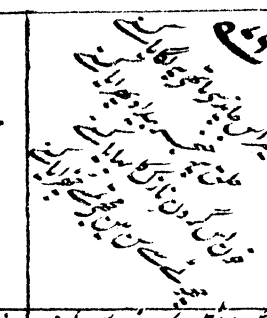

امان سر پٹتی ہین کیا انھین سمجھاؤ نہین
آؤ گر دن چھپا کر تمھین لیجاؤ نہین

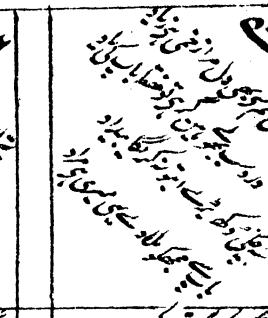

طشت کے پاس سے اب اسکو ہٹا دی جلدی
سر شہ لیکے سکینہؑ سے چھپا دی جلدی

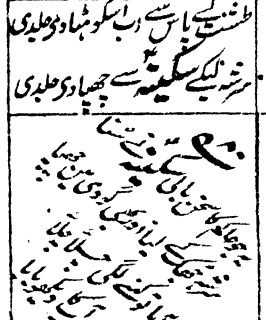

طشت مین گر کے پکاری کہ یہ حال آپکا ہے
لو پھوپھی جان یہی سر تو ہمارے بابا کا ہے

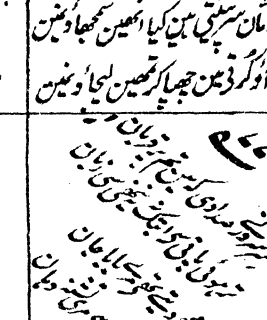

منصفی شرط ہے کیون غم سے نہ بیتاب ہون مین
بن پلائے اسے کیونکر ابھی سیراب ہون مین

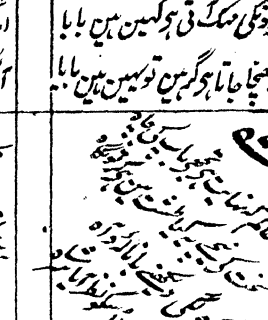

جان دنیا کی مین اگر یون مین قضا ہو دیگی
باپ کے سر سے تو بیٹی نہ جدا ہو دیگی

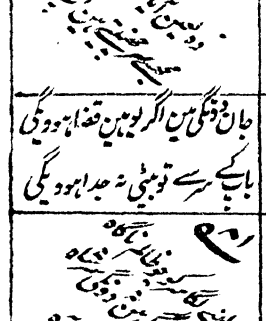

کیا خموشی ہے لب لعل تو کھولو بابا
کیا غضب ہو گیا کچھ منھ سے تو بولو بابا

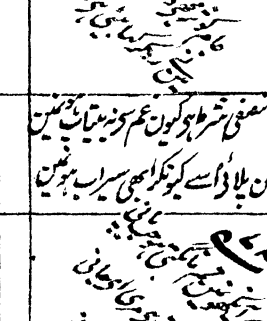

تم ہو یہین تو مجھکو بھی نہ یہین آوینگا
تنکو لینے تمھین زندان مین حسینؑ آوینگا

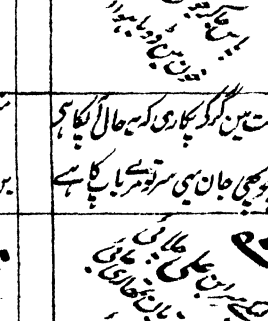

ظلم ایسا بھی یتیمون پہ کوئی کرتا ہے
یون ستاتی ہین اسے جسکا پدر مرتا ہے

مرثیہ

غم کو رفیق اپنی کرونگا ہوں تا بہ زینب
گئی زندان میں بیا سکینہ کو بلھا دے زینب

سلام

بعد ازاں سکینہ کے فرمانے سے آنا جانا
بعد ازاں سکینہ کے فرمانے سے آنا جانا

مرثیہ

ایک روز ایک غلام ایک بیڑا لے کر آیا
ایک روز ایک غلام ایک بیڑا لے کر آیا

سلام

کیا کہوں کیا ہوا اس بزم میں آنا جانا
کیا کہوں کیا ہوا اس بزم میں آنا جانا

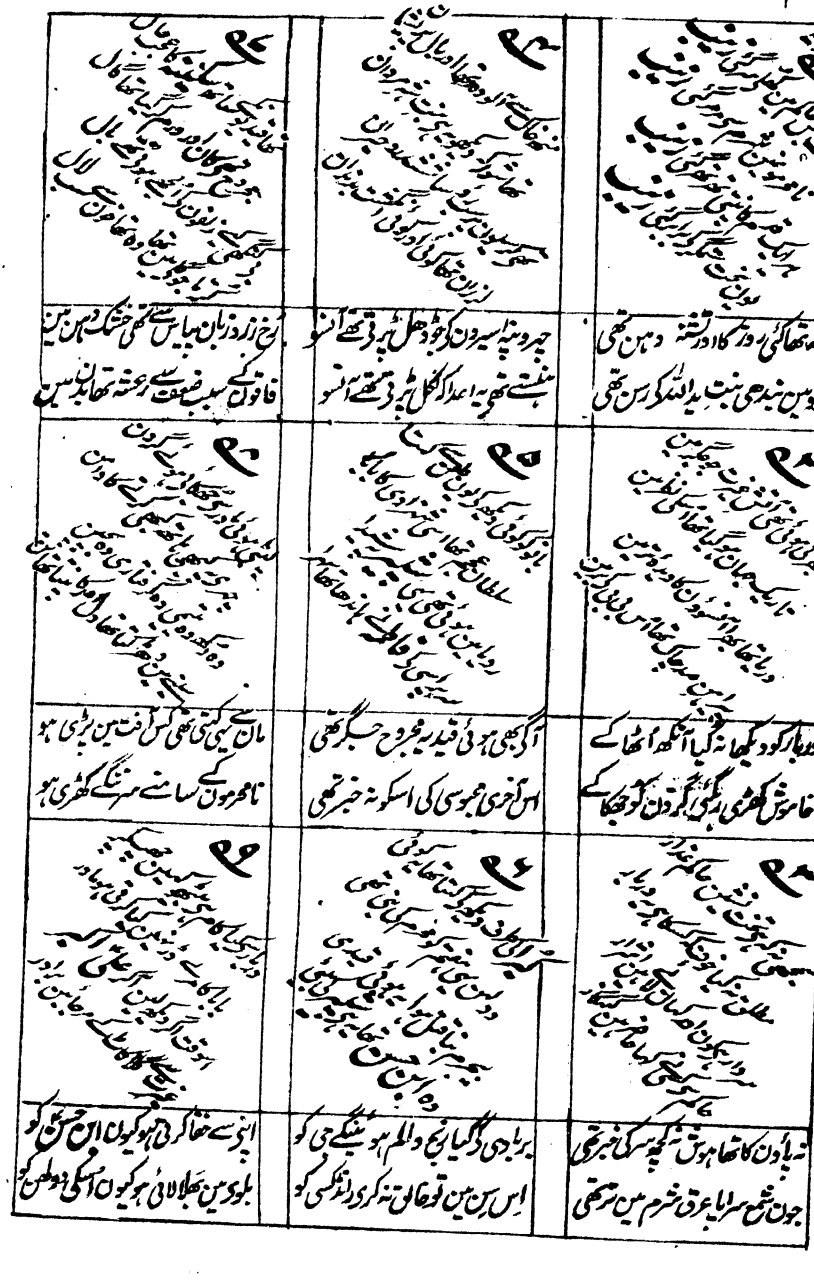

۱۰

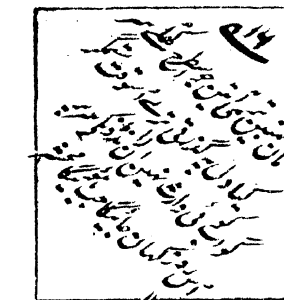

چھوٹی ہی یہ غیرت تجھے ماں سے بھی بڑی ہی
تو ماتھوں سے ڈھانپی ہوئی گیسو کو کھڑی ہی

۱۱

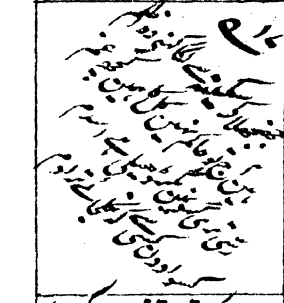

ہم آل نبی ہیں ہمیں غیرت ہی برابر
چھوڑی بڑی کی عفت و عصمت ہے برابر

۱۲

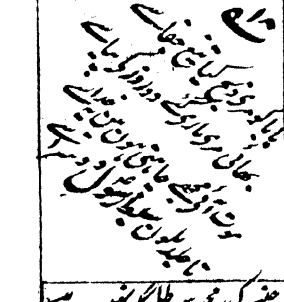

جو بیٹی خدا حرمت و عزت میں بڑے ہیں
تو تخت پہ بیٹھا ہو وہ سر ننگے کھڑے ہیں

۱۳

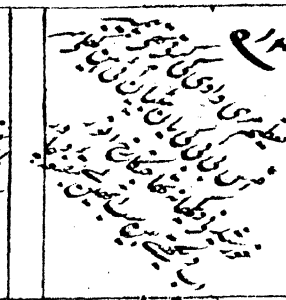

ذریت حیدر سے تجھے شرم نہیں ہے
کچھ روح پیمبر سے تجھے شرم نہیں ہے

۱۴

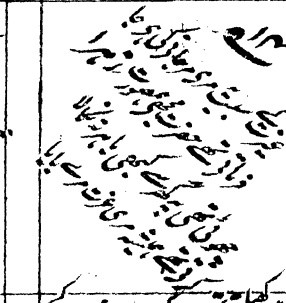

وہ بولی کہ یہ تو ہے تمنائے سکینہؑ
اس قید سے بہتر ہے جو مر جائے سکینہؑ

۱۵

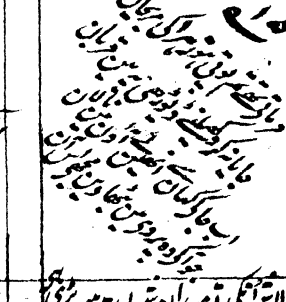

لاش انکی تو میدان شہادت میں پڑی ہے
کیا انکو خبر ہے کہ وہ بلوے میں کھڑی ہے

۱۶

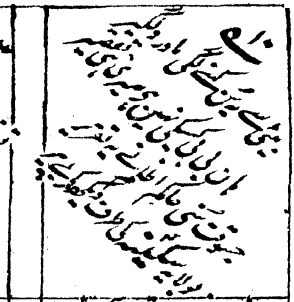

جسدم تری فریاد کریگی یہ نبی سے
کیا عذر کریگا تو رسول عربی سے

۱۷

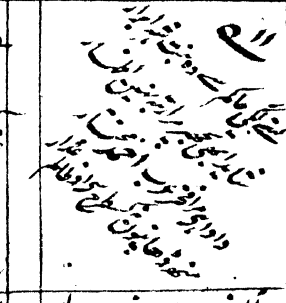

جینے کی یہ محبوس طلبگار نہیں ہے
بن باپ مجھے زندگی درکار نہیں ہے

۱۸

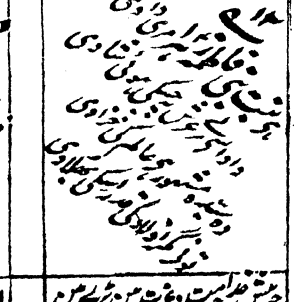

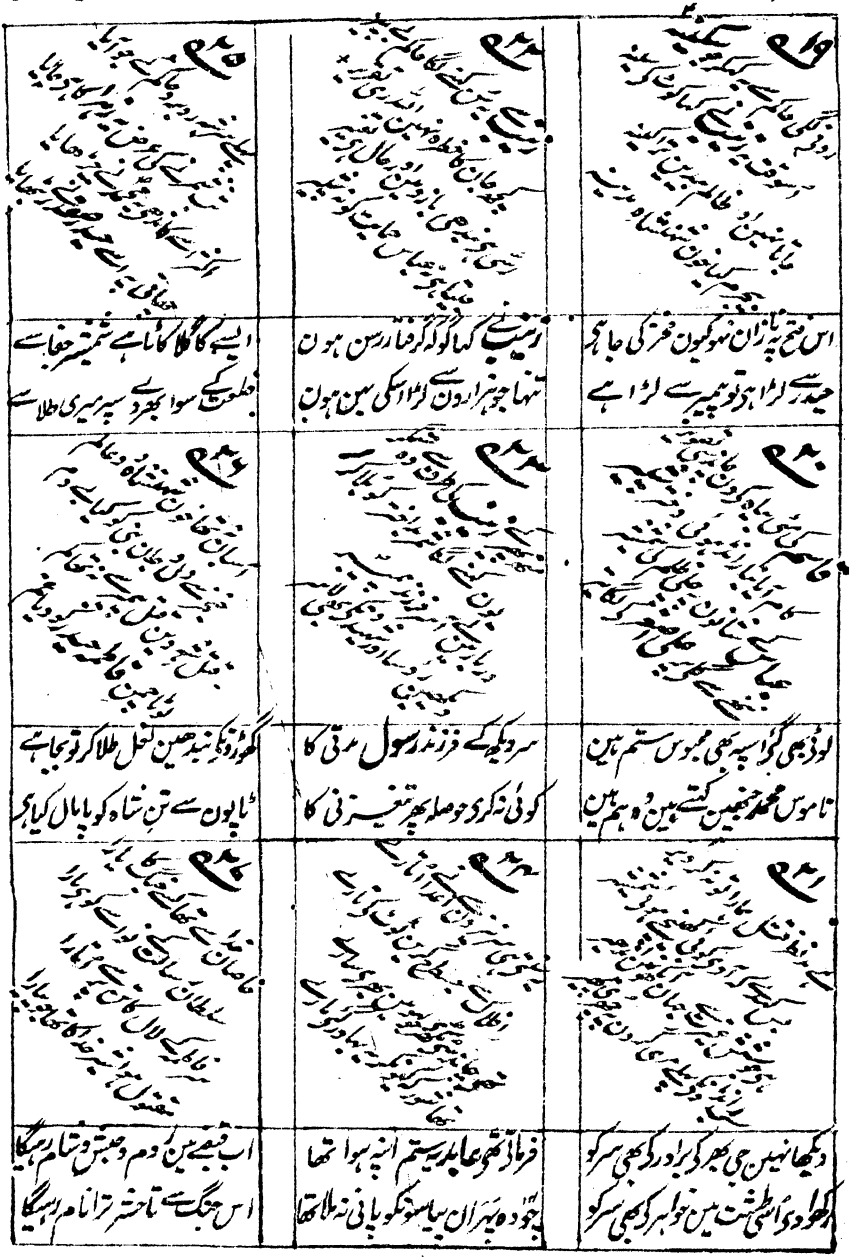

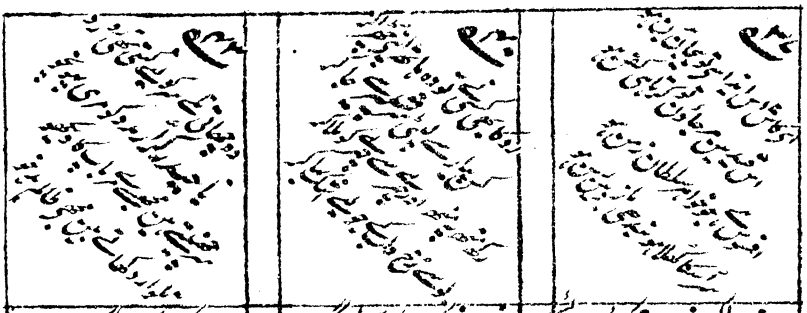

سو رنج ہیں اک رنج جو ہو تو کوئی سہ جائے
آنسو سر شہ کی بھی نکل آئے تو لگن میں
اعجاز دکھا دو کہ لب گور ہوں دادا

پھیلے زمین ہو ان میں تو پروا مرا رہ جائے
کھول کی بیٹی کی زبان سلمی و ہن میں
ظالم ہیں نہ بد دست میں کمزور ہوں دادا

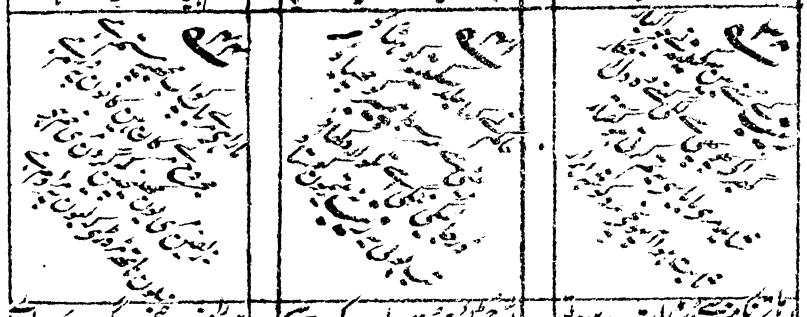

اب ہاتھ کو منہ پر سے اٹھا لیتی ہوں میں تو
اللہ چھڑائے نہ اسے باپ کے سر سے
میں راضی ہوں خنجر ہری گردن پہ بھی چلوائے

بابا کو گلے بابا کو لگا لیتی ہوں میں تو
مل لینے دو بچھڑی ہوئی بیٹی کو پدر سے
سر تو نہیں دینے کی اگر جان نکلوائے

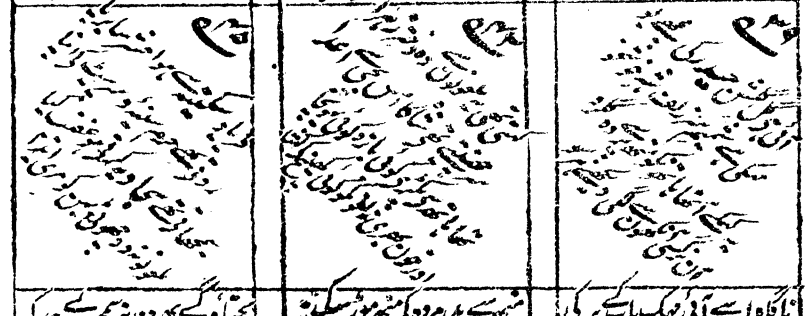

ناگاہ اسے آئی مہک باپ کے سر کی
منہ سے پدر مردہ کا مڑ سکینہ
بچتا وہ گے پھر دور نہ سمجھو مرے جد کو

دوڑی کشش عشق سے مشتاق پدر کی
مر جائیگی شبیر کا سر چھوڑ سکینہ
آتی ہیں ملی خلد سے بوتی کی مدد کو

۴۳۶

سب بولے سدا نیر آنکھ سے سنائی
جب کہ کیے یہ کہتے ہی آہ و زار کی تن
پہنچی کیونکر یہ خبر آنکھ سے سنائی
اور مرنے کی جب یہ خبر کانوں سے سنائی

۴۳۷

جو وقتِ عصر کا کیا کانوں نے یہ اعلان اکبر
دیکھا جو کہ کیفیت افزا یہ ہوئی تشنہ
بیٹھے کہ کیا فکر سدا مالک تعظیم
بیٹھے کہ کیا فکر سدا مالک تعظیم

پہلے جو صدا آئی تو خاموش تھے اعدا
شبیرؑ نے جو کام کیا کام یہی تھا
پس دوسرے نعرے میں تو بیہوش تھے اعدا
امت کی شفاعت کا سرانجام یہی تھا

۴۳۸

دیکھا جو کہ کیفیت زار و دو بالا دیکھا
دونوں کے قدم بوسی کا ارشاد ہوا جب
کیفیت زار و دو بالا دیکھا
دونوں کے قدم بوسی کا ارشاد ہوا جب

رباعی

دونوں نے جو بوسہ قدم کا حاصل کیا اعلا پایا
شاہ دو سرا کے قدم بوسی کا حاصل کیا اعلا پایا
دونوں نے قدم بوسی کا حاصل کیا اعلا پایا
دونوں نے قدم بوسی کا حاصل کیا اعلا پایا

۴۳۹

جب کہ کیے یہ کہتے ہی آہ و زار کی تن
پہنچی کیونکر یہ خبر آنکھ سے سنائی
اور مرنے کی جب یہ خبر کانوں سے سنائی
اور مرنے کی جب یہ خبر کانوں سے سنائی

۴۴۰

جو وقتِ عصر کا کیا کانوں نے یہ اعلان اکبر
دیکھا جو کہ کیفیت افزا یہ ہوئی تشنہ
بیٹھے کہ کیا فکر سدا مالک تعظیم
بیٹھے کہ کیا فکر سدا مالک تعظیم

ڈبڈھی پکھڑی اہل حرم آنکھ نشان تھے
مونس بس اگر ہو تو دعا ہو یہ خدا سے
آپ اس گھڑی یا حیدرؑ کرار کہاں تھے
آنکھوں کو ملوں مرقدِ شاہِ شہدا سے

رباعی

کانوں نے جو بوسہ قدم کا حاصل کیا اعلا پایا
آنکھیں تو ہمیں بوسہ قدم کا حاصل کیا اعلا پایا
کانوں نے قدم بوسی کا حاصل کیا اعلا پایا
کانوں نے قدم بوسی کا حاصل کیا اعلا پایا

۱

وطن مین فاطمہ کے لال کی آمد ہے
سواری مصطفیٰ کی آل کی آمد ہے
بہشت و حور و غلمان خاک آمد ہے
غرض دنیا مین بس اک شور شادی کی آمد ہے

۲

علی کے لال کی آمد ہے
سواری مصطفیٰ کی آل کی آمد ہے
بہشت و حور و غلمان خاک آمد ہے
غرض دنیا مین بس اک شور شادی کی آمد ہے

۳

تمام شہر ہے شایق علی کے پیاروں کا
نبی کی روضے پہ مجمع ہے دوستداروں کا

۴

خبر نہین کہ ہوا گل چراغ زہرا کا
اجاڑ ہو گیا جنگل مین باغ زہرا کا

۵

تمھارے روضے سے منھ کو کلیجہ آتا تھا
یہ گھر خدا کی قسم ہمکو کھائے جاتا تھا

۶

حرم کو ساتھ لیکر بند مصطفیٰ لایا
علی کے لال کو پھیرے سے خدا لایا

۷

وطن مین آج تہہ مشرقین آتے ہین
گلے لگو مرے بابا حسین آتے ہین

۸

خدا کرے کبھی ہجر پدر نہ ہو بی بی
ہنسی خوشی صد و سی سال تک ہو بی بی

۹

شگفتہ ہو گئے دل آج شہریار آیا
خزان کی فصل گئی موسم بہار آیا

۱۰

اٹھا کے گود مین حضرت پیار یو مجھکو
علی کے چاند یہ صدقے اتار یو مجھکو

۱۱

زمین پہ چاندنی چھٹکے گی جلوہ رو سے
بسیکا اب یہ مکان کیسو دنکی خوشبو سے

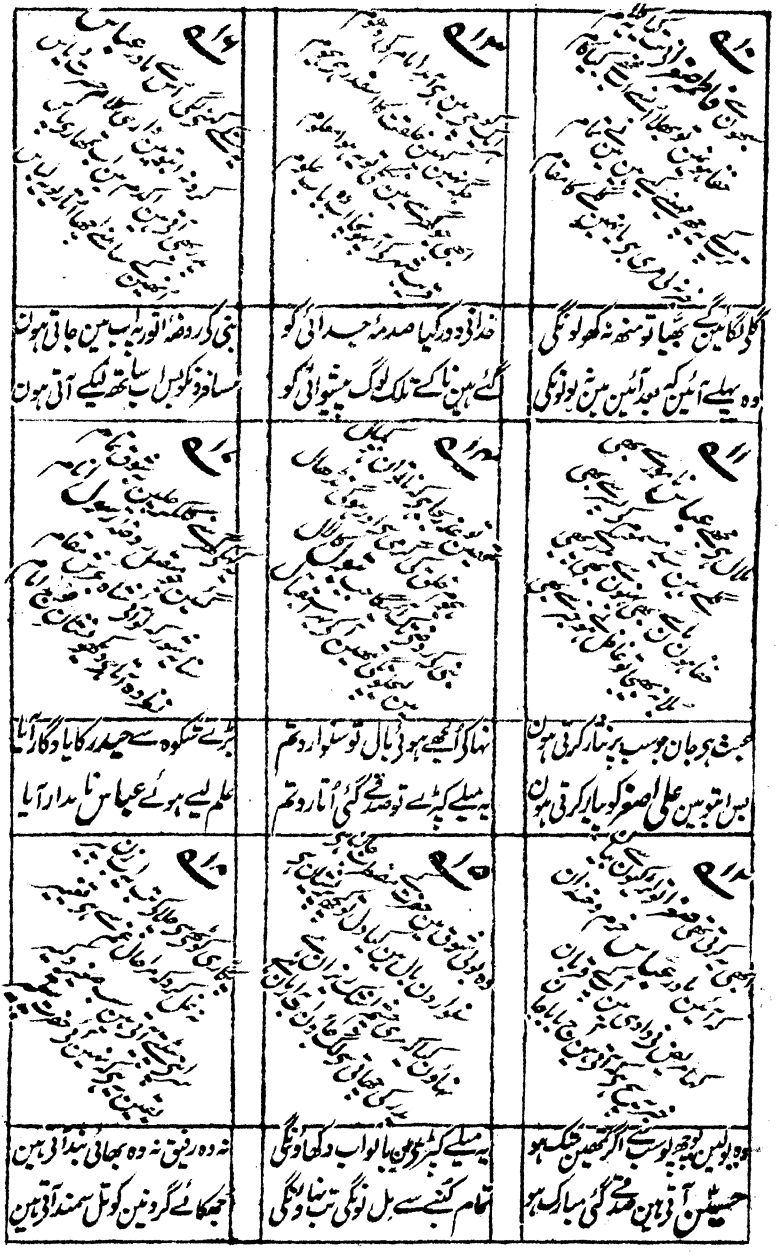

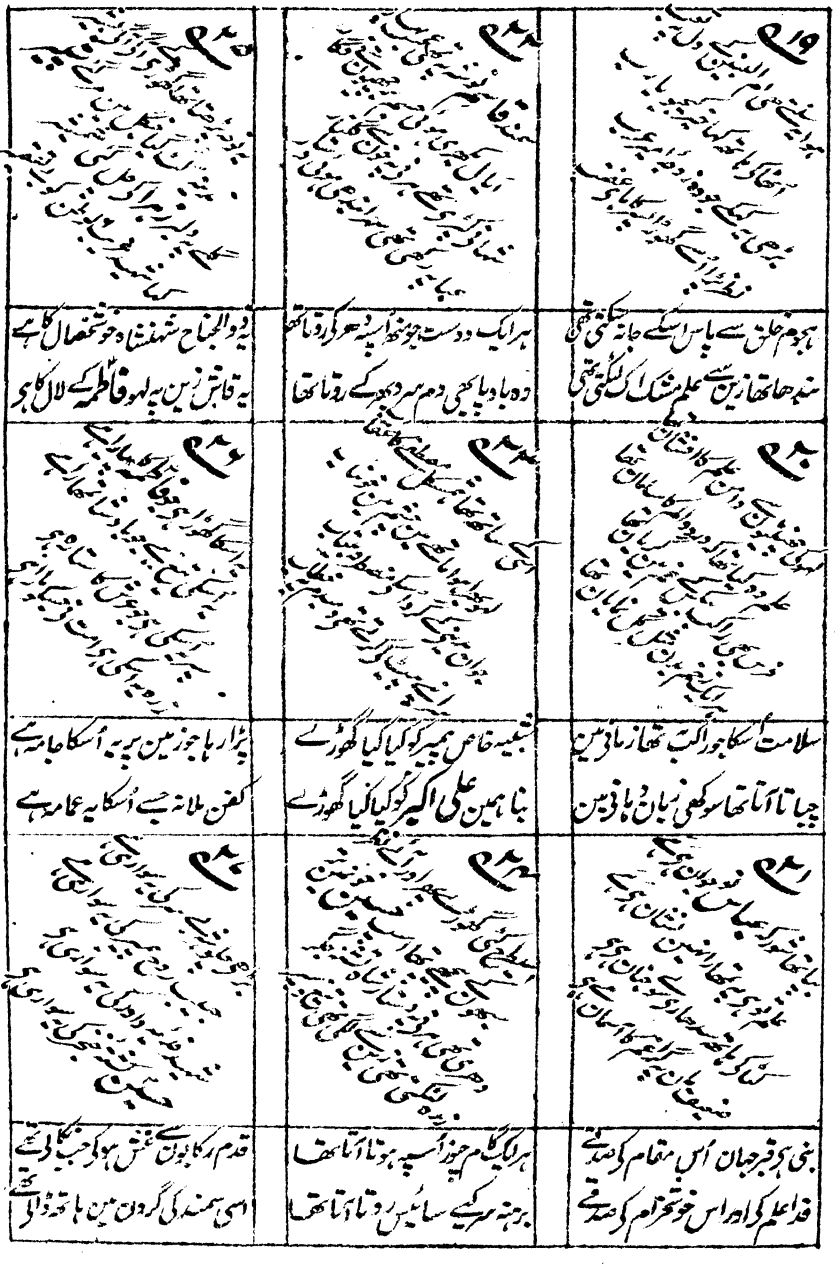

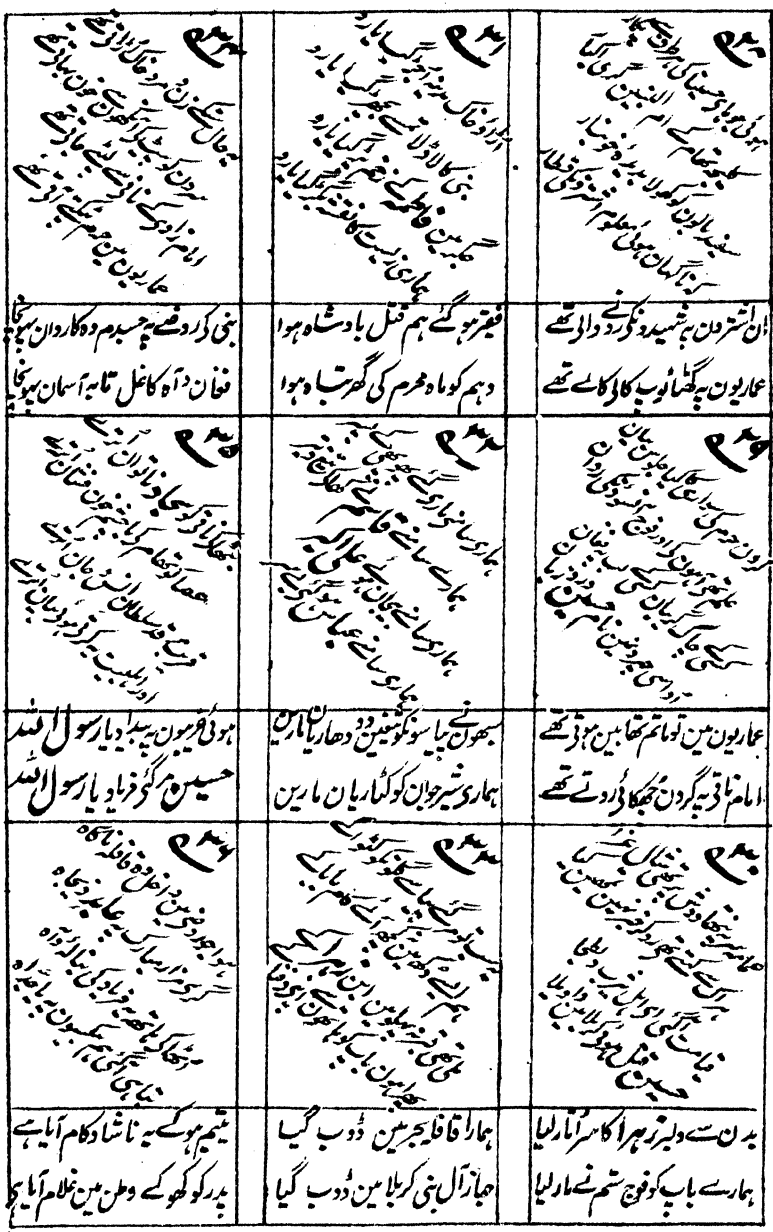

۳۰
ہوئی ہویدا جو حسینا کی آہ و بکا
سنکے تھام کے امر النبین گریہ کیا
سنکے بالون کو کھولا بدن کو چاک کیا
کہ آسمان ہوئی اعلوا سے تا فلک

۳۱
آرزو خاک مدینہ و نجف کی بار بار
بنی کا لاڈلا مانگے ہے جھک کے بار بار
حسین فاطمہ کے نور عین کے بار بار
پکارتی تھی لب تشنہ کربلا کے بار بار

۳۲
بچون کو بیکسی سے نہ دیکھا گیا مجھ سے
مرون کو بیکسی سے نہ دیکھا گیا مجھ سے
امام زادون کو بیکسی سے نہ دیکھا گیا مجھ سے
عماریون مین حرم سے نہ دیکھا گیا مجھ سے

ان اشتردن پہ شہید دنکو رندنے والے تھے
عماریون پہ گھٹا ٹوپ کالے کالے تھے

فقیر ہو گئے ہم قتل بادشاہ ہوا
دہم کو ماہ محرم کی گھر تباہ ہوا

بنی کا روضے پہ جسبدم وہ کاروان پہونچا
فغان آہ کا غل تا بہ آسمان پہونچا

۳۳
عماریون مین تو ماتم تھا بین ہوتے تھے
امام ناقے پہ گردن جھکائے روتے تھے

بھون نے پیاسو کو تینون دو دھاریان ماریں
ہماری شیر جوان کو کٹاریان ماریں

ہوئی عریون پہ بپا دیار رسول اللہ
حسین مر گئی فریاد یا رسول اللہ

۳۴
بدن سے دلبر زہرا کا سر اتار لیا
ہمارے باپ کو فوج ستم نے مار لیا

ہمارا قافلہ بحر بین ڈوب گیا
جہاز آل نبی کربلا مین ڈوب گیا

یتیم ہو کے یہ ناشاد کام آیا ہے
پدر کو کھو کے وطن مین غلام آیا ہے

۳۵
عماریون مین تو ماتم تھا بین ہوتے تھے
امام ناقے پہ گردن جھکائے روتے تھے

بھون نے پیاسو کو تینون دو دھاریان ماریں
ہماری شیر جوان کو کٹاریان ماریں

ہوئی عریون پہ بپا دیار رسول اللہ
حسین مر گئی فریاد یا رسول اللہ

۳۶
بدن سے دلبر زہرا کا سر اتار لیا
ہمارے باپ کو فوج ستم نے مار لیا

ہمارا قافلہ بحر بین ڈوب گیا
جہاز آل نبی کربلا مین ڈوب گیا

یتیم ہو کے یہ ناشاد کام آیا ہے
پدر کو کھو کے وطن مین غلام آیا ہے

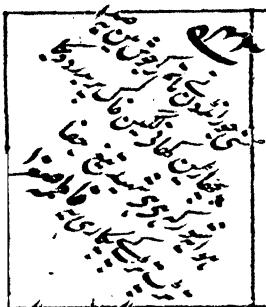

نہ دن کو چین ہمیں راحت نہ چین راتوں کو
جکڑ دیا تھا رسن سے ہمارے ہاتھوں کو

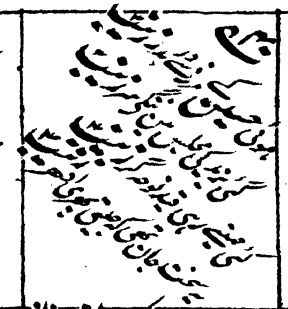

دم ہر نشانوں پہ دکھتے ہیں استخوان نانا
یہ میرے بازو پہ رسی کے ہیں نشان نانا

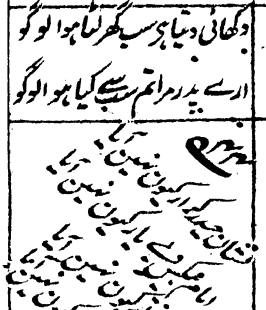

دکھائی دیتا ہے سب گھر لٹا ہوا لوگو
ارے پدر مرا تم سب سے کیا ہوا لوگو

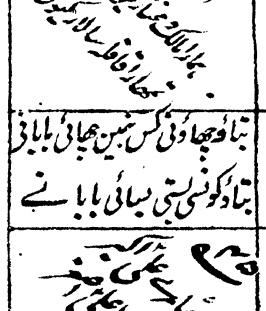

یزید نے ہمیں لوٹا دوہائی ہے نانا
ہمیں شہید کے بجرے کو آئی ہے نانا

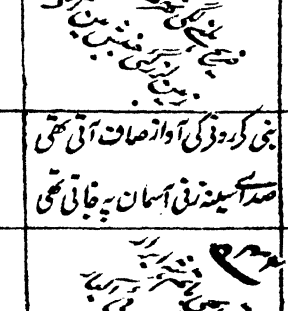

بنی کہ رو دی کی آواز صاف آتی تھی
صدا سے سینہ زنی آسمان پہ جاتی تھی

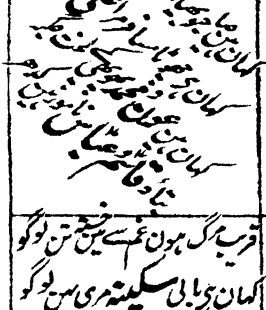

بتاؤ بھاؤ نی کس ہمیں بھائی بابا نے
بتاؤ کونسی بستی بسائی بابا نے

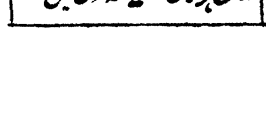

یہ بعد قتل عجب تفرقہ پڑا نانا
گرا بدن کہیں اور سر کہیں گرا نانا

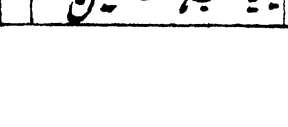

پکارتی تھیں شہ مشرقین کو مارا
یہ کیا غضب ہوا کسنے حسینؑ کو مارا

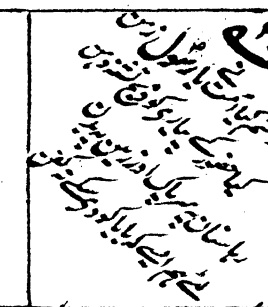

دکھائی دیتا ہے سب گھر لٹا ہوا لوگو
ارے پدر مرا تم سب سے کیا ہوا لوگو

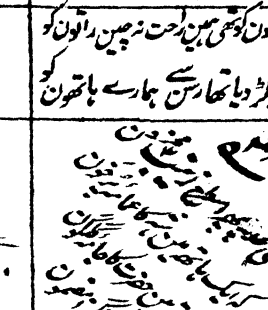

بنی کہ رو دی کی آواز صاف آتی تھی
صدا سے سینہ زنی آسمان پہ جاتی تھی

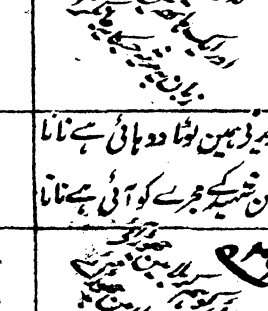

بتاؤ بھاؤ نی کس ہمیں بھائی بابا نے
بتاؤ کونسی بستی بسائی بابا نے

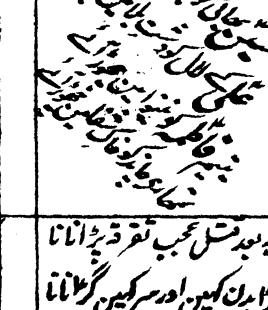

پکارتی تھیں شہ مشرقین کو مارا
یہ کیا غضب ہوا کسنے حسینؑ کو مارا

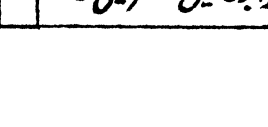

قریب مرگ ہوں غم سے ہیں خستہ تن لوگو
کہاں ہے بابی سکینہ مری ہمیں لوگو

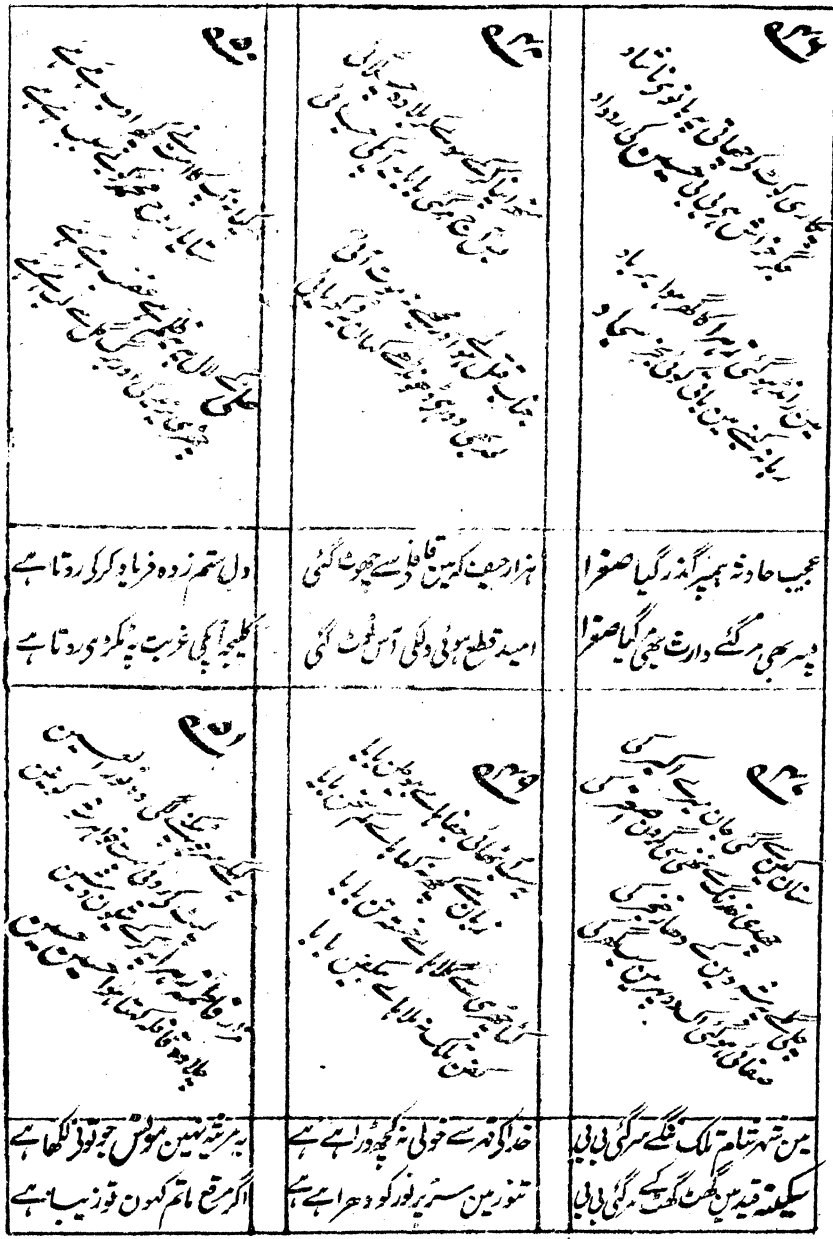

عجیب حادثہ ہم پر گذر گیا صغرا
ہزار حیف کہ میں قافلے سے چھوٹ گئی
دل ستم زدہ فریاد کر کے روتا ہے

پسر بھی مر گئے وارث بھی مر گیا صغرا
امید قطع ہوئی دل کی آس ٹوٹ گئی
کلیجہ آ کے غربت پہ پکڑ کے روتا ہے

میں شہر شام تلک ننگے سر گئی بی بی
خدا کو قدر سے خولی نہ کچھ ورا ہے ہے
یہ مرثیہ نہیں مونس جو تو نے لکھا ہے

سکینہ قید میں گھٹ گھٹ کے مر گئی بی بی
تنور میں سر پر نور کو دھرا ہے ہے
اگر مرقع ماتم کہوں تو زیبا ہے

سلام

۱ دیباچہ طوطی نے ذکر فوج یزید بیان کردیا
۲ اسکر عمر کو زبان سے فوج یزید بیان کردیا
۳ دوست کیا دشمن کو فوج یزید بیان کردیا
۴ بیری کی کو فاس کل عیادل ہوئے بیان کردیا
۵ ظالموں نے ساتوں سے بند بیان کردیا
۶ دیوں بیدور کیا ہای فتح ابن ظفان نیل
۷ آتش بیچھ رہے دونوں کو چھیڑ دیے بیان کردیا
۸ اجاڑ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۹ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۱۰ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۱۱ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۱۲ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۱۳ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۱۴ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۱۵ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۱۶ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۱۷ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۱۸ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۱۹ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۲۰ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۲۱ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۲۲ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۲۳ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۲۴ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۲۵ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۲۶ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۲۷ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۲۸ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۲۹ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۳۰ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۳۱ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۳۲ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۳۳ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۳۴ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۳۵ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۳۶ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۳۷ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۳۸ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۳۹ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۴۰ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۴۱ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۴۲ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۴۳ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۴۴ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۴۵ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۴۶ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۴۷ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۴۸ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۴۹ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۵۰ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۵۱ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۵۲ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۵۳ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۵۴ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۵۵ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۵۶ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۵۷ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۵۸ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۵۹ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۶۰ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۶۱ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۶۲ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۶۳ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۶۴ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۶۵ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۶۶ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۶۷ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۶۸ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۶۹ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۷۰ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۷۱ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۷۲ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۷۳ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۷۴ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۷۵ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۷۶ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۷۷ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۷۸ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۷۹ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۸۰ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۸۱ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۸۲ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۸۳ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۸۴ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۸۵ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۸۶ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۸۷ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۸۸ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۸۹ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۹۰ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۹۱ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۹۲ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۹۳ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۹۴ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۹۵ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۹۶ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۹۷ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۹۸ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۹۹ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا
۱۰۰ دیکھ رہے دونوں کو نقش نامی کردیا

۲۷ کہتے تھے عباس سے بھائی کے پیاسی ہے بچی
بس بچا لیجے کہ تب ہے شاہ والا میں رہا

۲۸ بعد الحمد و نعت و منقبت نے جبہ شاہ
نیزۂ پر کر کیا یا حق سے قرآں کو بلند

۲۹ بھائی کی جانب یا نظر کر حال کہا
ابر دن کو سر پر فرشتوں کو معالی کر دیا

۳۰ بہنوں کی جانب یا نظر کر آن کی دلجوئی کی
بیبیاں اقدس کو قرآں کے لگے مشغول ہونے

۳۱ قرب میں خیمہ شاہ والا میں لگے مشغول ہونے
اس زمین کو مونس آسمانی کر دیا

۳۲ سلام
دست کو برداشتن میں لیکر دو رکعت نماز آفتاب

۳۳ ہاتھ سے کھلا ہے منہ سے روتی چیختی آفتاب

۳۴ ہر طرف سے آ کر دیکھے اضطراب آفتاب

۳۵ ماہ و نہم اسا کبھی بیٹھے کبھی آفتاب

۳۶ خاک سر پر ڈالتی ہے ہو کر آفتاب

۳۷ کہتے دیکھا مرتضیٰ سازندہ بیدرد آفتاب

۳۸ دیکھتا ہے روز و شب کیونکر ہے یہ ظلم آفتاب

۳۹ بارگاہ کبریا کی گر ڈراوے کاہ حکم ہے

۴۰ تیغ کھینچے اس گھڑی کیونکر نہ ہو پیدا ظلم

۴۱ کرکے اوصاف لب بشر میں دنیا سے فنا آفتاب

۴۲ روز و شب صبح و مسا میں تیغ کی کرتی ہے چمک

۴۳ نور رخسار علی سے تیغ کی کرتی ہے چمک

۴۴ اس لیے سر پر ہے تیغ کی کہکشاں ہو کر ظہور
آفتاب

۴۵ آفتاب عالم کو بھی کرتا ہے یہ ماتم عیاں

۴۶ ذکر حیدر کا کرے فرقان کرتا ہے بیاں

۴۷ مژدہ ہو اے مرتضیٰ کے لال کا ہے یہ جہاں

۴۸ کہتے ہیں اے مرتضیٰ کے لال کا ہے یہ جہاں

۴۹ خاک سر پر ڈالتی ہے ہو کر آفتاب

۵۰ آئی بالوں میں سپیدی تا کجا یہ غفلتیں
مونس اب چونکو کہ آیو پنجہ سر پر آفتاب

تمام شد

خاتمۃ الطبع

اَیُّہَا الْغَافِلُ عَنِ الْمَوْتِ وَالْفَنَا لِمَ تُؤْنِسُ بِالدُّنْیَا الْفَانِیَۃِ۔ اے غافل از مرگ و فنا خوش نہو مساعدتِ دنیا سے اور اُس سے مانوس نہو عنقریب ہے کہ وہ تجھسے بیوفائی کرے کہ ہمیشہ تجھے حسرت و ندامت رہے کہاں ہیں وہ لوگ جنھوں نے مکانات وسیع بنائے تھے اور سریر سلطنت پر متمکن تھے کیونکر اپنا جاہ و حشم چھوڑ کر بے اختیار تن تنہا بے مونس و یار خانۂ تنگ و تاریک لحد مین ساکن ہوئے جاے عبرت اور محلِ عذر ہے کہ ابھی کچھ عرصہ گذرا کہ کیسے کیسے ہنروران بے مثال اور عالمانِ باکمال مثل جناب مرزا دبیر اور جناب میر انیس اور جناب میر مونس اعلی اللہ درجاتہم فی اعلی علیین وحشرہم مع الائمۃ المعصومین جنسے اس شہر لکھنؤ کو رونق تازہ اور زیب و زینت بے اندازہ تھی بقیدِ حیات تھے اور آج سوائے نام کے اِن صاحبان کا نشان نہین ملتا مگر بقاے نام کے واسطے بھی مزدور ہے کہ اُس شخص سے کوئی چیز بطور باقیات الصالحات کے از قبیل تصنیف و تالیف وغیرہما کے صفحۂ روزگار پر یادگار رہے ورنہ کیسا ہی باکمال ہو جب تک وہ زندہ ہے کچھ لوگ اُسکے شناسا ہین مگر بعد ممات تھوڑی ہی مدت مین اُسکا ذکر تک باقی نہین رہتا دیکھو فردوسی علیہ الرحمۃ رستم سے نامور کے حق مین فرماتے ہین ؎ بمنش کرد وام رستم داستان ٭ وگرنہ بیلے بود در سیستان ٭ اسی لیے جو صاحبان علم و تمیز اندیش اور آخر بین ہین وہ اپنی تصانیف کو بقیدِ حیات بصرف زرِ کثیر خود طبع کرا دیتے ہین تاکہ اُن کے کلام کی اشاعت کو عرصۂ بعید اور زمانِ مدید تک پائداری رہے آہ یہ رسم طبع مرۃً بعد اخریٰ اہالی مطابع مین جاری رہے اور اگر کوئی اہل کمال اپنی زندگی مین باعث وجہِ اس دو راندیشی سے محروم رہا اور بعد وفات اُسکے کوئی اہل ہمت اس امر کا باعث ہوا تو دلِ انصاف پسند یقین کر سکتا ہے کہ روح اُس باکمال کی اس بانی خیر سے شاد ہوتی ہوگی فی الحقیقت اگر غور کیا جائے تو مطبع اودھ اخبار پر ایسے امور کا انحصار ہے البتہ نظر معرفت درکار ہے چنانچہ اِن ہر سہ کملاے دہر اور بلغاے عصر مسبوق الاوصاف کا کلام بالخاصہ بصرف زرِ کثیر خود جس قدر ممکن ہو سکا جمع کیا تھا کہ جناب مرزا دبیر مرحوم کا کلام دو جلدون مین اور جناب میر انیس مغفور کا کلام چار جلدون مین اور جناب میر مونس مرحوم کا کلام تین جلدون مین طبع کیا زمانے کو نازکرنا چاہیے کہ یہ عجب فیض اِس مطبع سے جاری ہوا ہے یعنی سوائے یادگار اور باقیات الصالحات رہنے ان مغفورین کے شایقین کم مایہ کو بھی یہ دُرشاہوار کوڑیون کے مول مل سکتا ہے دُرشاہوار کی کیا حقیقت جو عزیزی

اور جانکاہی علاوہ صرف زر کثیر کے مطبع موصوف نے اس کلام بلاغت نظام کی فراہمی مین کی ہے مطبع اپنی محنت و مشقت پر خود نازان ہے بلکہ بروقت ہجوم شائقان اور کثرت خریداران یہ شعر زبان ہے ؎ لختے بر دارد دل گذر دہر کہ زپیشم ٭ من قاش فروشِ دل صد پارۂ خویشم ٭ آب واضح ہو کہ جس طرح جناب میر انیس مغفور کے کلام کا ایک زمانہ مشتاق ہے اُسی طرح جناب میر مونس مرحوم کا کلام بھی شہرۂ آفاق ہے حقا کہ یہ شاعر یگانہ فردوسی زمانہ یعنی جناب **میر نواب صاحب** مرحوم المتخلص بہ **مونس** بھی عجب طرح کا سخنور یکتا اور کامل بے ہمتا گذرا ہے جسکا نظیر کمیاب ہے تمامی کلیات کا ہر ہر شعر انتخاب ہے فصاحت کے ساتھ بلاغت بھی مستزاد ہے محاورے کا کیا ذکر وہ تو مورو ثی خانہ زاد ہے جس تلازمے کی دل مین لہر آئی سیلِ تموج کا سماں دکھایا ہر طرف مضامین کا دریا بہا دیا رنگینی کلام پر بلبلون کی جان جاتی ہے بیانِ رزم پر رستم و اسفندیار کی روح تھرّاتی ہے آفسوس اور ہزار افسوس کہ یہ وحید عصر یادگار دہر ۱۳۲۹ھ مین بعارضۂ وجع القواد راہی خلد برین ہوئے تمامی اہل عالم اس غم جانکاہ مین مغموم و حزین ہوے ؎ دا حسرتا شکار (یعنے اجل شیر (دردل) ہوگیا ٭ مجلس کی شمع بجھ گئی اندھیر ہوگیا ٭ پس بایں مالک مطبع موصوف منشی سید رضا حسین صاحب مرحوم ولد سید بندہ حسن صاحب مرحوم نے اس عہدۂ جلیل یعنی اجتماع ذخیرۂ کلام کا انصرام اپنے ذمے لیا اور خوب اپنے فرائض منصبی کو ادا کیا پس الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ جلد سوم مرثیۂ **میر مونس** باصرار شائقان مطبع **منشی نول کشور** واقع کانپور مین بعالی ہمتی معلّے القاب عالی جناب **منشی پراگ نراین** صاحب **رائے بہادر** دام اقبالہ مالک مطبع بمساعی جمیلۂ کارپردازان مطبع باہتمام **پنڈت شیام ناتھ** صاحب منیجر مطبع بماہ اپریل ۱۹۱۶ء بار اول طیۂ طبع سے محلّے اور زیور طبع سے پیراستہ ہو کر بمقبول شائقان ہوئی

نام کتاب	قیمت
رکشف الاسرائر- بہ کی ہے حسین صول دین مذہب مری کا بیان نہایت تفصیل وتوضیح سے لائل براہین بزبان اردو عام فہم تحریر کیا گیا ہ مصنف اسکے عالم علم الہی فاضل نوذعی ب شفاء الدولہ ذکاء الملک حکیم سید ض علیخان بہادر مدبر جنگ ہین یہ کتاب ر جلد ہین- کامل واضح دخوشخط یہ تصحیح مصنف علام صی نہایت عمدہ کتاب ہے- حسب ل کاغذ سفید-	
ا دل- بیان توحید مین-	عہ/ پ
دوم- بیان نبوت مین-	عہ/ پ
ایضاً جلد سوم- بیان امامت مین-	عہ/ پ
ایضاً جلد چہارم- بیان ثبوت امامت مین	عہ/ پ
فراخریج- بطرز جدید کاغذ سفید-	۳/ پ
برگشت ایسوک لیے بجا ب فیصدی-	عہ/ پ
نقۃ العوام- واضح قلم مصنفہ جی حسن علی و بتصحیح واضافہ سید تصدق حسین ندوی سکاغذ سفید-	۱۲/
ایضاً حسب مراتب بالا کاغذ خانی-	۱۰/ پ
دان نوحہ جات حیدر- مع مناجات جلد ل مصنفہ آغا حیدر علی بیگ-	۴/

نام کتاب	قیمت
براہین عم- جلد اول مصنفہ سید مرزا صاحب متخلص بہ تعشق حسین رباعیات ومراثی ہین- مطبوعہ غیر	عہ/ پ
کلیات مراثی- در رباعیات وسلام از مرزا سلامت علی متخلص بہ دبیر کامل دو جلد مین-	عہ/
(جلد اول) جلی قلم دو مصرعہ کاغذ خانی	عہ/
(جلد دوم) بمتوسط قلم سہ مصرعہ-	۱۱/
کلیات مراثی- در رباعیات وسلام از میر ببر علی صاحب متخلص بہ انیس کامل چار جلد مین-	پیے
(جلد اول) کاغذ خانی وسفید-	عہ/
(جلد دوم) کاغذ سفید وخانی-	۱۵/
(جلد سوم) کاغذ سفید وخانی-	۱۱/
(جلد چہارم) کاغذ سفید-	۱۲/
مجموعہ مرثیہ ضمیر- جلد اول- از سید مظفر حسین متخلص بہ ضمیر بنہایت عمدگی سے یہ مجموعہ نوادر مرثیون کا کوشش وافر سے فراہم ہوا-	۱۲/
کلیات مراثی- در رباعیات وسلام از میر نواب صاحب متخلص بہ مونس کامل تین جلد مین-	پیے/

(جلد اول) کاغذ خانی وسفید۔ عہ/
کلیات مرثی (جلد دوم) کاغذ سفید۔ عہ/
(جلد سوم) کاغذ سفید۔ عہ/
مرقع غم جلد سوم مصنفہ احمد رضا خان بہادر متخلص بہ رضا۔ کاغذ سفید۔ عہ/
مجموعۂ مرثی و رباعیات و سلام مرزا دلگیر صاحب یہ کلام قدیم استاد مرثیہ گو کا ہے جو استاد دبیر سے گذرا بڑے تفحص سے یہ ذخیرہ دستیاب ہوا جو چھ جلد میں کامل ہے۔
(جلد اول) کاغذ سفید۔ عہ/
(جلد دوم) کاغذ سفید و خانی۔ عہ/
(جلد سوم) کاغذ سفید و خانی۔ عہ/
(جلد چہارم) کاغذ سفید و خانی۔ عہ/
(جلد پنجم) کاغذ خانی۔ عہ/
(جلد ششم) کاغذ خانی۔ عہ/
مرثیہ ہائے اویس (بلگرامی) مصنفہ نثار علی صاحب یہ مجموعہ بھی نادر مرثیوں کا ایک بیش بہا ذخیرہ ہے اگر سوگواران ماتم جناب سید الشہداء اسکو ملاحظہ میں لائیں گے تو ایک مجموعہ سوز و گداز اور نوحہ و بکا پائیں گے سبحان اللہ کیا بلیغ کلام ہے اس مجموعہ کے آخر میں کچھ سلام اور رباعیات بھی ہیں۔

کلیات مرثی دربا عیانہ سید حسین میر ضاحلص عشق کامل دو جلد (جلد اول) مسمی بہ گلزار غم کاغذ سفید۔ (جلد دوم) مسمی بہ بہار غم کاغذ خانی سفید۔
مجموعۂ میلاد مصطفوی۔ شامل تین رسالہ۔ (۱) میلاد مصطفوی (۲) وظائف المومنین (۳) تشکریہ وزیر از سید وزیر حسین رضوی۔

کتب فقہ فارسی

زاد المعاد۔ با ترجمہ فارسی و ادعیہ زیارت وغیرہ۔ از ملا محمد باقر مجلسی۔
رسالہ فقہ۔ از علامہ مجلسی اثنا عشری۔
ترجمہ شرائع الاسلام موسوم بہ جامع الشتات از مولانا عبد الغنی۔
جامع عباسی بست بابی مع رسالہ ترجمہ از شیخ بہاء الدین عاملی۔

کتب فقہ عربی

مختصر نافع۔ مولفہ شیخ ابو القاسم۔
ہدایۃ الہدایہ۔ از علامہ شیخ محمد بن الحسن۔
مجمع المسائل۔ پر تحشیہ و تصحیح مرزا قاسم علی صاحب۔

۸۹۱۶۱۲۹۵

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دانہ لیا جائے گا۔

۱۹۱۰۴۳۱۵

ان -

مجموعہ مرثیہ میر انیس (ترجمہ)

Ali Baqee
(3) B.A (Final)